عمران سیریز
ریڈ ڈاٹ
مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز

# ریڈ ڈاٹ

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

اس ناول کے تمام نام' مقام' کردار' واقعات اور
پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا
کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز'
مصنف' پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد اشرف قریشی
---------- محمد یوسف قریشی
تزئین ------ محمد علی قریشی
طابع ------ شہکار پرنٹنگ پریس ملتان

محترم قارئین۔ سلام مسنون :۔ نیا ناول "ریڈ ڈاٹ" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ موجودہ دور میں جنگ صرف اسلحہ اور فوجوں کے ذریعے ہی نہیں لڑی جاتی بلکہ مخالف ملکوں کے خلاف ایسے ایسے حربے استعمال کئے جاتے ہیں جن کا شمار عام طور پر معمولی جرائم میں ہوتا ہے لیکن ان کے نتائج اس قدر ہولناک نکلتے ہیں کہ شاید ایسے نتائج بموں، میزائلوں اور فوج کے ساتھ جنگ کرنے سے بھی حاصل نہ کئے جا سکتے ہوں۔ منشیات کی اسمگلنگ بھی بظاہر معمولی جرم سمجھا جاتا ہے لیکن جب ایک سپر پاور نے دوسری سپر پاور کے اربوں کھربوں افراد کو جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور معاشی طور پر کھوکھلا کرنے کی غرض سے ایک ہولناک پلاننگ کے تحت کام شروع کیا تو ان کے مدنظر بھی ایسے ہی نتائج تھے کہ جب بے پناہ جدید ترین دفاعی اسلحے، لامحدود تعداد میں انتہائی تربیت یافتہ فوج، جنگی جہازوں کے بے شمار بیڑے کی مالک مخالف سپر پاور کے اربوں، کھربوں عوام منشیات کے بے پناہ استعمال سے ذہنی، جسمانی، نفسیاتی، اخلاقی اور معاشی طور پر دیوالیہ ہو جائیں گے معذور، اپاہج اور دائمی مریض بن جائیں گے تو پھر نہ ہی یہ اسلحہ کام آئے گا نہ فوجیں اور نہ جنگی بیڑے اور وہ سپر پاور سرے سے پاور کے لفظ سے ہی ناآشنا ہو جائے گی لیکن پلاننگ بنانے والوں کی بدقسمتی کہ اس پلاننگ کا مرکزی ہیڈ کوارٹر انہوں نے پاکیشیا کو منتخب کیا اس لئے کہ پاکیشیا

سیکرٹ سروس تو معمولی جرائم کی طرف توجہ ہی نہیں دیتی۔ اس طرح
مخالف سپر پاور کے ساتھ ساتھ پاکیشیا کو بھی اسی انداز میں تسخیر کر لیا جاتے
گا لیکن یہ پلاننگ جب عمران کے سامنے آئی تو عمران اپنی پوری قوت
اور جذبے سے اس سپر پاور کے خلاف ڈٹ گیا اور پھر زیرو سیاہ جیسی سپر پاور
کے خوفناک ایجنٹوں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے درمیان ایک ایسا خوفناک ٹکراؤ
شروع ہوا جس کا انجام قطعی غیر متوقع ثابت ہوا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول اپنی
زوردار کہانی، لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے واقعات، انتہائی تیز رفتار ٹمپو کے
تانے بانے میں جاری بھرپور اور مسلسل ایکشن اور بے پناہ سسپنس کی بدولت
آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ مجھے اپنی آراء سے ضرور
نوازیئے گا اور اب اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجیے۔

میانوالی سے محمد سرور خان لکھتے ہیں۔ "آپ کے دونوں ناول کاریکا اور ہیلی کاٹ
مجھے اور میرے دوستوں کو بے حد پسند آئے ہیں۔ کاریکا میں جنیڈ اسپارک کا
کردار انتہائی بھرپور ثابت ہوا ہے اس نے واقعی اپنی بے پناہ ذہانت سے
عمران کو زچ کر کے رکھ دیا تھا۔ اگر ٹائیگر عمران کی مدد کو نہ آتا تو اس بار
عمران کی مکمل شکست یقینی امر بن چکی تھی۔ اس طرح ہیلی کاٹ میں اس بار
توصیف کا کردار اپنے بھرپور انداز میں سامنے آیا ہے۔ توصیف کا اندازِ
مزاح بالکل عمران سے ملتا جلتا ہے اس لئے اگر ٹائیگر کارکردگی کے لحاظ
عمران کا ہونہار شاگرد ثابت ہو رہا ہے تو توصیف مزاح میں عمران کا
صحیح جانشین ثابت ہو سکتا ہے۔ آپ توصیف کے کردار پر زیادہ سے زیادہ
کتب لکھیے۔ مجھے اور میرے تمام دوستوں کو توصیف کا مزاح اور شہلا
سے اس کی نوک جھونک بے حد پسند آئی ہے۔"

جناب محمد سرور خان صاحب! کتب کی پسندیدگی اور خط لکھنے کا بیحد
شکریہ۔ آپ نے واقعی درست تجزیہ کیا ہے کہ کارکردگی میں ٹائیگر اور
مزاح میں توصیف، عمران کے ہونہار شاگرد نظر آتے ہیں لیکن آپ نے
شاید غور نہیں کیا کہ توصیف کا تمام تر مزاح صرف شہلا تک ہی محدود
رہتا ہے جب کہ عمران کا مزاح ہمہ جہت ہے اس لئے ابھی توصیف
کو عمران کا صحیح جانشین بننے کیلئے بہت سے ہفت خواں طے کرنے
ہوں گے۔ بہرحال آپ کی فرمائش سر آنکھوں پر کہ توصیف کے کردار پر
زیادہ سے زیادہ کتب لکھی جائیں، مگر مسئلہ تو مجرموں کا ہے۔ جب
تک کوئی ایسی مجرم تنظیم توصیف کے ملک میں کام نہ کرے جس سے
پاکیشیا کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہو، توصیف کا کردار کیسے سامنے آسکتا ہے
اس لئے یہ فرمائش اگر آپ مجرم تنظیموں سے کریں تو اس کے زیادہ درست
نتائج سامنے آسکتے ہیں۔

لکی مروت سے ثناء اللہ سنی صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول اس
قدر دلکش اور منفرد ہوتے ہیں کہ ایک بار کی بجائے چار چار اور پانچ پانچ
بار پڑھ چکا ہوں اور ہر بار ایک نیا لطف ملتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ
خدا آپ کے قلم کو یونہی رواں دواں رکھے تاکہ ہمیں اتنے اچھے اور معیاری
ناول پڑھنے کو ملتے رہیں۔ ایک شکایت البتہ عمران سے ضرور ہے کہ
اس نے اب جولیا کو بہت زیادہ ستانا شروع کر دیا ہے۔ اسے منع کر دیں کہ
اس طرح جولیا کے جذبات سے نہ کھیلے ورنہ ہم اس کی اماں بی کو اطلاع
کر دیں گے اور پھر عمران کے سر پر جوتیوں کی ایسی بارش ہوگی کہ ایک بال
بھی باقی نہ رہے گا۔"

جناب ثناء اللہ سنی صاحب! ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ! جہاں تک آپ کی شکایت کا تعلق ہے واقعی اماں بی کو شکایت پہنچ گئی تو عمران کے سر پر ایک بال بھی نہ رہے گا۔ لیکن شکایت کرنے سے پہلے جولیا سے ضرور پوچھ لیجئے گا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ عمران کو گنجا دیکھ کر اس کے جذبات ہمیشہ کے لئے ہی نہ غائب ہو جائیں کہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔

گوجرانوالہ سے محمد سعید ناصر صاحب لکھتے ہیں۔ ہم سب دوست آپ کے ناول بیحد شوق سے پڑھتے ہیں لیکن اب آپکے ناولوں میں سائنس اور اس کے حوالہ جات اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ ایکشن، سسپنس اور مزاح کم ہوتا جا رہا ہے اس لئے میرا مشورہ ہے کہ آپ سائنس کو یکسر ناولوں سے نکال دیں اور صرف ایکشن سسپنس اور مزاح پر زیادہ توجہ دیں۔"

محمد سعید ناصر صاحب! آپ اور آپکے دوستوں کا بیحد مشکور ہوں کہ آپ سب میرے ناول شوق سے پڑھتے ہیں جہاں تک سائنس کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا واسطہ کسی گلی میں چاقو مارنے والے بدمعاش یا کسی جیب کترے سے نہیں پڑتا بلکہ اس کا واسطہ انتہائی جدید ترین سائنسی آلات کی حامل باوسائل بین الاقوامی تنظیموں سے پڑتا ہے اس لئے عمران کو بھی مجبوراً ان کے مقابلے کیلئے جدید ترین سائنسی آلات و نظریات کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ آپ خود سوچئے کہ مقابلے میں مجرم تو انتہائی جدید ترین سائنسی آلات و وسائل استعمال کر رہے ہوں اور عمران صاحب صرف مارشل آرٹ کی قلابازیاں کھانے تک ہی محدود رہ جائیں تو پھر پاکیشیا کا اور عمران دونوں کا کیا حشر ہوگا۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران ناشتے کے بعد اطمینان بھرے انداز میں اخبار بینی میں مصروف تھا کہ میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران بآواز خود بول رہا ہوں" ـــــ عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے بڑے خوشگوار لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں عمران بیٹے۔ تمہارے ڈیڈی سر رحمٰن نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اور وہ اسے واپس نہیں لے رہے"ـــ دوسری طرف سے سر سلطان کی تشویش آمیز آواز سنائی دی۔

"استعفیٰ دے دیا ـــ کیوں ------" عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے لئے واقعی یہ خبر اتنی اچانک تھی کہ وہ حسب عادت مذاق کرنا بھی بھول گیا تھا۔

"سمگلنگ کے کسی بڑے ریکٹ کا مسئلہ تھا۔ اس ریکٹ نے پورے

ملک میں منشیات کی سمگلنگ کا اودھم مچایا ہوا ہے۔ اس ریکیٹ نے اسس قدر وسیع پیمانے پر منشیات کی سمگلنگ شروع کر دی ہے کہ اقوام متحدہ کے انٹی منشیات ادارے اور حکومت ایکریمیا نے ہماری حکومت پر زبردست دباؤ ڈالنا شروع کر دیا کہ ہم اس تنظیم کا قلع قمع کریں ورنہ پاکیشیا کے ساتھ تمام سپر پاورز اور دوسرے بڑے ملک جہاں یہ منشیات سمگل ہو کر پہنچ رہی ہیں تجارتی بائیکاٹ کر دیں گے۔ یہ ہمارے لئے واقعی بڑی دھمکی تھی۔ اسس لئے صدر مملکت نے خصوصی میٹنگ کال کی۔ اور اس میٹنگ میں سر رحمان پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی کہ وہ جلد از جلد اس ریکیٹ کے سرغنوں کو گرفتار کر کے اس ریکیٹ کا زور توڑیں۔ سر رحمان نے وعدہ کر لیا۔ لیکن آج صبح ان کی طرف سے استعفیٰ صدر مملکت کو بھجوا دیا گیا۔ صدر مملکت نے جب اسس بارے میں سر رحمان سے بات کی تو سر رحمان نے بتایا کہ وہ چونکہ اس ریکیٹ کے مقابلے میں اپنے آپ کو بے بس سمجھتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اور اب مزید اس عہدے پر کام نہیں کرنا چاہتے۔ استعفیٰ کے ساتھ سر رحمان نے جو رپورٹ بھیجی اس میں صرف اتنا لکھا گیا ہے کہ انہوں نے سنٹرل انٹیلی جینس کی پوری طاقت اس گروہ کا سراغ لگانے کے لئے صرف کر دی ہے۔ لیکن کوئی سرغنہ تو ایک طرف کوئی چھوٹی مچھلی بھی نہیں پکڑی جا سکی اور اب وہ چونکہ اپنے آپ کو اس گروہ کے مقابلے میں بے بس سمجھتے ہیں اسس لئے انہوں نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ صدر مملکت نے سر رحمان کا استعفیٰ اور ان کی طرف سے بھیجی ہوئی رپورٹ مجھے بھیج کر کہا ہے کہ میں سر رحمان کو پریس کروں کہ وہ استعفیٰ واپس لے لیں اور تنظیم کے خلاف بھرپور کام کریں۔ میں نے سر رحمان سے بات کرنی چاہی لیکن وہ کوٹھی پر موجود نہیں ہیں۔ لیکن ثریا نے مجھے بتایا ہے کہ وہ بتائے بغیر کہیں گئے ہوئے ہیں۔ ثریا اور تمہاری اماں بی کو سرے سے ان کے استعفیٰ کا علم تک نہیں ہے۔ اگر یہی پوزیشن رہی تو صدر مملکت کو مجبوراً ان کا استعفیٰ قبول کرنا پڑے گا۔ اسس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے کہ تم کسی طرح ان سے بات کر کے انہیں استعفیٰ واپس لینے پر مجبور کرو" ——— سر سلطان نے پوری تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے ——— اس طرح پسپائی تو ڈیڈی کی فطرت کے خلاف ہے ——— لازماً اس کی تہہ میں کوئی خاص بات ہو گی" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے بھی یہی احساس ہو رہا ہے۔ تم ایسا کرو کسی طرح اصل بات کا پتہ چلاؤ۔ اور اگر ہو سکے تو اس ریکیٹ کی گرفتاری کے سلسلے میں سر رحمان کی مدد بھی کرو۔ چونکہ یہ کیس سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں نہیں آتا۔ اسس لئے میں اسے براہ راست تو تمہارے حوالے نہیں کر سکتا لیکن سر رحمان جیسے آفیسر سے سنٹرل انٹیلی جینس کا خالی ہو جانا بھی پاکیشیا کے مفاد کے خلاف ہے" ——— سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ ابھی صدر مملکت سے کہہ دیں کہ آپ بات چیت کر رہے ہیں۔ میں معلوم کرتا ہوں کہ اصل چکر کیا ہے" ——— عمران نے کہا اور سر سلطان نے اطمینان بھرے انداز میں اوکے

کہہ کر دوسری طرف سے ریسیور رکھ دیا۔ عمران نے بھی ریسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ کافی عرصے سے سوپر فیاض نے بھی کسی معاملے میں اس سے رابطہ نہ کیا تھا حالانکہ سر رحمٰن خود تو کوئی کیس ڈیل نہ کرتے تھے۔ ساری کارروائی سوپر فیاض کے ذریعے ہی ہوتی تھی۔ اور عمران یہ بھی جانتا تھا کہ سر رحمٰن خود کچھ نہ بتائیں گے۔ اس لئے اس نے سوپر فیاض سے بات کرنے کا فیصلہ کیا اور پھر ریسیور اٹھا کر اس نے اس کے دفتر کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سپرنٹنڈنٹ آف سنٹرل انٹیلی جینس فیاض بول رہا ہوں" ——— رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے سوپر فیاض کی رعب دار آواز سنائی دی۔

"مبارک ہو جناب۔ سنا ہے ڈائریکٹر جنرل صاحب نے استعفٰی دے دیا ہے اور اب آپ کو ترقی دے کر ڈائریکٹر جنرل بنایا جا رہا ہے" ——— عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کون بول رہے ہیں" ——— سوپر فیاض کے لہجے میں حیرت تھی۔

"میں ڈیلی نیوز کا چیف رپورٹر ہوں عرش جاودانی۔ میرا خیال ہے صبح اخبارات میں آپ کی ترقی کی چھ کالمی سرخی لگائی جائے اور ساتھ ہی آپ کا فوٹو بھی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کس نے یہ خبر دی ہے" ——— سوپر فیاض کے لہجے میں بدستور حیرت تھی۔





"ہم رپورٹروں کے اپنے ذرائع ہوتے ہیں جناب۔ بہرحال خبر مصدقہ ہے۔ اس لئے آپ کی طرف سے اسے چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے" ——— عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہ خبر سراسر غلط ہے۔ ڈائریکٹر جنرل صاحب نے استعفٰی نہیں دیا۔ وہ بدستور کام کر رہے ہیں سمجھے۔ اور اگر تم نے یہ جھوٹی خبر لگائی تو میں تمہارے ساتھ تمہارے سارے عملے کو جیل میں ڈال دوں گا نانسنس" ——— سوپر فیاض نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی طرف سے ریسیور رکھ دیا گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سر رحمٰن کے استعفٰی دینے کی خبر دانستہ دبائی جا رہی ہے۔ بہرحال اب سوپر فیاض سے خود مل کر بات کرنے کے سوا چارہ نہ تھا۔ اس لئے وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیز رفتاری سے سوپر فیاض کے دفتر کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ سوپر فیاض اپنے دفتر میں ہی تھا۔

"ہو نہ ہو تم نے ڈیڈی کو استعفٰی دینے پر مجبور کر دیا ہے۔ کیوں" ——— عمران نے پردہ ہٹا کر دفتر میں داخل ہوتے ہی سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ عمران تم ——— یہ کیا کہہ رہے ہو" ——— سوپر فیاض نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران اس کی شکل اور رویہ دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ سوپر فیاض خود ذہنی طور پر بیحد الجھا ہوا ہے۔

"میں صحیح کہہ رہا ہوں کیونکہ ڈیڈی نے خود مجھے بتایا ہے کہ سمگلنگ

ریکٹ کے سرغنوں نے انہیں دھمکی دی ہے کہ وہ فوری طور پر استعفے
دے دیں ورنہ انہیں بھی قتل کر دیا جائے گا اور ان کی بیٹی ثریا کو بھی
اغوا کر لیا جائے گا۔ اور تم جانتے ہو کہ ڈیڈی کو اپنی جان کی تو کبھی پرواہ
نہیں رہی لیکن ثریا کی وجہ سے وہ مجبور ہو گئے اور انہوں نے استعفے
دے دیا۔ اور اب پتہ چلا ہے کہ تمہیں ان کی جگہ ڈائریکٹر جنرل بنایا
جا رہا ہے۔ ظاہر ہے یہ ساری سازش تمہاری ہو گی۔ تم نے ان سرغنوں
سے سازباز کر لی ہو گی" ـــ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی
سخت لہجے میں کہا۔

"سر رحمٰن کو دھمکی دی گئی ہے ـ کیا کہہ رہے ہو ـ خواہ مخواہ
بکواس کر رہے ہو۔ تمہیں اصل بات کا پتہ ہی نہیں۔ سر رحمٰن نے
پہلے کبھی کسی دھمکی کی پرواہ کی ہے جو اب کرتے" ـــ فیاض نے
غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیوں نہیں کر سکتے جب معاملہ ثریا کا ہو" ـــ عمران نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

"بس کہہ رہا ہوں کہ کوئی دھمکی نہیں دی گئی۔ اور سنو تم اٹھو اور
دفع ہو جاؤ یہاں سے۔ میں اس وقت سخت پریشان ہوں۔
مجھے ڈسٹرب مت کرو" ـــ فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں دفع ہو جاؤں اور تم ڈیڈی کی جگہ
سنبھال لو۔ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو سوپر فیاض اگر اس معاملے
میں مجھے ذرا سا بھی کلیو تمہاری سازش کا مل گیا تو کیڑے بھی تمہاری
لاش کھانے سے انکار کر دیں گے" ـــ عمران نے انتہائی سرد لہجے



میں کہا۔

"اوہ اوہ میں کیا کروں۔ کاش سر رحمٰن نے مجھ سے حلف نہ
لیا ہوتا۔ پلیز عمران تم جاؤ۔ جو کچھ تم سمجھ رہے ہو ایسی کوئی بات
نہیں" ـــ فیاض نے زچ ہو جانے والے لہجے میں کہا۔

"حلف لیا ہے ڈیڈی نے تم سے" ـــ عمران نے واقعی
حیران ہوتے ہوئے کہا۔ اور اسے احساس ہو رہا تھا کہ حالات
اس کی توقع سے کہیں زیادہ گہرے ہیں۔

"ہاں سر رحمٰن نے مجھ سے حلف لیا ہے کہ میں اصل بات کسی
کو نہیں بتاؤں گا۔ اس لئے میں مجبور ہو گیا ہوں۔ میرے ہاتھ پیر
بندھ گئے ہیں اور الٹا تم بھی مجھے ہی دھمکیاں دے رہے ہو۔
جاؤ خدا کے لئے چلے جاؤ" ـــ سوپر فیاض نے کہا اور عمران
اس کی حالت دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ اس کی ذہنی حالت واقعی خراب
ہو رہی ہے۔

"ٹھیک ہے میں بات کرتا ہوں ڈیڈی سے۔ تم سے حلف
لیا گیا ہے اور مجھے کوئی اور کہانی سنائی گئی ہے۔ آخر ڈیڈی کر
کیا رہے ہیں" ـــ عمران نے سر جھٹکتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا
کر رسیور اٹھا لیا۔

"کوئی فائدہ نہیں وہ کچھ نہیں بتائیں گے۔ اور بتانے کے لئے
ان کے پاس کچھ ہے بھی نہیں" ـــ فیاض نے منہ بناتے ہوئے
کہا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اب وہ خود ذہنی طور پر الجھ
گیا تھا۔

"ٹھیک ہے مت بتاؤ۔ لئے بیٹھے رہو حلف کو۔ میں نے سوچا
تھا کہ جو معلومات مجھے ملی ہیں۔ ان کی مدد سے تمہاری کچھ مدد کردوں
مگر تم نہیں بتاتے تو نہ سہی" ـــــ عمران نے اب پینترہ بدلتے
ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"معلومات کیسی معلومات" ـــ فیاض نے بڑی طرح چونکتے
ہوئے کہا۔

"تمہیں کیا۔ تم نے تو ظاہر ہے حلف لیا ہوا ہے۔ تم نے تو کچھ
بتانا ہی نہیں" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ بیٹھو میں بتاتا ہوں تمہیں بھاڑ میں گیا حلف۔ اب میں نے
یہ حلف تو نہیں اٹھایا کہ میں تمہیں بھی نہ بتاؤں گا۔ میں نے یہ حلف
لیا ہے کہ کسی کو نہ بتاؤں گا اور تم تو کسی میں شامل نہیں ہو۔ لیکن پہلے
تم مجھے وہ معلومات بتاؤ" ـــ فیاض نے عمران کی توقع کے عین
مطابق بات کرتے ہوئے کہا۔

"پھر وعدہ کہ تم سب کچھ مجھے بتا دو گے" ـــ عمران نے دوبارہ
کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں وعدہ۔ لیکن پہلے تم بتاؤ کہ کیا معلومات ہیں" ـــــ
فیاض نے فوراً ہی وعدہ کرتے ہوئے کہا اور عمران نے سر سلطان
سے ملی ہوئی رپورٹ کو اپنی مرضی سے موڑ توڑ کر اور ساتھ ہی کچھ
بڑھا چڑھا کر فیاض کو بتا دیا لیکن درمیان سے وہ استعفےٰ والی بات
گول کر گیا۔

"یہ سب باتیں فضول ہیں۔ اصل بات کا کسی کو علم نہیں ہے۔ بہت
گہرا مسئلہ ہے" ـــ فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"گہرا مسئلہ۔ آخر کتنا گہرا ہے" ـــــ عمران نے اس بار انتہائی
غصیلے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ دوسروں کو زچ کرنے
والا اب خود زچ نظر آ رہا تھا۔

"میں بتاتا ہوں۔ جب سر رحمان نے مجھے اس سمگلنگ
ریکیٹ کے خلاف کام کرنے کا حکم دیا تو ساتھ ہی انہوں نے
یہ آرڈر بھی دے دیا کہ چھوٹی مچھلی کی بجائے کسی بڑے سرغنے پر
ہاتھ ڈالا جائے۔ چنانچہ میں نے اپنے انسپکٹروں کو اس کام پر لگا
دیا۔ انسپکٹر عارف کو جانتے ہو وہ بیحد تیزی سے کام کرتا ہے۔
چنانچہ اس نے چند روز بعد ایک حیرت انگیز رپورٹ دی کہ اس
سمگلنگ ریکیٹ جسے کوڈ میں ریڈ ڈاٹ کہا جاتا ہے۔ اس کا
دارالحکومت میں چیف ایک ایسا آدمی ہے۔ جو کہ وزارت داخلہ
کے سیکرٹری سر راشد کا دور کا عزیز ہے۔ اس کا نام آصف ہے۔
اور بظاہر وہ ایک مشہور صنعت کار ہے۔ چنانچہ اسے گرفتار کرنے
کے لئے سر رحمان نے خود چھاپہ مارا۔ اور اسے گرفتار بھی کر لیا گیا۔ اسے
گرفتار کر کے یہاں لایا گیا تاکہ اس سے مزید پوچھ گچھ کی جا سکے کہ سیکرٹری
داخلہ کا فون سر رحمان کے پاس آ گیا۔ اور اسے فوری طور پر رہا کرنے
کے لئے کہا گیا۔ ظاہر ہے سر رحمان نے انکار کر دیا۔ جس پر انہیں دھمکی
دی گئی کہ ان پر کوئی الزام لگا کر انہیں معطل کر دیا جائے گا۔ اس
طرح پورے معاشرے میں انہیں ذلیل کیا جائے گا۔ لیکن سر رحمان
نے تب بھی انکار کیا تو سیکرٹری داخلہ نے فون پر ہی سر رحمان

کو معطل کرنے کے احکامات جاری کر دیئے اور اس کے ساتھ
ہی مجھے سیکرٹری داخلہ نے فون پر حکم دیا کہ میں آصف کو رہا کر
دوں۔ میں حکم سے مجبور تھا۔ اس لئے میں نے فوری طور پر آصف
کو رہا کر دیا۔ سر رحمان اسی دوران دفتر سے اٹھ کر اپنی کوٹھی جا
چکے تھے۔ آصف کے رہا ہونے کے کچھ دیر بعد سر رحمان نے
مجھے مع فائل آفیسرز کالونی کی ایک اور کوٹھی پر بلوایا۔ وہاں وزارت
داخلہ کے دو آفیسرز موجود تھے۔ وہاں سر رحمان نے مجھے بتایا کہ
ان کا وزارت داخلہ سے معاہدہ ہو گیا ہے کہ اگر میں خود استعفیٰ
دے دوں اور اس کی وجوہات کسی کو نہ بتاؤں تو ریڈ ڈاٹ یہاں
پاکیشیا میں اپنا کاروبار ختم کر دے گا۔ پھر سر رحمان نے مجھ سے
حلف لیا کہ میں کسی کو اس معاہدے کے متعلق نہ بتاؤں گا۔ اور
میرے پاس جو فائل ریڈ ڈاٹ کی تھی۔ وہ بھی لے کر سب کے سامنے
جلا دی گئی۔ انسپکٹر عارف البتہ تب سے غائب ہے۔ اس کا
کہیں کوئی پتہ نہیں چل رہا۔ بس یہ ہے ساری بات"۔۔۔ فیاض
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور عمران کی آنکھیں یہ تفصیل سن کر
حیرت سے واقعی کانوں تک پھیل چکی تھیں۔ اسے یقین نہ آ رہا تھا
کہ سر رحمان اس طرح کا معاہدہ بھی کر سکتے ہیں۔ اور اس سمگلنگ
ریکٹ میں وزارت داخلہ بھی ملوث ہو سکتی ہے۔ لیکن فیاض کا
چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ تم فکر نہ کرو۔ اس ریڈ ڈاٹ کی گرفتاری اور
قلع قمع کا سہرا تمہارے سر ہی بندھے گا۔ وہ دو آفیسرز کون تھے۔





اور تمہیں سیکرٹری داخلہ اور ڈیڈی کے درمیان ہونے والی بات چیت
کا علم کیسے ہو گیا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ایسا ہو ہی نہیں سکتا عمران۔ کیونکہ وزارت داخلہ اس میں خود ملوث
ہے۔ سر رحمان سے ہونے والی بات چیت کا مجھے خود سر رحمان نے بتایا
تھا اور ان دو آفیسرز کو میں جانتا ہوں۔ اور تم کہہ رہے ہو۔ میں ڈائریکٹر
جنرل بن رہا ہوں۔ میں نے خود اب محکمے سے استعفیٰ دینے کا فیصلہ
کر لیا ہے۔ سر رحمان کے جانے کے بعد اب اس محکمے میں رہنے کا
کوئی فائدہ نہیں ہے"۔۔۔ فیاض نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات
کرتے ہوئے کہا۔

"کیوں پہلے تو تم ہمیشہ ڈیڈی کی سخت گیری سے نالاں رہتے تھے۔
تمہیں تو خوش ہونا چاہیئے کہ تمہاری جان چھوٹ گئی"۔۔۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر چھائی ہوئی سنجیدگی کی
گہری تہہ تیزی سے دور ہوتی جا رہی تھی۔

"واقعی ایسا تھا عمران۔ لیکن اب سر رحمان کے جانے کے بعد مجھے
یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میرے سر سے کسی نے کوئی مضبوط سائبان
ہٹا دیا ہو۔ جیسے مجھے کسی مضبوط پناہ گاہ سے باہر دھکیل دیا گیا ہو۔
جیسے میں آج یتیم ہو گیا ہوں"۔۔۔ فیاض نے انتہائی خلوص بھرے
لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم فکر نہ کرو۔ جب تک میں یتیم نہیں ہوتا تمہیں کیسے یتیم ہونے
دوں گا۔ میں کیسے برداشت کر سکتا ہوں کہ تم یتیمی کا کریڈٹ لینا شروع
کر دو۔ اور میں پیچھے رہ جاؤں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے

کہا اور اُٹھ کر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ فیاض اُسے عقب
سے پکارتا رہا۔ لیکن عمران نے ایک نہ سُنی۔ اور وہ کار دوڑاتا سیدھا
دانش منزل پہنچ گیا۔ اُسے معلوم تھا کہ سر رحمٰن ضد کے پکے ہیں۔
اس لئے نہ ہی وہ کچھ بتائیں گے اور نہ اس بارے میں اُسے کچھ
کرنے دیں گے اس لئے اس نے اب اس سارے چکر کو ٹریس
کرنے کے لئے ایکسٹو کے عہدے کا سہارا لینے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور
ویسے بھی اگر واقعی وزارت داخلہ اس چکر میں ملوث ہے تو پھر یہ
کیس براہ راست ایکسٹو کے دائرہ کار میں آجاتا تھا۔

"آیئے عمران صاحب۔ آج اتنے دنوں بعد کیسے بھول پڑے"
— بلیک زیرو نے عمران کے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی
احتراماً کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میری دانش خرچ ہو گئی تھی۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اور خرید
لاؤں لیکن کہیں ریٹ تو نہیں بڑھا دیا۔ آج کل تو جس کا جی چاہے۔
جتنا جی چاہے۔ اور جس وقت جی چاہے ریٹ بڑھا دیتا ہے"—
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور بلیک زیرو
بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"فکر نہ کریں یہاں دانش مفت ملتی ہے" — بلیک زیرو نے
ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر تو یہ خیراتی ادارہ ہوا۔ یتیموں مسکینوں کے لئے۔ اور سوپر
فیاض ابھی تازہ تازہ یتیم ہوا ہے" — عمران نے فون کو اپنی
طرف کھینچتے ہوئے کہا۔



"سوپر فیاض یتیم ہوا ہے۔ تازہ تازہ کیا مطلب۔ میرا تو خیال ہے کہ
اس کے والد کئی سال پہلے فوت ہو گئے تھے" — بلیک زیرو نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ تو اس کے حقیقی والد تھے۔ میں افسرانہ والد کی بات کر رہا ہوں۔
ڈیڈی نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اور فیاض کہہ رہا ہے کہ اُسے یوں
محسوس ہو رہا ہے جیسے وہ تازہ تازہ یتیم ہوا ہو" — عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے
نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سر رحمٰن نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ کیوں" — بلیک زیرو نے
بری طرح چونکتے ہوئے کہا لیکن عمران نے ہاتھ اٹھا کر اُسے مزید
بولنے سے منع کر دیا۔

"یس۔ پی اے ٹو سیکرٹری داخلہ" — دوسری طرف سے
سیکرٹری داخلہ سر راشد کے پی۔ اے کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو۔ سر راشد سے بات کراؤ" — عمران نے مخصوص لہجے
میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر" — دوسری طرف سے انتہائی گھبرائے ہوئے
لہجے میں کہا گیا اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"ہیلو راشد بول رہا ہوں سر" — چند لمحوں بعد رسیور پر سر راشد
کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"سر راشد کیا آپ کے دور کے کوئی عزیز آصف صاحب ہیں
جو صنعت کار ہیں" — عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں بات

کرتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں ہیں خاصے دور کے عزیز ہیں مگر ........" سر راشد نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے ڈائریکٹر جنرل سنٹرل انٹیلی جینس سر رحمٰن کو اپنے اس عزیز آصف کی گرفتاری کے بعد رہائی کا حکم دیا تھا" ــــ عمران کا لہجہ بیحد سرد ہو گیا تھا۔

"آصف کی گرفتاری اور رہائی کا حکم ـــ کیا مطلب جناب مجھے تو اس کی گرفتاری کا بھی علم نہیں ہے ـــ کس نے گرفتار کیا تھا اُسے" ــــ سر راشد کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔ اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ مگر سانس لینے سے پہلے اس نے مائیک پر ہاتھ رکھ دیا تاکہ اس کا یہ اطمینان بھرا سانس سر راشد کے کانوں تک نہ پہنچ سکے کیونکہ اسے سر راشد کے لہجے سے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ ان کی حیرت حقیقی ہے۔ اور ویسے بھی اُسے اب تک ذہنی طور پر یقین نہ آ رہا تھا کہ سر راشد جیسے اصول پسند آدمی اس چکر میں ملوث ہو سکتے ہیں۔

"آپ کو معلوم ہے کہ سر رحمٰن نے استعفےٰ دے دیا ہے" ــــ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔ لیکن اب اس کے لہجے میں پہلے جیسی سختی موجود نہ تھی۔

"یس سر۔ ان کے ذمے صدر مملکت نے ایک میٹنگ کے دوران منشیات کے ایک بین الاقوامی گروہ کی گرفتاری لگائی تھی۔ مگر انہوں نے استعفےٰ دے دیا اور وجہ یہ بتائی کہ وہ چونکہ اس گروہ کو





گرفتار کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اس لئے وہ استعفےٰ دے رہے ہیں۔ لیکن یہ استعفےٰ انہوں نے مجھے بھیجنے کی بجائے براہ راست صدر مملکت کو ارسال کیا ہے۔ اور صدر مملکت سے مجھے اطلاع ملی۔ میں نے ان سے فون پر بات کرنے کی کوشش کی لیکن کوٹھی سے یہی جواب ملا کہ وہ کوٹھی پر موجود نہیں ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ صدر صاحب نے استعفےٰ اور ان کی رپورٹ سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کو بھجوا دی ہے تاکہ وہ انہیں واپس لینے پر آمادہ کریں۔ کیونکہ سر رحمٰن کے سر سلطان سے بیحد قریبی تعلقات ہیں اور وہ ان کی بات نہیں ٹالتے" ــــ سر راشد نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جب کہ مجھے ایک ایسی اطلاع ملی ہے۔ جو اس ساری تفصیل سے مختلف ہے۔ ابھی یہ اطلاع کنفرم نہیں ہے۔ اس لئے میں آپ سے بات کر رہا ہوں۔ اطلاع اگر کنفرم ہوتی تو یقیناً آپ سے گولی کی زبان میں بات کی جاتی" ــــ عمران کا لہجہ ایک بار پھر بیحد سرد ہو گیا تھا۔

"کک کک کیا مطلب میں سمجھا نہیں" ــــ سر راشد نے بُری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔ وہ پاکیشیا حکومت کے اہم ترین عہدیدار تھے لیکن ظاہر ہے اس وقت ان سے مخاطب ایکسٹو تھا۔ اور ایکسٹو سے بات کرتے ہوئے تو صدر مملکت کی زبان لڑکھڑا جاتی تھی۔ سر راشد تو کسی قطار میں نہ آتے تھے۔ اور پھر جب ایکسٹو گولی کی زبان سے بات کرنے کا کہہ رہا ہو تو سر راشد کی زبان تو واقعی لڑکھڑانی ہی تھی۔

"سر راشد اطلاع یہ ہے کہ جس گروپ کی گرفتاری کی ذمہ داری سر رحمٰن کے ذمہ ڈالی گئی تھی۔ اس کا مقامی سربراہ آپ کا دور کا عزیز سمجھا

آصف تھا۔ سر رحمٰن نے خود چھاپہ مار کر آصف کو گرفتار کر لیا۔ لیکن آپ نے سر رحمٰن کو فون کر کے آصف کو فوری طور پر رہا کرنے کا حکم دے دیا۔ لیکن سر رحمٰن نے انکار کر دیا۔ جس پر آپ نے سر رحمٰن کو دھمکی دی کہ اگر انہوں نے آصف کو رہا نہ کیا تو آپ ان پر کوئی الزام لگا کر انہیں معاشرے میں ذلیل کریں گے۔ اس پر بھی سر رحمٰن نہ مانے تو آپ نے فون پر انہیں معطل کر دیا۔ اس کے بعد آپ نے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو فون پر آصف کی رہائی کا حکم دیا۔ اور سپرنٹنڈنٹ فیاض نے آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے آصف کو رہا کر دیا۔ سر رحمٰن اسی دوران اپنی کوٹھی چلے گئے۔ پھر سر رحمٰن نے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو اس گروپ کی فائل سمیت وہاں اپنی کوٹھی طلب کیا جہاں وزارت داخلہ کے دو آفیسر موجود تھے۔ وہاں سر رحمٰن نے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو بتایا کہ وزارت داخلہ سے ان کا معاہدہ طے پا گیا ہے کہ اگر وہ استعفٰی دے دیں اور اس استعفٰی کی اصل وجہ کسی کو نہ بتائیں تو وہ گروپ پاکیشیا میں اپنا کاروبار ختم کر دے گا۔ اور سر رحمٰن نے وہ فائل سپرنٹنڈنٹ فیاض سے لے کر سب کے سامنے جلا دی۔ اور ساتھ ہی سپرنٹنڈنٹ فیاض سے اس بات کا حلف لیا کہ وہ اصل بات کسی کو نہ بتائیں گے"۔۔۔ عمران نے سوپر فیاض سے ملی ہوئی تفصیل دوہرا دی۔

"سر یہ ساری بات ہی سرے سے غلط ہے۔ مجھے تو اس آصف کی گرفتاری کا بھی علم نہیں ہے اور آصف تو میرا رشتے میں دور کا عزیز ہے۔ اگر میرا بیٹا بھی اس الزام میں گرفتار ہوتا تو میں اس کی رہائی کا حکم دینا تو ایک طرف اس کی سفارش بھی نہ کرتا۔ آپ میری پوری سروس کا ریکارڈ چیک کر سکتے ہیں۔ سر رحمٰن سے تو میری سرے سے بات ہی نہیں ہوئی۔ مجھے جب ان کے استعفٰی کی خبر ملی تو میں نے خود ان سے کوٹھی پر بات کرنا چاہی مگر ہر بار یہی جواب ملتا رہا کہ وہ کوٹھی پر موجود نہیں ہیں"۔۔۔ سر راشد نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"لیکن سر رحمٰن تو کم از کم آپ کی آواز اچھی طرح پہچانتے ہیں۔ اور انہیں بھی آپ کی طبیعت کا اچھی طرح علم ہے۔ پھر وہ دھوکہ کیسے کھا گئے"۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ آپ سر رحمٰن سے پوچھیں جناب۔ میں تو حلف دینے کے لئے تیار ہوں کہ مجھے سرے سے کسی بات کا علم ہی نہیں ہے"۔۔۔ سر راشد نے کہا۔

"او۔ کے میں اصل بات کا پتہ چلا لوں گا۔ لیکن آپ نے اس وقت تک جب تک میں آپ کو اجازت نہ دوں اس اطلاع کے بارے میں کسی سے ذکر نہیں کرنا۔ حتیٰ کہ اپنے پی اے اور گھر والوں سے بھی نہیں اور سر رحمٰن سے بھی اب آپ کی کوئی بات نہ ہو گی"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ آپ بے فکر رہیں سر۔ آپ کے حکم کی مکمل تعمیل ہو گی سر"۔۔۔ سر راشد نے جواب دیا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔ اس کے چہرے پر اب حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"یہ کیا چکر چل گیا ہے عمران صاحب"۔۔۔ بلیک زیرو نے بات چیت ختم ہوتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی پراسرار چکر ہی نظر آتا ہے۔ ڈیڈی سے بات کرتا ہوں۔ اب وہی اس راز سے پردہ اٹھائیں گے" ___ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور کریڈل سے ہاتھ اٹھا کر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جی صاحب" ___ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سر رحمٰن کے خاندانی ملازم احمد دین کی آواز سنائی دی۔ ظاہر ہے عمران نے کوٹھی ہی فون کرنا تھا۔

"سر رحمٰن سے بات کراؤ۔ ان سے کہو ایکسٹو کا فون ہے" ___ عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"جی صاحب۔ ہولڈ آن کریں" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد سر رحمٰن کی آواز رسیور پر سنائی دی۔

"یس۔ رحمٰن بول رہا ہوں" ___ سر رحمٰن کا لہجہ بیحد خشک تھا۔

"سر رحمٰن۔ آپ نے استعفے کی جو وجوہات رپورٹ کی ہیں۔ تحقیقات سے وہ غلط ثابت ہوئی ہیں۔ آپ نے اصل وجوہات سامنے لانے کی بجائے فرضی رپورٹ کیوں کی۔ آپ جیسے بااصول۔ انتہائی دیانتدار اور ذمہ دار افسر کی طرف سے غلط رپورٹ انتہائی حیرت انگیز ہے۔ اور اس کے ساتھ یہ بات بھی سن لیں کہ سر راشد اس بات سے انکاری ہیں کہ انہوں نے آپ کو کسی طرح بلیک میل کرنا تو ایک طرف آپ کے ساتھ ان کی بات بھی نہیں ہوئی۔ اس بات سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ جو بات آپ مجھے بتانا چاہیں گے۔ اس کا مجھے پہلے سے علم ہے۔ بہر حال جو کچھ بھی ہو۔ آپ سے غلط رپورٹ کی

مجھے توقع ہی نہ تھی" ___ عمران نے گھما پھرا کر بات کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ وہ اپنے والد کی طبیعت اور فطرت سے اچھی طرح واقف تھا۔

"میں نے رپورٹ دی ہے اور غلط دی ہے۔ کیا مطلب میں غلط رپورٹ کیسے دے سکتا ہوں۔ میں نے زندگی بھر کبھی کوئی غلط رپورٹ نہیں دی اور میرے استعفے اور سر راشد کی بلیک میلنگ کا کیا تعلق۔ میں آپ کی کوئی بات ہی نہیں سمجھا۔ آپ کھل کر بات کریں کیا کہنا چاہتے ہیں" ___ سر رحمٰن کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی اور عمران کی آنکھیں ایک بار پھر حیرت سے پھیلتی گئیں۔ چکر کچھ اور گہرا اور پراسرار ہوتا جا رہا تھا۔

"مجھے اطلاع ملی تھی کہ آپ نے سیکرٹری داخلہ راشد کے کسی عزیز آصف کو ریڈ ڈاٹ کے سرغنے کے طور پر خود چھاپہ مار کر گرفتار کیا تھا پھر سر راشد نے آپ کو فون پر اس کی رہائی کا حکم دیا۔ آپ نے انکار کر دیا جس پر سر راشد نے آپ کو فون پر ہی معطل کر دیا اور آپ دفتر سے اپنی کوٹھی چلے گئے۔ سر راشد نے آپ کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو آصف کی رہائی کا حکم دیا۔ اس نے اسے رہا کر دیا۔ اس کے بعد آپ نے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو اپنی کوٹھی کی بجائے آفیسرز کالونی کی ایک اور کوٹھی پر مع فائل طلب کیا۔ آپ وہاں موجود تھے اور وزارت داخلہ کے دو آفیسرز بھی موجود تھے۔ وہاں آپ نے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو بتایا کہ آپ کا وزارت داخلہ سے معاہدہ ہو گیا ہے کہ اگر آپ استعفیٰ دے دیں اور اس استعفیٰ میں اس معاہدے کا ذکر نہ کریں تو ریڈ ڈاٹ پاکیشیا

سے اپنا کاروبار ختم کر دے گا۔ آپ نے سپرنٹنڈنٹ فیاض سے ریڈ ڈاٹ کی فائل بھی لے کر جلوا دی۔ اور سپرنٹنڈنٹ فیاض سے بھی حلف لیا کہ وہ اس معاہدے کا کسی سے ذکر نہ کرے گا اور اس کے ساتھ ہی آپ نے استعفیٰ دے دیا۔ اور استعفے میں اس معاہدے کا ذکر نہ کیا۔ یہ اطلاع ملنے پر میں نے سر راشد سے بات کی تو سر راشد نے اس بات کو تو تسلیم کیا کہ آصف ان کا دور کا عزیز ہے لیکن اس کے علاوہ انہوں نے ہر بات سے انکار کر دیا۔ ان کا کہنا ہے کہ انہیں تو آصف کی گرفتاری تک کا علم نہیں ہے۔ اور انہوں نے آپ سے کوئی بات نہیں کی" ۔۔۔ عمران نے اس بار صاف صاف بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ اصل ایکسٹو بول رہے ہیں یا صرف اس کا لہجہ استعمال کر رہے ہیں" ۔۔۔ عمران کے بات ختم ہوتے ہی سر رحمٰن کی انتہائی تلخ آواز سنائی دی۔ اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"سر رحمٰن۔ میں ایسے توہین آمیز الفاظ سننے کا عادی نہیں ہوں۔ سمجھے" ۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ لیکن میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ایکسٹو ایسی بے سروپا باتیں بھی نہیں کر سکتا۔ کیسا استعفیٰ۔ کیسی رپورٹ۔ اور کیسا معاہدہ۔ نہ میں نے استعفیٰ دیا ہے اور نہ استعفے کے ساتھ کوئی رپورٹ دی ہے اور نہ سر راشد سے میری بات ہوئی ہے۔ ویسے بھی سر راشد اس ٹائپ کے آدمی نہیں ہیں جیسا کہ آپ بتا رہے ہیں۔ اور وزارت داخلہ کے ساتھ کسی مجرم تنظیم کے بارے

بس معاہدہ اور وہ بھی میں کروں گا۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ یہ درست ہے کہ انسپکٹر عارف کی رپورٹ پر ایک صنعتکار آصف کو اس کی رہائش گاہ سے گرفتار ضرور کیا گیا لیکن آصف کو انٹیلی جینس کی تحویل میں دے دیا گیا تاکہ اس سے مزید پوچھ گچھ کی جاتے۔ یہ تین روز پہلے کا واقعہ ہے۔ اور اس کی گرفتاری کے بعد اس سلسلہ میں مجھے انسپکٹر عارف نے علیحدہ ایک ایسی رپورٹ دی تھی کہ مجھے انسپکٹر عارف کو ساتھ لے کر انتہائی خفیہ طور پر دارالحکومت سے باہر جانا پڑا۔ اور میں انسپکٹر عارف سمیت ابھی دس منٹ پہلے کوٹھی پہنچا ہوں تاکہ لباس وغیرہ تبدیل کر کے دفتر جا سکوں اور آپ کا فون آ گیا اور آپ نے یہ الف لیلوی قصہ شروع کر دیا" ۔۔۔ سر رحمٰن نے انتہائی سخت اور تلخ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے آج پہلی بار اس نے ایکسٹو کے عہدے کو خود اپنے ہاتھوں ذلیل کر دیا ہو۔

"لیکن آپ کا استعفیٰ براہ راست صدر مملکت کے پاس مع آپ کی رپورٹ کے پہنچا۔ صدر مملکت نے سر سلطان کو آپ کا استعفیٰ اور رپورٹ بھجوا دی کہ آپ سے بات کر کے استعفیٰ واپس لیا جائے لیکن آپ کوٹھی پر نہ ملے۔ سر راشد بھی فون کرتے رہے۔ لیکن آپ سے ملاقات نہ ہوئی۔ سر سلطان نے آپ کے استعفے کے بارے میں مجھ سے بات کی۔ میں نے عمران کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ مجھے اس بارے میں تفصیلی رپورٹ دے۔ عمران نے سپرنٹنڈنٹ فیاض سے بات کی اور مجھے وہی رپورٹ دی جو میں نے آپ کو بتاتی ہے۔ اس رپورٹ کی بنا پر ہی میں نے پہلے سر راشد سے اور پھر آپ سے بات

کی ہے۔ اب دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو عمران نے غلط رپورٹ دی ہے یا پھر آپ کے سپرنٹنڈنٹ فیاض نے غلط بیانی کی ہے۔ اب میں خود اس بارے میں تحقیقات کروں گا اور ان دونوں میں سے جس کی رپورٹ بھی غلط ثابت ہوئی اُسے عبرتناک سزا دی جائے گی" ___ عمران کے پاس اب بطور ایکسٹو اس کے سوا کوئی چارہ نہ رہا تھا کہ وہ سارا ملبہ اپنے آپ پر بحیثیت عمران ڈال کر ایکسٹو کے عہدے کا تحفظ کرے۔

"عمران کے بارے میں آپ جو جی چاہے کرتے رہیں۔ مجھے اس سے غرض نہیں ہے۔ لیکن فیاض میرا ماتحت ہے۔ میں خود اس سے رپورٹ طلب کر لوں گا۔ آپ کو اس بارے میں مزید تحقیقات کی ضرورت نہیں ہے۔ خدا حافظ" ___ دوسری طرف سے سر رحمان نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر حقیقی ندامت اور شرمندگی کے آثار نمایاں تھے۔

"واقعی آج پتہ چلا ہے کہ شرمندگی اور ندامت کیسی ہوتی ہے" ___ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آخر یہ سب ہوا کیا ہے۔ کچھ مجھے بھی بتائیں" ___ بلیک زیرو نے اُلجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور عمران نے سر سلطان کی فون کال سے لے کر اب تک ہونے والی ساری بات بتا دی۔

"اوہ یہ ریڈ ڈاٹ تو انتہائی تیز تنظیم ثابت ہو رہی ہے" ___ بلیک زیرو نے تفصیل سننے کے لیے کہا۔



"نہ صرف تیز بلکہ انتہائی شاطرانہ انداز ہے ان کا۔ آصف کی گرفتاری کے بعد یہ لوگ حرکت میں آ گئے۔ ڈیڈی اکس کی گرفتاری کے بعد کہیں چلے گئے۔ چنانچہ سر راشد کی آواز استعمال کی گئی اور آصف کو سپرنٹنڈنٹ فیاض سے رہا کرا لیا گیا۔ لیکن فائل سپرنٹنڈنٹ فیاض کے پاس تھی۔ چنانچہ ایک اور ڈرامہ کھیلا گیا۔ اور سپرنٹنڈنٹ فیاض کو کسی کوٹھی میں سر رحمان کی آواز میں طلب کیا گیا۔ وہاں ڈیڈی کے میک اپ میں کسی کو بٹھا دیا گیا اور وہاں سپرنٹنڈنٹ فیاض سے نہ صرف فائل لے کر جلوا دی گئی بلکہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کو یہ حلف بھی دیا گیا کہ وہ اس بات کا کسی سے ذکر نہ کرے گا۔ اس طرح ایک لحاظ سے وہ وقتی طور پر ریڈ ڈاٹ کے خلاف سنٹرل انٹیلی جینس کی تمام سرگرمیاں روک لینے میں کامیاب ہو گئے" ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن پھر سر رحمان کے استعفے کا چکر کیوں چلایا گیا ہے۔ اس سے انہیں کیا فائدہ ہو سکتا ہے" ___ بلیک زیرو نے کہا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے۔ انہوں نے ڈیڈی کو راستے سے ہٹانے کے لئے یہ پروگرام بنایا ہو گا کہ ان کا استعفیٰ صدر مملکت کو براہ راست بھجوا دیا جائے۔ ان کا خیال ہو گا کہ اس دوران ڈیڈی کو ٹریس کر کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے ساتھ ساتھ مجھے بھی یتیم بنا دیں گے۔ اور ڈیڈی کی موت کو خودکشی کا رنگ دے دیا جائے گا۔ اس طرح یہی سمجھا جائے گا کہ ریڈ ڈاٹ کے مقابلے میں پسپائی کی وجہ سے ڈیڈی نے خودکشی کر لی ہے۔ اور ڈیڈی کی جگہ بہرحال جسے بھی ڈائریکٹر جنرل بنایا جاتا اُسے

خرید لئے جانے کے چانس بن سکتے تھے۔ ظاہر ہے ڈیڈی کے متعلق انہیں حتمی طور پر معلوم ہے کہ ڈیڈی کو نہ ہی مشن کے راستے سے ہٹایا جاسکتا ہے۔ نہ خریدا جا سکتا ہے۔ اور نہ کسی طرح دبایا جاسکتا ہے لیکن شاید ڈیڈی کو وہ ٹریس نہیں کر سکے۔ اس لئے ان کا یہ مشن بہرحال فیل ہو گیا ہے" ۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اگر آپ کا خیال درست ہے تو اس کا مطلب ہے کہ سر رحمٰن کی جان اب خطرے میں ہے۔ آپ نے انہیں اس بارے میں کہنا تھا" ۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"میں کہنا چاہتا تھا لیکن تم ڈیڈی کی طبیعت جانتے ہو۔ انہوں نے خواہ مخواہ اکھڑ جانا تھا۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ یہ ساری باتیں سننے کے بعد انہیں خود بھی اس بات کا احساس ہو جائے گا۔ لیکن اب فیاض غریب کی شامت آ جائے گی بلکہ آ چکی ہو گی" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا ریڈ ڈاٹ کو واقعی آپ انٹیلی جینس پر ہی چھوڑ دیں گے۔ ویسے مجھے یقین کہ یہ ان کے بس کی بات نہیں ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"نہیں یہ واقعی سپرنٹنڈنٹ فیاض کے بس کا روگ نہیں ہے۔ اور انہوں نے جس انداز میں گیم کھیلی ہے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تنظیم صرف منشیات کی ہی سمگلر نہیں ہے۔ یقیناً یہ ایسی سرگرمیوں میں بھی ملوث ہو گی جو ہمارے دائرہ کار میں آتی ہیں۔ اس لئے اب مجھے خود اسے دیکھنا پڑے گا۔ انسپکٹر عارف نے ان کا کھوج نکالا ہے اور وہ



خاصا ذہین اور تیز آدمی ہے۔ اب پہلے مجھے اسے ٹٹولنا پڑے گا" ۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آپ سر سلطان کو تو اطلاع کر دیں۔ انہیں تو اس سارے چکر کا علم ہی نہ ہو گا" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ڈیڈی خود ہی بتا دیں گے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا۔ ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں عمران یہاں موجود ہے" ۔۔۔ دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔ لہجے سے وہ انتہائی پریشان لگ رہے تھے۔

"میں عمران بول رہا ہوں خیریت ہے" ۔۔۔ عمران نے سر سلطان کے لہجے میں موجود گہری پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ عمران بیٹے۔ سر رحمٰن کی کار پر بم مارا گیا ہے۔ وہ شدید زخمی ہیں ان کے ساتھ انٹیلی جینس کا انسپکٹر عارف تھا جو ڈرائیور کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر تھا۔ وہ اور ڈرائیور دونوں ہلاک ہو گئے ہیں سر رحمٰن شدید زخمی ہیں۔ انہیں ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے" ۔۔۔ دوسری طرف سے سر سلطان نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔ اور عمران چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"اوہ اوہ کب کی بات ہے" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"مجھے ابھی سپیشل سروسز ہسپتال سے فون آیا ہے۔ وہ اپنی کوٹھی سے نکل کر دفتر کی طرف آ رہے تھے کہ راستے میں سالم روڈ پر بم مارا گیا ہے۔ میں ہسپتال جا رہا ہوں۔ میں نے سوچا تمہیں بتا دوں تم فلیٹ پر نہ ملے تو میں نے یہاں فون کیا"۔۔۔ دوسری طرف سے سر سلطان نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے پہلے بھی خدشہ تھا۔ بہر حال ٹھیک ہے جو اللہ کو منظور ہے وہی ہو گا میں بھی ہسپتال آ رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے دھیمے لہجے میں کہا اور رسیور رکھا۔ اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ بلیک زیرو ہونٹ بھینچے ہوئے خاموش بیٹھا ہوا تھا اس کے علاوہ وہ کر بھی کیا سکتا تھا۔



ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے ایک لمبے تڑنگے اور درشت چہرے والے نوجوان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ اس نوجوان نے سخت لہجے میں کہا۔

"مارٹن بول رہا ہوں باس۔ حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز ابھری۔

"اوہ اچھا۔ کیا رزلٹ رہا"۔۔۔ باس نے چونک کر پوچھا۔

"کامیابی باس"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میرے پاس آ جاؤ"۔۔۔ باس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر چمک سی ابھر آئی تھی۔ اس نے سامنے رکھے ہوئے کاغذ تہہ کر کے میز کی دراز میں رکھ دیئے۔ چند لمحوں بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

"یس کم ان" ـــ باس نے تیز لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"آؤ مارٹن اور اب مجھے تفصیل سے رپورٹ دو" ـــ باس نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــ مارٹن نے کہا اور میز کی دوسری طرف رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔ باس سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھ رہا تھا۔

"باس میں سر رحمٰن کی کوٹھی کی نگرانی کر رہا تھا کہ میں نے سر رحمٰن کو ایک ٹیکسی میں بیٹھے کوٹھی کے اندر جاتے دیکھا۔ ان کے ساتھ انسپکٹر عارف بھی تھا۔ ٹیکسی واپس چلی گئی۔ پہلے تو میں نے سوچا کہ پوری کوٹھی کو ہی بم سے اڑا دوں۔ لیکن ابھی میں فیصلہ نہ کر پایا تھا کہ میں نے سر رحمٰن کی کار کو کوٹھی سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا۔ ڈرائیور کے ساتھ انسپکٹر عارف تھا جب کہ عقبی سیٹ پر سر رحمٰن بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے اپنی کار میں ان کا تعاقب کیا اور پھر سالم روڈ پر مجھے موقع مل گیا۔ میں نے میزائل گن سے ان کی کار پر بم مار دیا۔ پہلا بم ہی نشانے پر لگا۔ اور کار کے پرخچے اُڑ گئے۔ میں نے کار سائیڈ روڈ پر گھمالی۔ اور پھر لمبا چکر کاٹ کر جب میں سالم روڈ پر پہنچا تو پوری روڈ کو پولیس نے گھیر رکھا تھا۔ بہر حال ایک پولیس آفیسر نے بتایا کہ سر رحمٰن کی کار پر بم مارا گیا ہے۔ ڈرائیور اور انسپکٹر عارف تو موقع پر ہی ہلاک ہو گئے ہیں البتہ سر رحمٰن شدید زخمی ہوئے ہیں۔ اور انہیں ہسپتال لے جایا گیا ہے۔ لیکن اس پولیس آفیسر نے بتایا ہے کہ ان کا بچ جانا معجزہ ہی ہو سکتا ہے" ـــ مارٹن نے جواب دیتے



ہوئے کہا۔

"گڈ۔ یہ معلوم کیا کہ انہیں کس ہسپتال میں لے جایا گیا ہے" ـــ باس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس سپیشل سروسز ہسپتال لے جایا گیا ہے" ـــ مارٹن نے جواب دیا۔ اور باس نے سر ہلاتے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے لگا ہوا سفید رنگ کا بٹن آن کر دیا۔

"یس باس" ـــ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ریٹا سپیشل سروسز ہسپتال کا نمبر معلوم کر کے اس کے کسی انچارج ڈاکٹر سے میری بات کراؤ۔ اُسے کہنا کہ وزارت داخلہ کا چیف آفیسر بات کرنا چاہتا ہے" ـــ باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا اور باس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ مارٹن بھی اب خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور باس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ڈاکٹر ارشاد سے بات کریں" ـــ ریٹا کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ہیلو۔ میں ڈاکٹر ارشاد بول رہا ہوں سپیشل سروسز ہسپتال سے" ـــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ارشاد میں وزارت داخلہ کا چیف آفیسر حسن بول رہا ہوں۔ سر رحمٰن کی کیا پوزیشن ہے" ـــ باس نے لہجہ بدلتے ہوئے کہا۔

"وہ آپریشن روم میں ہیں جناب۔ ڈاکٹر صدیقی اور ان کی ٹیم آپریشن میں مصروف ہیں۔ ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا" ـــ دوسری طرف سے

کہا گیا۔

"او۔ کے تھینک یو میں پھر فون کروں گا" ___ باس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ابھی تک وہ زندہ ہے" ___ باس نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اول تو زندہ بچ جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا باس۔ لیکن اگر بچ بھی گیا تو ہمیشہ کے لئے معذور ضرور ہو جائے گا" ___ مارٹن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ بہرحال یہ کانٹا تو ہمارے راستے سے ہٹ ہی گیا" ___ باس نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے میز کی دراز کھولی۔ اور دوسرے لمحے جب اس کا ہاتھ بلند ہوا تو اس کے ہاتھ میں سائلنسر لگا ہوا ریوالور تھا۔

"بب بب باس" ___ مارٹن سائلنسر لگا ریوالور اور اس کا رُخ اپنی طرف دیکھ کر حیرت سے اُچھلا ہی تھا کہ ٹھک کی آواز سے گولی اس کی پیشانی میں لگی اور وہ جھٹکا کھا کر کرسی سمیت نیچے جا گرا۔ وہ بیچارہ چیخ بھی نہ سکا تھا۔ گولی نے اس کی کھوپڑی کو کئی ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ باس نے ریوالور واپس دراز میں رکھا اور پھر ایک طرف پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس باس" ___ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مارٹن کی لاش میرے کمرے سے اٹھوا لو۔ اور اُسے برقی بھٹی میں ڈال دو" ___ باس نے تیز لہجے میں کہا۔ اور رسیور رکھ کر وہ اُٹھا



اور عقب میں موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ یہ ساؤنڈ پروف کمرہ ہے۔ دروازہ کھول کر وہ ملحقہ کمرے میں آیا۔ اور دروازہ بند کر کے اس نے سائیڈ کی دیوار پر لگے ہوئے سوئچ پینل پر موجود کئی بٹن پریس کر دیئے۔ اب یہ کمرہ ہر لحاظ سے محفوظ ہو چکا تھا۔ باس ایک سائیڈ پر موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس کے اندر رکھے ہوئے ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے لا کر کمرے کی سائیڈ پر موجود میز پر رکھا۔ اور خود اس کے ساتھ رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر کے مختلف بٹن پریس کئے تو ٹرانسمیٹر سے ہلکی سی گونج سنائی دینے لگی اور اس پر موجود بلب تیزی سے سپارک کرنے لگا۔

"ہیلو ہیلو ناکوف کالنگ فرام پاکیشیا اوور" ___ باس نے بار بار یہی فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس اٹنڈنگ چیف۔ سپیشل کوڈ دوہراؤ۔ اوور" ___ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"نمبر الیون ریڈ فاٹ گرانڈ مشن اوور" ___ ناکوف نے سپیشل کوڈ دوہراتے ہوئے کہا۔

"یس کیا رپورٹ ہے اوور" ___ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"باس۔ ریڈ فاٹ نے یہاں پاکیشیا میں پوری طرح اپنا نظام ایڈجسٹ کر لیا ہے۔ کراس راٹ میں تیار ہونے والی اہر۔ ون لیبارٹری بھی تقریباً تکمیل کے آخری مراحل میں پہنچ چکی ہے۔ زیادہ

سے زیادہ ایک ہفتے بعد وہاں آر۔ ون کی پوری پیداوار شروع ہو جائے گی۔ اور آر۔ ون کو ایکریمیا اور یورپ میں سپلائی کرنے کے لئے فول پروف انتظامات بھی کر لئے گئے ہیں۔ لیکن ہاں تین چار روز پہلے ایک رکاوٹ سامنے آئی۔ آر۔ ون کے مقامی انچارج آصف کو اچانک یہاں کی سنٹرل انٹیلی جینس نے چھاپہ مار کر گرفتار کر لیا۔ اس کی گرفتاری کی خبر ملتے ہی میں پریشان ہو گیا۔ کیونکہ آصف لازماً پوچھ گچھ کے دوران آر۔ ون لیبارٹری کے بارے میں بتا دیتا۔ اور اس طرح ریڈ ڈاٹ کا سارا مشن مکمل طور پر تباہ ہو جاتا۔ لیکن آپ نے مجھے منع کر رکھا تھا کہ میں کسی صورت بھی یہاں سامنے نہ آؤں۔ اس لئے میں نے فوری طور پر ایک اور پلاننگ تیار کی۔ اور خود یہاں کے سیکرٹری وزارتِ داخلہ سر راشد بن کر میں نے سنٹرل انٹیلی جینس کے ڈائریکٹر جنرل سر رحمٰن سے فون پر بات کرنا چاہی لیکن معلوم ہوا کہ سر رحمٰن دفتر سے اُٹھ کر چلے گئے ہیں۔ کوٹھی پر بھی وہ موجود نہ تھے۔ مسئلہ چونکہ فوری طور پر آصف کی رہائی کا تھا۔ چنانچہ میں نے سر راشد کی آواز میں انٹیلی جینس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض سے بات کی اور اُسے آصف کی رہائی کا فوری حکم دے دیا۔ میں سر راشد سے کئی بار اس آصف کے ساتھ مل چکا ہوں۔ آصف سر راشد کا عزیز ہے۔ اس لئے مجھے سر راشد کی آواز۔ لہجہ اور بات کرنے کے انداز سے بخوبی واقفیت تھی۔ سیکرٹری داخلہ کا حکم ظاہر ہے سپرنٹنڈنٹ فیاض نہ ٹال سکتا تھا۔ اس لئے آصف رہا کر دیا گیا۔ اور سنٹرل انٹیلی جینس کے باہر موجود ریڈ ڈاٹ کے آدمیوں نے اُسے وہاں سے





لیا اور پھر ہیڈ کوارٹر لا کر اس کا خاتمہ کر دیا گیا اور اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال دی گئی۔ ویسے بھی اب ہمیں آصف کی ضرورت نہ رہی تھی۔ کیونکہ آر۔ ون لیبارٹری کے لئے جو مشینری ہم نے اس کے ذریعے منگوائی تھی وہ پہنچ کر نصب بھی ہو چکی تھی۔ سنٹرل انٹیلی جینس کی جو فائل میرے آدمیوں نے تیار کی تھی۔ اس کے مطالعے سے یہ بات سامنے آئی تھی کہ ڈائریکٹر جنرل سر رحمٰن انتہائی مضبوط کردار کے انتہائی ضدی آدمی ہیں۔ اور آصف کی رہائی کے باوجود وہ ریڈ ڈاٹ کے پیچھے بھوت کی طرح لگ جائیں گے۔ جب کہ سپرنٹنڈنٹ فیاض ایسا آدمی ہے جسے آسانی سے خریدا جا سکتا ہے۔ اور سر رحمٰن کے بعد سپرنٹنڈنٹ فیاض کا ہی ڈائریکٹر جنرل بننے کا سکوپ تھا۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر ایک اور پلاننگ تیار کی۔ میرے مخبر سنٹرل انٹیلی جینس میں موجود ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ آصف کی نشاندہی ایک انسپکٹر عارف نے کی ہے۔ لیکن انسپکٹر عارف بھی سر رحمٰن کی طرح غائب ہے۔ بلکہ دفتر سے وہ دونوں اکٹھے ہی گئے تھے۔ اور انسپکٹر عارف کی رپورٹ سپرنٹنڈنٹ فیاض کے پاس موجود ہے۔ چونکہ میں سر راشد بن کر آصف کو رہا کرا چکا تھا۔ اس لئے میں نے ایک اور گیم کھیلی۔ میرے ایک آدمی نے سر رحمٰن کا روپ دھار لیا۔ اور دو آدمی میں نے وزارتِ داخلہ کے آفیسرز کے طور پر وہاں بٹھا دیئے۔ سر رحمٰن کے میک اپ میں آدمی نے فیاض کو مع فائل آفیسرز کالونی کی اس کوٹھی میں بلوایا جہاں میرے آدمی موجود تھے۔ وہاں سر رحمٰن نے فیاض سے وہ فائل لے کر اُسے جلا دیا اور ساتھ ہی سپرنٹنڈنٹ فیاض

کو بتایا کہ ریڈ ڈاٹ میں وزارتِ داخلہ کے اعلیٰ حکام ملوث ہیں اور ان سے سر رحمٰن کا معاہدہ ہو چکا ہے کہ اگر سر رحمٰن استعفےٰ دے دیں۔ اور استعفےٰ میں اصل وجہ ظاہر نہ کریں تو ریڈ ڈاٹ پاکیشیا سے اپنا سارا کاروبار سمیٹ لے گا۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض کو بھی اس بات کا حلف اٹھوایا گیا کہ وہ اس معاہدے کا کسی سے ذکر نہ کرے گا۔ پھر سپرنٹنڈنٹ فیاض کو واپس بھجوا دیا گیا۔ سر رحمٰن کا استعفےٰ اور ایک فرضی رپورٹ تیار کی گئی۔ جس میں لکھا گیا کہ وہ چونکہ ریڈ ڈاٹ کا سراغ نہیں لگا سکے اس لئے استعفےٰ دے رہے ہیں۔ اور یہ استعفےٰ اور رپورٹ ضابطے کے مطابق سر راشد کو بھجوانے کی بجائے صدرِ مملکت کو براہ راست بھجوا دی گئی۔ ادھر میں نے سنٹرل انٹیلی جینس ہیڈ کوارٹر اور سر رحمٰن کی کوٹھی کی نگرانی شروع کرا دی۔ تاکہ جیسے ہی سر رحمٰن ان میں کسی جگہ نظر آئیں انہیں ہلاک کرا دیا جائے۔ اس طرح میرے مقاصد حل ہو سکتے تھے۔ ایک تو یہ کہ سر رحمٰن کا کانٹا ہمیشہ کے لئے صاف ہو جاتا اور اس کی جگہ ایک کمزور آدمی سپرنٹنڈنٹ فیاض لے لیتا۔ دوسرا یہ کہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کے ذہن میں یہ بات بیٹھ جاتی کہ ریڈ ڈاٹ میں وزارتِ داخلہ کے اعلیٰ افسران خود ملوث ہیں۔ اس لئے وہ کبھی بھی ریڈ ڈاٹ کے خلاف کام کرنے پر آمادہ نہ ہوتا۔ اور سر رحمٰن کی ہلاکت کے بعد ان کے استعفےٰ کی اصل وجہ بھی سامنے نہ آتی۔ ادھر میرے آدمی انسپکٹر عارف کو بھی تلاش کر رہے تھے۔ اور پھر سر رحمٰن اور انسپکٹر عارف دونوں اکٹھے نظر آ گئے۔ میرے آدمی نے ان کی کار پر بم مارا۔ جس سے کار کے پرخچے اڑ گئے۔ سرکاری ڈرائیور اور انسپکٹر عارف تو موقع پر ہی ہلاک



ہو گئے جب کہ سر رحمٰن انتہائی شدید زخمی ہو کر ہسپتال پہنچ گیا ہے۔ اور اس کے بچنے کا ایک فیصد بھی امکان نہیں ہے۔ اور اگر بچ بھی گیا تو ہمیشہ کے لئے معذور ہو جائے گا اور اگر معذور نہ ہوا تو میرے آدمی اس پر دوبارہ حملہ کر کے اُسے ہلاک بھی کر سکتے ہیں۔ اوور" —— باس نے مسلسل تقریر کرنے کے سے انداز میں رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ناکوف جب تمہیں پاکیشیا میں ریڈ ڈاٹ کا چیف بنا کر بھیجا گیا تھا تو تمہیں خصوصی طور پر ایک ہدایت بھی کی گئی تھی۔ کیا تمہیں وہ ہدایت یاد ہے۔ اوور" —— چیف نے ساری بات سننے کے بعد انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ اور میں نے اس ہدایت پر مکمل عمل بھی کیا ہے۔ ہدایت یہی تھی کہ ریڈ ڈاٹ کے گراؤنڈ مشن کی بھنک پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کو نہ ملے۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی کہ میں پاکیشیا کی زیر زمین دنیا کے افراد کو سوائے عام سمگلنگ ریکیٹ کے گراؤنڈ مشن میں ہرگز شامل نہ کروں کیونکہ وہاں سے سیکرٹ سروس کے مخبر اطلاعات مہیا کر دیتے ہیں اوور" —— ناکوف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ موجودہ پلاننگ جس پر تم شاید ذہنی طور پر بیحد فخر محسوس کر رہے ہو۔ اس پلاننگ کی حماقت کر کے تم نے سیکرٹ سروس کو ریڈ ڈاٹ کے پیچھے لازماً لگا لیا ہے۔ اور اب سیکرٹ سروس تمہاری اس ساری پلاننگ کے بخیئے ادھیڑ کر رکھ دے گی۔ اوور" —— چیف نے کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور

ناکوف چیف کی یہ بات سُن کر بری طرح چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب چیف یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ سیکرٹ سروس کا اس سارے چکر میں ملوث ہونے کا کیا مطلب۔ ویسے بھی سب کو معلوم ہے کہ سیکرٹ سروس منشیات کی سمگلنگ میں ہاتھ نہیں ڈالتی۔ اوور" ـــــ ناکوف کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"تمہیں اور تو سب کچھ معلوم ہو گیا لیکن یہ بات معلوم نہ ہو سکی کہ سر رحمٰن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے اور انتہائی خوفناک سیکرٹ ایجنٹ علی عمران کا باپ ہے اور سپرنٹنڈنٹ فیاض اس کا گہرا دوست ہے۔ اب سر رحمٰن کی ہلاکت کے ساتھ ہی وہ علی عمران ان کو ہلاک کرنے والوں کے پیچھے بھوت کی طرح پڑ جائے گا۔ اور سپرنٹنڈنٹ فیاض سے اُسے ریڈ ڈاٹ کے متعلق بھی ساری تفصیلات کا علم ہو جائے گا اور وہ اب اتنا احمق بھی نہیں ہے کہ اتنی بات نہ سمجھ سکے کہ ایک عام سمگلر تنظیم اس طرح کی پیچیدہ پلاننگ نہیں کیا کرتی۔ ایسی پیچیدہ پلاننگ صرف تربیت یافتہ سیکرٹ ایجنٹوں کا ہی کام ہوتا ہے۔ اس طرح اُسے فوری احساس ہو جائے گا کہ عام سمگلر تنظیم ریڈ ڈاٹ کے پیچھے لازماً کوئی سیکرٹ سروس موجود ہے اور جہاں سیکرٹ سروس موجود ہو۔ وہاں مشن صرف منشیات کی سمگلنگ نہیں ہو سکتی۔ اس طرح تم نے یہ پلاننگ بنا کر روسیاہ کا یہ اہم ترین مشن شدید خطرے میں ڈال دیا ہے۔ تمہیں کیا ضرورت تھی اس طرح کی پیچیدہ پلاننگ بنانے اور اس پر عمل کرنے کی۔ آصف پکڑا گیا تھا۔ تو آصف کو فوری طور پر ہلاک کر دینا تھا۔ انٹیلی جینس





اگر ریڈ ڈاٹ کے پیچھے لگ گئی تھی تو کسی بھی ایک چھوٹے سیکشن کو گرفتار کرا دینا تھا۔ کوئی ایک سٹور ان کے حوالے کر دینا تھا۔ اس طرح انٹیلی جینس مکمل طور پر مطمئن ہو جاتی۔ اوور" ـــــ چیف نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا تو ناکوف کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"اوہ باس واقعی مجھے تو اس بات کا خیال ہی نہ آیا تھا۔ اب اگر آپ کہیں تو اس علی عمران کا بھی خاتمہ کرا دیتا ہوں۔ اوور" ـــــ ناکوف نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تاکہ علی عمران براہ راست تم تک پہنچ جائے۔ تم واقعی احمق ہو۔ تمہیں پاکیشیا صرف اس لئے بھیجا گیا تھا کہ تمہارے متعلق نہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کچھ جانتی تھی اور نہ ایکریمین ایجنٹ۔ لیکن تم نے اپنی حماقت سے اصل مشن بھی خطرے میں ڈال دیا ہے۔ اگر علی عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ اتنی آسانی سے ہو سکتا تو اب تک ہزاروں بار ایسا ہو چکا ہوتا۔ اور دوسری بات یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے حرکت میں آتے ہی وہاں موجود ایکریمین ایجنٹ بھی چونک پڑیں گے اور ظاہر ہے اس کے بعد ہمارے اس سارے سیٹ اپ کا کیا حشر ہو گا۔ اوور" ـــــ چیف نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ باس۔ اب مجھے یہ تو معلوم نہ تھا کہ آپ اس پہلو پر سوچیں گے۔ میں نے تو اپنے طور پر ایسی پلاننگ کی تھی کہ انٹیلی جینس آئندہ ریڈ ڈاٹ کے خلاف حرکت میں ہی نہ آ سکے۔ بہرحال اب آپ جو حکم فرمائیں۔ اوور" ـــــ ناکوف نے انتہائی ڈھیلے لہجے میں جواب

دیتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ لٹک گیا تھا اور آنکھیں بجھ گئی تھیں۔
اس کا شاید خیال تھا کہ رپورٹ ملنے کے بعد چیف اسے شاباش
دے گا لیکن یہاں تو الٹی آنتیں گلے پڑ رہی تھیں۔

"تم فوری طور پر ہر قسم کی سرگرمیاں بند کر دو۔ اپنے تمام خاص
ساتھیوں کو انڈر گراؤنڈ کر دو۔ اپنے اہم پوائنٹس خالی کر کے متبادل
پوائنٹس پر شفٹ ہو جاؤ۔ گرانڈ مشن کو مکمل طور پر کیمو فلاج کر دو۔
اب ریڈ ڈاٹ اور گرانڈ مشن دونوں کو مجھے ایک دوسرے سے
یکسر علیحدہ کرنا ہو گا۔ ریڈ ڈاٹ صرف سمگلنگ کرے گی عام سمگلر
تنظیموں کی طرح۔ جب کہ گرانڈ مشن بالکل علیحدہ کام کرے گا۔ ان
دونوں کا رابطہ صرف اتنا ہو گا کہ گرانڈ مشن آر۔ ون تیار کر کے ریڈ
ڈاٹ کے حوالے کر دے گا۔ میں فوری طور پر سیکشن تھری کو وہاں
بھیج رہا ہوں۔ سیکشن تھری کا انچارج نالو سمگلنگ ریکیٹ کا ماہر
ہے۔ اس نے افریقہ میں اسمگلنگ ریکیٹ کا انتہائی کامیاب نظام
قائم کیا ہے۔ تم اب صرف گرانڈ مشن پر ہی کام کرو گے لیکن اب
چیف تم نہیں ہو گے بلکہ میں پاکوسو کو بھیج رہا ہوں۔ پاکوسو گرانڈ مشن
کا چیف ہو گا اور تم اس کے نمبر ٹو ہو گے۔ اوور اینڈ آل"—
دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ
ہی ٹرانسمیٹر کا بلب دوبارہ سپارک کرنے لگا۔ اور ناکوف نے
ڈھیلے ہاتھوں سے ٹرانسمیٹر آف کیا۔ اس کا چہرہ بری طرح بجھ گیا
تھا۔ پاکوسو کے ساتھ وہ کسی صورت بھی نہ چل سکتا تھا۔ کیونکہ پاکوسو
کے ساتھ اس کی ذہنی ہم آہنگی موجود نہ تھی۔ اور وہ دونوں ذہنی طور



پر ایک دوسرے کو حریف سمجھتے تھے۔

"پاکوسو کے تحت کام کرنے سے تو بہتر ہے کہ میں واپس روسیاہ
چلا جاؤں۔ لیکن چیف اس بات کو تسلیم نہ کرے گا"— ناکوف
نے ہونٹ چباتے ہوئے سوچنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ اسی
طرح بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اچانک ایک خیال کے آتے ہی وہ چونک
پڑا۔ اس کی آنکھوں میں چمک سی لہرائی۔ اس نے جلدی سے ہاتھ
بڑھایا۔ اور ٹرانسمیٹر کی مختلف نابیں گھما کر اس نے اس پر ایک
نئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ اسے کے۔ جی۔ بی کے
چیف مارشل آٹوف کی چیف اسسٹنٹ تکانو کا خیال آ گیا تھا۔ جس کے
ساتھ اس کے طویل عرصے سے تعلقات تھے۔ اور تکانو مارشل
آٹوف کے مزاج میں اس قدر دخیل تھی کہ اس سے جو چاہے منوا
سکتی تھی۔ اور اگر مارشل آٹوف چاہے تب ہی اس کا چیف اپنا
فیصلہ بدل سکتا تھا۔ تکانو خود بھی کے۔ جی۔ بی کی اہم اور مقامی ایجنٹ
تھی۔ اور اس کی بے پناہ ذہانت اور کارکردگی کی بنا پر ہی مارشل
آٹوف نے اسے اپنا چیف اسسٹنٹ بنا لیا تھا۔ اس طرح مارشل
آٹوف کا تو صرف نام ہی نام تھا۔ کے۔ جی۔ بی کی اصل کنٹرولر تکانو
ہی سمجھی جاتی تھی۔ وہ ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی تھی۔ لیکن اس
کے ساتھ ساتھ وہ انتہائی حد تک ذہین بھی تھی۔ اور ویسے بھی وہ مارشل
آرٹ میں پورے روسیاہ میں نمبر ون سمجھی جاتی تھی۔ تکانو کے ساتھ
اس کی دور کی رشتے داری بھی تھی۔ اس لیے تکانو کی اس سے دوستی
تھی اور ان دونوں کی اس دوستی کا چرچا اس قدر تھا کہ سب کا خیال

تھا کہ تکانو جب بھی شادی کرے گی تو یقیناً ناکوف کے ساتھ ہی کرے
گی۔ اس لئے اکس نے اس معاملے میں تکانو کی مدد حاصل کرنے
کا فیصلہ کیا تھا۔ اُسے یقین تھا کہ تکانو ضرور اس کی مدد کرے گی۔ چنانچہ
تکانو کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرتے ہی اس نے ٹرانسمیٹر آن
کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ناکوف کالنگ تکانو اوور"۔۔۔ ناکوف نے تیز تیز
لہجے میں کہا۔

"یس تکانو اٹنڈنگ۔ کہاں سے کال کر رہے ہو ناکوف اور تم
ایک ماہ سے غائب ہو۔ کہاں ہو۔ اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد
ایک نوجوان نسوانی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں بے تکلفی تھی۔

"تکانو میں پاکیشیا سے تمہیں کال کر رہا ہوں۔ اوور"۔۔۔ ناکوف
نے کہا۔

"پاکیشیا سے کیا مطلب، تم پاکیشیا کیسے پہنچ گئے۔ اوور"۔۔۔
دوسری طرف سے تکانو کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"میں ریڈ آرمی کے ایک اہم مشن پر پاکیشیا آیا ہوا ہوں۔ میرا خیال
تھا کہ تمہیں معلوم ہوگا۔ ریڈ آرمی کے چیف نے اس مشن کی رپورٹ ہیڈ
کوارٹر دی ہوگی۔ اوور"۔۔۔ ناکوف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں بھی شوگران کے اہم مشن میں بیحد مصروف رہی ہوں۔ اس
لئے میں نے کسی سیکشن کی رپورٹوں کی طرف غور نہیں کیا۔ لیکن ریڈ آرمی
کو پاکیشیا میں کیا مشن درپیش آ گیا۔ ارے اوہ یاد آ گیا۔ کہیں تم اس ریڈ
ڈاٹ مشن کے سلسلے میں تو نہیں گئے۔ مجھے یاد آ گیا کہ ایک بار سپیشل



میٹنگ میں یہ مشن ڈسکس ہوا تھا۔ اوور"۔۔۔ تکانو نے چونک کر کہا۔

"ہاں اسی ریڈ ڈاٹ مشن کا انچارج مجھے بنایا گیا تھا۔ اوور"۔۔۔
ناکوف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بنایا گیا تھا کیا مطلب۔ کیا اب تم انچارج نہیں رہے۔ اوور"
۔۔۔ تکانو کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اس بات کے لئے تو میں نے تمہیں کال کیا ہے۔ تاکہ تم
میری مدد کرو۔ ریڈ ڈاٹ کے مشن کے بارے میں تو تفصیل تمہیں
یاد ہوگی۔ اوور"۔۔۔ ناکوف نے کہا۔

"نہیں بس مجھے تو اتنا معلوم ہے کہ کوئی سمگلنگ ٹائپ مشن تھا
تفصیلات یاد نہیں اور نہ میں نے دھیان دیا تھا۔ تم مجھے پوری تفصیل
بتاؤ۔ اور تم کیا مدد چاہتے ہو یہ بھی بتا دو۔ اوور"۔۔۔ تکانو نے
اس بار سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں۔ ریڈ ڈاٹ مشن ہے کہ پاکیشیا
کے ایک پہاڑی علاقے میں جہاں منشیات کی پیداوار ہوتی ہے۔
ایک بہت بڑی لیکن خفیہ لیبارٹری یا فیکٹری جو بھی کہو قائم کی جائے
گی۔ اس میں منشیات کی انتہائی جدید ترین لیکن انتہائی ہولناک قسم
آر۔ ون تیار کی جائے گی۔ اور پھر اس آر۔ ون کو ایکریمیا اور یورپ
میں سمگل کر کے پھیلا دیا جائے گا۔ اس طرح آر۔ ون کی مسلسل
سپلائی سے ایکریمیا اور یورپ کے لوگ ذہنی طور پر ناکارہ اور
مفلوج ہوتے چلے جائیں گے اور جلد ہی وہ وقت آ جائے گا کہ
ایکریمیا اور یورپ ناکارہ افراد کے ملک بن کر رہ جائیں گے۔

اس طرح روسیاہ کو ان پر ہر لحاظ سے تسلط جمانے کا موقع مل جائے گا۔ اور روسیاہ پوری دنیا کی سب سے بڑی پاور بن جائے گی۔ پاکیشیا بھی چونکہ روسیاہ کے حریف ملکوں میں سے ایک ہے۔ اور ایکریمیا کے ساتھ اس کی دوستی ہے۔ اس لئے آر۔ ون کو پاکیشیا میں بھی مقامی طور پر سپلائی کیا جائے گا۔ پاکیشیا میں یہ فیکٹری یا لیبارٹری اس لئے قائم کی گئی ہے کہ جس فصل سے آر۔ ون تیار ہوتی ہے وہ پاکیشیا کے اس پہاڑی علاقے میں ہی کاشت کی جاتی ہے اس فصل کو مسلسل اور زیادہ رقبے پر کاشت کرنے کے لئے بھی منصوبہ بندی کی گئی ہے کہ یہاں کے بڑے بڑے سرداروں کو خطیر رقمیں دے کر اپنے ساتھ ملا لیا جائے گا اور ان کے ذریعے اس فصل کو زیادہ سے زیادہ اور مسلسل کاشت کیا جائے گا۔ یہ قبائلی سردار براہ راست حکومت پاکیشیا کے تحت نہیں ہیں۔ صرف انتظامی طور پر وہ پاکیشیا کی مرکزی حکومت کے تحت آتے ہیں۔ اور چونکہ اس علاقے میں جس کا کوڈ نام کراس رائٹ رکھا گیا ہے۔ بے پناہ غربت ہے۔ اس لئے وہاں بھاری رقمیں تقسیم کر کے آسانی سے تسلط جمایا جا سکتا ہے۔ اور فیکٹری کے قیام اور کراس رائٹ کے قبائلی سرداروں کو زیر تسلط کرنے کو گرانڈ مشن کا نام دیا گیا ہے اور آر۔ ون کو مقامی اور بین الاقوامی طور پر سمگل کرنے کے لئے جو سیٹ اپ کیا گیا ہے اسے ریڈ ڈاٹ کا نام دیا گیا ہے اور یہ سارا مشن ریڈ آرمی کے تحت رہے گا۔ اور اس مشن کی خاص بات یہ ہو گی کہ اسے بالکل ہی ایک عام سی سمگلنگ تنظیم ظاہر کیا جائے گا۔





جو ڈرگ مافیا کے انداز میں کام کرے گی۔ اس کا بظاہر کوئی تعلق روسیاہ سے نہ ہو گا۔ چنانچہ اس بڑے اور اہم مشن کا انچارج مجھے بنا کر بھیجا گیا اور میں نے یہاں آ کر ریڈ ڈاٹ کو سیٹ کیا اور اس نے تجرباتی طور پر عام منشیات ایکریمیا اور یورپ انتہائی جدید اور سائنٹیفک انداز میں سمگل کرنا شروع کر دی ہے۔ اور اس میں وہ تیزی سے ٹاپ پر آتی جا رہی ہے۔ ادھر کراس رائٹ میں آر۔ ون کی انتہائی خفیہ لیبارٹری بھی تعمیر ہو چکی ہے۔ اور تقریباً تکمیل کے قریب ہے۔ اس کے بعد آر۔ ون کی تیاری بھی شروع ہو جائے گی اور قبائلی سرداروں سے بھی خفیہ طور پر رابطے قائم کئے جا رہے ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ یہ کام بھی آسانی سے ہو جائے گی۔ اس طرح روسیاہ کا یہ اہم ترین مشن میری سربراہی میں تیزی سے کامیابی کے قریب پہنچتا جا رہا ہے۔ اس مشن پر آنے سے پہلے ریڈ آرمی کے چیف نے مجھے دو ہدایات دی تھیں کہ میں اس مشن کو ایسے طریقے سے سرانجام دوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور پاکیشیا میں موجود ایکریمین ایجنٹ ہوشیار نہ ہو سکیں اور میں نے ایسا ہی کیا۔ مگر اب ایک الجھن سامنے آ گئی ہے اوور"۔۔۔ ناکوف نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ بہت شاندار منصوبہ ہے اور مجھے یہ سن کر بیحد مسرت ہوئی ہے کہ تمہیں روسیاہ کے اس اہم ترین منصوبے کا انچارج بنایا گیا ہے۔ میری طرف سے مبارکباد قبول کرو مگر الجھن کیا ہے۔ اس کی تفصیل تم نے نہیں بتائی اوور"۔۔۔ ٹکانو نے مسرت بھرے لہجے

میں کہا۔

"مبارک باد کا بیحد شکریہ تکانو میری کامیابی تمہاری کامیابی ہی ہے اوور"۔۔۔ ناکوف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں میں جانتی ہوں ناکوف۔ لیکن وہ الجھن کیا ہے۔ اس کی تفصیل تو بتاؤ۔ اوور"۔۔۔ تکانو نے جواب دیا اور ناکوف نے نہ صرف وہ رپورٹ جو اس نے چیف کو دی تھی پوری تفصیل سے دوہرا دی۔ بلکہ اس کے جواب میں چیف نے جو ہدایات دی تھیں اور جو نیا سیٹ اپ بنانے کا فیصلہ کیا تھا وہ بھی سب کچھ بتا دیا۔

"اوہ ویری بیڈ ناکوف۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہاری حیثیت اب پاکوسو کی نمبر ٹو کی ہو جائے گی۔ لیکن اب تم کیا چاہتے ہو۔ اوور"۔۔۔ تکانو کی افسوس بھری آواز سنائی دی۔

"تکانو تم کے۔ جی۔ بی کی عملی طور پر چیف ہو۔ مارشل آٹوف تمہاری بات مانتا ہے۔ تم مارشل آٹوف سے کہہ کر ریڈ آرمی کے چیف کو اس نئے سیٹ اپ سے منع کر دو۔ تاکہ وہ مجھے ہی اس مشن کا سربراہ رہنے دے۔ اوور"۔۔۔ ناکوف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری بات سمجھ گئی ہوں ٹھیک ہے۔ تم مجھے پاکیشیا میں اپنی خصوصی فریکوئنسی بتا دو میں مارشل آٹوف سے بات کر کے ایک گھنٹے کے اندر تمہیں خود کال کروں گی اوور"۔۔۔ تکانو نے کہا اور ناکوف کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔ اس نے جلدی سے اپنی سپیشل فریکوئنسی بتا دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ناکوف کو مکمل یقین تھا کہ تکانو اپنی بات منوا لے گی اور وہ ایک بار پھر اس اہم مشن کا سربراہ بن جائے گا چنانچہ اس نے باہر جا کر ریڈ آرمی کے چیف کی ہدایات پر عمل درآمد کرنے کی بجائے ٹرانسمیٹر پر اپنی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور ایک گھنٹہ اس کمرے میں گزارنے کا فیصلہ کر لیا۔ پھر ایک گھنٹہ اسے انتظار کرتے گزر گیا۔ لیکن تکانو کی طرف سے کال نہ آئی تو وہ قدرے مایوس سا ہو گیا۔ اس کے ذہن میں اب ایک نیا خیال ابھرنے لگا تھا کہ کہیں مارشل آٹوف نے تکانو کو انکار نہ کر دیا ہو۔ اور ریڈ آرمی کے چیف کو بھی تکانو کی بات کر دی ہو۔ اگر ایسی بات ہوئی تو ریڈ آرمی کا چیف یقیناً اس سے ناراض ہو جائے گا اور پھر کسی بھی وقت کسی بھی بہانے وہ آسانی سے اُسے موت کی سزا دے سکتا ہے۔ ابھی وہ بیٹھا یہی باتیں سوچ رہا تھا کہ ٹرانسمیٹر سے کال کی آواز آنے لگی۔ ناکوف چونک کر آگے بڑھا اور اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو تکانو کالنگ۔ اوور"۔۔۔ ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی تکانو کی مترنم آواز کمرے میں گونج اٹھی۔

"یس ناکوف اٹنڈنگ تکانو۔ اوور"۔۔۔ ناکوف نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"ناکوف میں نے ساری بات طے کر لی ہے۔ ریڈ آرمی کے چیف سے بھی میں نے تفصیلی بات کر لی ہے۔ اور ایک نیا پروگرام سیٹ ہو گیا ہے۔ تم سنو گے تو خوش ہو جاؤ گے۔ اوور"۔۔۔ تکانو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نیا پروگرام کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔ اوور"۔۔۔ ناکوف نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ جو مشن تم نے بنایا تھا وہ اس قدر طویل مشن ہے کہ اگر تم اس مشن کے سربراہ رہتے تو تمہیں طویل عرصہ پاکیشیا میں گزارنا پڑتا اور تم جانتے ہو کہ میں اتنا طویل عرصہ تمہارے بغیر نہیں گزار سکتی۔ جب کہ آئندہ موسم بہار میں میرا پروگرام تھا کہ تمہیں شادی کی آفر کرتی۔ اس لئے میں نے ایک نیا فیصلہ کیا۔ اور اس فیصلے کو ذہن میں رکھ کر جب میں نے مارشل آوٹوف سے گفتگو کی تو مارشل آوٹوف پہلے تو رضامند نہ ہو رہا تھا لیکن میرے مجبور کرنے پر وہ رضامند ہو گیا۔ اور پھر اس نے ریڈ آرمی کے چیف کو خود ہی ساری ہدایات دے دی ہیں اب نئے سیٹ اپ کے تحت ریڈ ڈاٹ اور گرانڈ مشن کو ریڈ آرمی خود جس طرح چاہے سنبھالتی رہے۔ تمہارا یا میرا اس سے اب کوئی تعلق نہیں رہا۔ کیونکہ مارشل آوٹوف نے تمہیں ریڈ آرمی سے براہ راست کے۔ جی۔ بی کی سپیشل برانچ میں ترقی دینے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں چنانچہ اب تم ریڈ آرمی کے ایک عام ایجنٹ ہونے کی بجائے کے۔ جی۔ بی کے سپیشل ایجنٹ بن چکے ہو۔ اور تمہارے اختیارات اب ریڈ آرمی کے چیف کے برابر ہو گئے ہیں۔ اور نیا سیٹ اپ یہ بنا ہے کہ میں پاکیشیا پہنچ رہی ہوں۔ ہم دونوں مل کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا مشن مکمل کریں گے۔ اس طرح یہ اہم ترین مشن مکمل ہونے کے بعد ریڈ ڈاٹ اور گرانڈ مشن بھی محفوظ ہو جائے گا۔ اور ہم دونوں جلد ہی واپس روسیاہ پہنچ کر شادی بھی کر سکیں گے۔ بولو شادی کرو گے مجھ سے اوور" ___ تکالو کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔





"اوہ اوہ تکالو گریٹ تکالو۔ تم نے مجھے بیک وقت زندگی کی دو سب سے بڑی خوشیاں بخش دی ہیں۔ کے۔ جی۔ بی کا سپیشل ایجنٹ بننا اور تمہارے جیسی خوبصورت اور حسین لڑکی کا شوہر بننا ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر مسرتیں ہیں۔ میرا تو دل چاہ رہا ہے کہ میں اٹھ کر خوشی سے رقص کرنا شروع کر دوں لیکن ظاہر ہے تمہارے بغیر رقص کا کوئی لطف نہیں آ سکتا۔ اس لئے پلیز تکالو فوراً آ جاؤ۔ اب تو مجھے ایک ایک لمحہ گزارنا دو بھر ہو جائے گا۔ اوور" ___ ناکوف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ واقعی مسرت کی زیادتی سے بری طرح پھڑکنے لگا تھا۔ اور آنکھوں میں تو جیسے ہزاروں وولٹیج کے بلب جل اٹھے تھے۔

"اوہ اوہ اس قدر جذباتی مت بنو۔ شادی صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب ہم یہ اہم ترین مشن کامیابی سے مکمل کر لیں گے مارشل آوٹوف تو مجھے اس مشن پر آنے ہی نہ دے رہا تھا کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے سب بیحد خوفزدہ ہیں۔ لیکن میں نے جب بے پناہ اصرار کیا تو مجبوراً اسے اجازت دینی پڑی۔ اور ساتھ ہی اس نے وعدہ بھی کیا ہے کہ میں اس مشن میں کامیاب ہو گئی تو مجھے کے جی۔ بی کا سیکنڈ چیف بنا دیا جائے گا۔ اس لئے ہم نے اس مشن کو ہر حالت میں کامیاب کرنا ہے۔ اوور" ___ تکالو نے جواب دیا۔

"تم فکر نہ کرو تکالو۔ بلکہ میری طرف سے کے۔ جی۔ بی کی سیکنڈ چیف بن جانے کی پیشگی مبارک باد بھی قبول کر لو۔ ہم اپنے مشن میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ میں اس مشن کی کامیابی کے لئے اپنی جان

تک لڑا دوں گا۔ اوور" ـــــ ناکوف نے انتہائی جوشیلے لہجے میں کہا۔

"او۔ کے میں دو روز بعد پہنچ جاؤں گی۔ وہاں میں پہلے اپنا مکمل سیٹ اپ کروں گی۔ اس کے بعد تمہیں اطلاع دوں گی۔ وہاں کسی اچھے سے ہوٹل کا نام بتا دو۔ اور تم خود وہاں رہ پڑو۔ میں وہیں تم سے ملاقات کروں گی۔ اوور" ـــــ تکالو نے کہا۔

"سب سے اعلیٰ ہوٹل تو یہاں شیرٹن ہے۔ لیکن میں ہوٹل میں کیوں رہوں گا۔ یہاں ہیڈ کوارٹر میں جو رہ رہا ہوں۔ اوور" ـــــ ناکوف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ناکوف اب تم سپیشل ایجنٹ بن چکے ہو۔ ریڈ آرمی کے لوگ تو کل صبح تمہارے پاس پہنچ کر ہیڈ کوارٹر اور مشن کا چارج تم سے لے لیں گے۔ اس لئے تم تو فارغ ہو جاؤ گے۔ اس لئے تم ہوٹل میں رہ پڑنا۔ کیونکہ مجھے وہاں پہنچنے اور مکمل سیٹ اپ کرنے میں نجانے کتنے دن لگ جائیں پھر ملاقات ہو گی۔ اوور" ـــــ تکالو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے میں یہاں ایکریمین پاسپورٹ پر آیا ہوں۔ پاسپورٹ کے مطابق میرا نام رچرڈ ولسن ہے۔ اور میں سیاح ہوں۔ شکاگو سے میرا تعلق ہے۔ اس لئے میں اسی نام سے ہوٹل میں کمرہ لے لوں گا۔ تم وہاں رچرڈ ولسن کا پوچھ لینا۔ اوور" ـــــ ناکوف نے کہا۔

"او۔ کے ویسے بھی تم شکل و صورت اور قد و قامت سے روسیاہی کی بجائے ایکریمین ہی لگتے ہو۔ اور شاید اسی لئے مجھے پسند بھی ہو۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ میں تم سے رابطہ کر لوں گی۔ اب اجازت۔





تاکہ میں اس مشن کے لئے بھرپور تیاریاں شروع کر دوں۔ اس مشن پر میرے ازدواجی اور معاشرتی مستقبل کا انحصار ہے۔ گڈ بائی اوور اینڈ آل" ـــــ تکالو نے کہا اور ناکوف نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے روئیں روئیں سے مسرت کا اظہار ہو رہا تھا۔ اور اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جب تک تکالو اس سے رابطہ کرے وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر اس علی عمران کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کر لے گا تاکہ تکالو کے آتے ہی مشن کو بھرپور انداز میں شروع کیا جا سکے۔ ٹرانسمیٹر اس نے واپس الماری میں رکھا اور پھر سوئچ پینل پر آن بٹنوں کو آف کر کے اس نے دروازہ کھولا اور واپس اپنے دفتر میں آ کر بیٹھ گیا۔

عمران جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا۔ بلیک زیرو کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا حال ہے سر رحمٰن کا" ___ بلیک زیرو نے انتہائی بے چینی سے پوچھا۔

"فی الحال تو یتیم ہونے سے بچ گیا ہوں" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فی الحال کا کیا مطلب۔ کیا ابھی تک سر رحمٰن خطرے کی زد سے باہر نہیں آتے" ___ بلیک زیرو نے اور زیادہ بے چین ہوتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں اب وہ خطرے سے باہر ہیں۔ کوئی بڑا فریکچر نہیں ہوا۔ صرف ہنسلی کی ہڈی ٹوٹی ہے۔ باقی جسم پر بے شمار زخم آئے ہیں۔ اصل مسئلہ سر کی چوٹ کا تھا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ وہ نہ صرف ہوش





میں آگئے ہیں بلکہ ان کی ذہنی حالت بھی درست ہے۔ فی الحال کا مطلب یہ تھا کہ ریڈ ڈاٹ والوں نے لازماً دوسری کوشش کرنی ہے" ___ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ------" بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کا یہی توڑ ہو سکتا ہے۔ کہ میں اپنے یتیم ہونے کا اعلان کرا دوں۔ اور وہ میں نے کرا دیا ہے۔ ویسے ڈیڈی کو ہسپتال کے اس خصوصی حصہ میں رکھا گیا ہے جہاں تک کسی کا پہنچنا مشکل ہی ہے۔ آگے اللہ کو جو منظور ہو" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

"خدا کا شکر ہے۔ ورنہ جس طرح سر سلطان نے بات کی تھی۔ میں بیحد فکر مند ہو گیا تھا۔ ہسپتال اس لئے فون نہ کر سکا کہ سر سلطان اور دوسرے اعلیٰ حکام لازماً وہاں موجود ہوں گے" ___ بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب ریڈ ڈاٹ کے خلاف ضرور ہمیں کام کرنا چاہیئے۔ انہوں نے جس دیدہ دلیری سے سر رحمٰن پر کھلے عام حملہ کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ صرف ایک سمگلنگ کرنے والی تنظیم نہ ہے" ___ بلیک زیرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن انسپکٹر عارف ہلاک ہو چکا ہے۔ اور سپرنٹنڈنٹ فیاض کے پاس جو فائل تھی وہ جل چکی ہے۔ اس لئے فی الحال تو ہم اندھیرے میں ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ٹائیگر اس سلسلے میں ہمیں معلومات مہیا کر سکتا ہے" ___ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے

ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو عمران کالنگ اوور" ___ فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے ٹرانسمیٹر آن کرتے ہوئے عمران نے بار بار یہی فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس ٹائیگر اٹنڈنگ اوور" ___ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز ٹرانسمیٹر سے برآمد ہوئی۔

"ٹائیگر پاکیشیا میں سمگلنگ کی ایک طاقتور تنظیم ریڈ ڈاٹ کام کر رہی ہے۔ کیا تم اس کے متعلق کچھ جانتے ہو۔ اوور" ___ عمران نے کہا۔

"ریڈ ڈاٹ۔ نہیں جناب ایسی تو کوئی تنظیم میرے علم میں نہیں آئی۔ اوور" ___ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم زیر زمین دنیا میں کیا جھک مارتے رہتے ہو۔ ریڈ ڈاٹ کی شہرت ایکریمیا اور یورپ تک پہنچ چکی ہے۔ وہاں سے حکومت پاکیشیا پر دباؤ ڈالا گیا کہ اس کا خاتمہ کیا جائے۔ اور سنٹرل انٹیلی جینس کے ایک انسپکٹر نے اس کے مقامی سرغنے آصف صنعتکار کا پتہ چلا لیا۔ اور اُسے گرفتار کر لیا گیا۔ لیکن ریڈ ڈاٹ نے بہت گہرا چکر چلا کر نہ صرف آصف کو رہا کرا لیا بلکہ انہوں نے انتقامی کارروائی کرتے ہوئے سر رحمن کی کار پر بھی بم مار دیا۔ جس سے انسپکٹر عارف ہلاک ہو گیا اور سر رحمن شدید زخمی ہو کر ہسپتال میں پڑے ہیں اور تم کہہ رہے ہو کہ تم نے اس کا نام بھی نہیں سنا اوور" ___ عمران کا لہجہ بے حد تلخ ہو گیا تھا۔

"ویری سوری باس۔ واقعی اتنے بڑے واقعات ہو جانے کے



باوجود میرا اس تنظیم سے لاعلم رہنا میری زبردست کوتاہی ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ زیر زمین دنیا میں یہ نام کبھی سامنے نہیں آیا لیکن اگر آپ مجھے موقع دیں تو میں جلد ہی اس کا سراغ لگا لوں گا۔ اوور" ___ ٹائیگر نے انتہائی ندامت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ دے سکتا ہوں۔ ایک گھنٹے کے اندر تمہیں ہر صورت میں اس کا سراغ اس انداز میں لگانا ہوگا کہ مجھے اس کے خلاف بھرپور انداز میں کام کرنے کے لئے کوئی لائن آف ایکشن مل جائے۔ ایک گھنٹے بعد مجھے ٹرانسمیٹر کال پر اطلاع دو۔ اوور" ___ عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس اوور" ___ ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس پر میری ذاتی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر دو" ___ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے بلیک زیرو سے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر پر نئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"کیا اتنی بڑی تنظیم کا کلیو ایک گھنٹے میں مل جائے گا" ___ بلیک زیرو نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد پوچھا۔

"جتنی بڑی تنظیم ہوتی ہے۔ اتنی ہی جلدی اس کا کلیو مل جاتا ہے۔ اور ٹائیگر کی صلاحیتوں سے میں اچھی طرح واقف ہوں۔ وہ کچھ نہ کچھ ضرور حاصل کر لے گا" ___ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے

ہوئے کہا اور بلیک زیرو ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ پھر ابھی گھنٹہ گزرنے میں چند منٹ باقی تھے کہ ٹرانسمیٹر نے کال دینی شروع کر دی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور آن کر دیا۔

"ٹائیگر کالنگ اوور" ___ ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس عمران اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے اوور" ___ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس ریڈ ڈاٹ کے بارے میں تو ابھی تک کوئی کلیو نہیں مل سکا۔ البتہ سر رحمٰن پر حملے کے مجرم کا سراغ مل گیا ہے۔ اس کا نام مارٹن ہے اور یہ مارٹن ریگل کلب کے مالک کارمن کا بھائی ہے۔ مارٹن بھی ریگل کلب کی مینجمنٹ میں شامل رہا ہے۔ لیکن دو ماہ سے وہ زیر زمین دنیا کی سرگرمیوں سے غائب ہو چکا تھا۔ اور اب پتہ چلا ہے کہ اُسے ایک بار پھر ایک آدمی راسکر کے ساتھ دیکھا گیا تھا۔ راسکر کے بارے میں عام طور پر مشہور ہے کہ وہ روسیاہ کا رہنے والا ہے اور روسیاہ سے کافی عرصہ پہلے ہجرت کر کے پاکیشیا آیا ہوا ہے راسکر پیشہ ور قاتل ہے۔ اوور" ___ ٹائیگر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"کس طرح معلوم ہوا کہ مارٹن اس حملے کا ذمہ دار ہے۔ اوور" ___ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ انکوائری کے دوران میرے ایک آدمی نے بتایا کہ مارٹن کو اس نے سر رحمٰن کی کوٹھی کے گرد منڈلاتے ہوئے دیکھا تھا۔ بلکہ نیلے رنگ کی کار اس کے پاس تھی۔ اور یہ کار اس حملے کے بعد پولیس کو آکاش روڈ پر لاوارث کھڑی ہوئی ملی تھی۔ اور یہ آکاش روڈ اس سڑک سے زیادہ فاصلے پر نہیں ہے جہاں سر رحمٰن پر حملہ ہوا ہے۔ میں نے سر رحمٰن پر حملے کی تفصیلات اپنے ایک دوست پولیس انسپکٹر سے معلوم کر لی ہیں۔ اس لئے مجھے اس کار کا پتہ چلا ہے۔ اس انسپکٹر نے یہ بھی بتایا ہے کہ اس کار کے اندر زیرو تھری میزائل گن بھی عقبی سیٹ پر پڑی ہوئی پولیس کو ملی ہے۔ اور سر رحمٰن کی کار پر زیرو تھری میزائل ہی فائر کیا گیا ہے۔ کار کے اندر ایک طاقتور ٹائم بم بھی موجود تھا۔ لیکن شاید کسی تیکنیکی خرابی کی وجہ سے وہ پھٹ نہیں سکا۔ اس لئے کار اور وہ گن پولیس کو دستیاب ہو گئی ہے۔ اوور" ___ ٹائیگر نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ راسکر سے مل کر مزید معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں" ___ عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"جی ہاں میں نے معلوم کر لیا ہے۔ کہ راسکر اس وقت ڈاکٹر ٹام کے جوئے خانے میں موجود ہے۔ میں تو وہاں جا رہا تھا لیکن چونکہ آپ کا دیا ہوا وقت پورا ہو رہا تھا۔ اس لئے میں نے آپ کو پہلے کال کر کے رپورٹ دینا مناسب سمجھا۔ اوور" ___ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم اس وقت کہاں سے کال کر رہے ہو۔ اوور" ___ عمران نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"ہوٹل ذیشان سے جناب اوور" ___ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور یہ ڈاکٹر ٹام کا جوا خانہ کہاں ہے۔ اوور" ___ عمران نے پوچھا۔

"یہ جوا خانہ انتہائی خفیہ طور پر ڈریگون کلب کے نیچے تہہ خانے میں بنایا گیا ہے۔ ڈاکٹر ٹام یہاں کا مشہور غنڈہ ہے۔ اور ڈریگون کلب کا مالک بھی ہے۔ اوور" ___ ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں ڈریگون کلب پہنچ رہا ہوں تم بھی وہاں پہنچ جاؤ۔ لیکن کوئی نیا میک اپ کر لینا۔ کلب کے برآمدے کے تیسرے ستون کے پاس ٹھہرنا میں وہاں آجاؤں گا اوور اینڈ آل" ___ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ٹائیگر کو آپ نے میک اپ کے لئے کیوں کہا اپنے مخصوص حلئے میں وہ آسانی سے ان اڈوں میں داخل ہو سکتا تھا" ___ بلیک زیرو نے کہا۔

"ابھی ابتدائی کاروائی ہے۔ اور میں کسی کو چونکانا نہیں چاہتا" ___ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب ڈریسنگ روم سے باہر آیا تو اس کے جسم پر چست لباس تھا۔ گلے پر سرخ رومال اور چہرے پر زخموں کے نشانات بتا رہے تھے کہ وہ زیر زمین دنیا کا کوئی نامور آدمی ہے۔

"بڑا وحشت ناک میک اپ کیا ہے آپ نے" ___ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آجکل مار دھاڑ فلمیں زیادہ بزنس کر رہی ہیں اور ایسی فلمیں دیکھ دیکھ کر لڑکیاں وحشت ناک ٹائپ لوگوں کو ہی پسند کرنے لگی ہیں۔ اس لئے دعا کرنا اس میک اپ کا کوئی فائدہ ہو جائے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل سے نکل کر ڈریگون کلب کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ ڈریگون کلب شہر کے شمالی حصے میں واقع تھا۔ اس لئے وہاں تک پہنچتے پہنچتے عمران کو آدھے گھنٹے سے زیادہ وقت لگ گیا۔ ڈریگون کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں کار موڑ کر وہ اسے ایک طرف بنی ہوئی پارکنگ کی طرف لیتا گیا۔ پارکنگ میں کار روک کر وہ نیچے اترا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کلب کی اصل عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ برآمدے کے تیسرے ستون کے ساتھ کھڑا ٹائیگر اسے نظر آ گیا۔ ٹائیگر نے واقعی نیا میک اپ کر لیا تھا۔ لیکن یہ میک اپ بھی ایک چھٹے ہوئے غنڈے جیسا تھا۔ البتہ ٹائیگر کے جسم پر بڑے بڑے خانوں والا سوٹ موجود تھا جب کہ عمران نے عام غنڈوں کی طرح چست جیکٹ اور پتلون پہنی ہوئی تھی۔

"وہ راسکر جاتا ہوا تو دکھائی نہیں دیا" ___ عمران نے قریب جا کر کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ۔ نہیں جناب وہ ابھی اندر ہی ہے میں نے یہاں پہنچ کر پہلے ہی معلوم کیا ہے" ___ ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"چلو پھر اس جوئے خانے کے اندر۔ آج میں بھی جوا کھیل دیکھوں شاید قسمت یاوری کر جائے اور سلیمان پاشا کی سابقہ تنخواہیں ادا ہو جانے کی سبیل بن جائے" ___ عمران نے کہا اور ٹائیگر بھی مسکراتا ہوا

مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ہال میں شراب اور منشیات کا دھواں اس بری طرح پھیلا ہوا تھا کہ سانس لینا دشوار تھا لیکن وہاں موجود افراد اس طرح بیٹھے ہنس کھیل رہے تھے جیسے وہ اس دھویں کی ہی پیداوار ہوں۔ ویسے پورے ہال میں یا تو طوائف ٹائپ عورتیں تھیں یا پھر غنڈے ٹائپ افراد۔ ایک طرف بنے ہوئے بڑے سے کاؤنٹر کے پیچھے ایک پہلوان نما آدمی کھڑا تھا۔ ٹائیگر نے اس کے قریب پہنچ کر جیب سے نوٹوں کی ایک بڑی گڈی نکالی اور اس میں سے ایک کھینچ کر اس نے کاؤنٹر پر پھینکا اور باقی گڈی جیب میں ڈال لی۔

"دو پاس گیم کلب سپیشل کے دو"۔۔۔ ٹائیگر نے غنڈوں جیسے لہجے میں کہا۔ عمران سمجھ گیا کہ اس نے نوٹوں کی گڈی کی جھلک کیوں دکھائی ہے۔ ورنہ شاید کاؤنٹر مین انہیں نیا سمجھ کر گیم کلب بھیجنے سے ہچکچاتا۔ اور واقعی نوٹوں کی گڈی دیکھ کر کاؤنٹر مین نے بجلی کی سی تیزی سے نوٹ نیچے دراز میں ڈالا اور دو سرخ رنگ کے کارڈ نکال کر کاؤنٹر پر رکھ دیئے۔

"راستہ بھی بتا دو"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور دونوں کارڈ اٹھا لئے۔

"جونی ادھر آؤ"۔۔۔ کاؤنٹر مین نے ایک طرف کھڑے ایک نوجوان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔ اور نوجوان تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ آیا۔

"انہیں سپیشل گیم کلب پہنچا آؤ"۔۔۔ کاؤنٹر مین نے کہا اور جونی نے ایک بھرپور نظر عمران اور ٹائیگر پر ڈالی اور پھر انہیں اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے ایک سائیڈ پر موجود راہداری کی طرف مڑ



گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک خفیہ لفٹ کے ذریعے نیچے بنے ہوئے ایک بڑے ہال میں پہنچ گئے۔ جہاں واقعی بڑے زور شور سے جوا جاری تھا۔ جوئے کی میزوں سے ہٹ کر بھی ایک طرف میزیں لگی ہوئی تھیں۔ جہاں غیر ملکی شراب پی جا رہی تھی۔ ہال میں مشین گنوں سے مسلح چار افراد مسلسل گھومتے پھر رہے تھے۔ اور شاید ان کی موجودگی کی وجہ سے اس جوئے خانے میں امن دکھائی دے رہا تھا۔

"وہ چوتھی میز پر لمبوترے منہ اور سرخ مونچھوں والا راسکر ہے"۔۔۔ اندر داخل ہوتے ہی ٹائیگر نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ وہ اطمینان سے چلتا ہوا چوتھی میز کی طرف بڑھ گیا اور راسکر کے پیچھے کھڑے ہو کر اس کی گیم دیکھنے لگا۔ ٹائیگر اس کے ساتھ کھڑا تھا۔

"ویل ڈن راسکر۔ مارٹن خواہ مخواہ تمہاری تعریفیں نہیں کرتا"۔۔۔ ایک شو پر عمران نے کہا اور راسکر نے یکلخت گھوم کر عمران کی طرف دیکھا۔

"تم کون ہو"۔۔۔ راسکر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"میرا نام جنگجو ہے اور یہ میرا ساتھی خونخوار ہے"۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں اپنا اور ٹائیگر کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے نام ہیں۔ تم یہاں نئے آئے ہو۔ کہاں سے آئے ہو"۔۔۔ راسکر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اگر تم ہماری طرف سے ڈاکٹر ٹام کے ہاں ملنے والی سب سے قیمتی شراب کی دعوت قبول کرو تو تفصیلی تعارف ہو سکتا ہے۔ اور کچھ دھندہ بھی ہو جائے گا۔ ہمارا کام فنش ہو جائے گا اور تمہارا بینک

بیلنس ناقابلِ یقین حد تک بڑھ جائے گا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا اچھا میں سمجھ گیا۔ اسی لئے تم نے مارٹن کا نام لیا ہے او۔کے آؤ ادھر بیٹھتے ہیں" ــــ راسکر کی آنکھوں میں یکلخت چمک ابھر آئی۔ وہ عمران کے فقرے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ اس کے لئے کوئی دھندہ لے کر آئے ہیں اور مارٹن نے اسی کی ٹپ دی ہے۔ اور چند لمحوں بعد وہ تینوں ایک طرف علیحدہ میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران نے وہاں موجود ویٹر کو سب سے قیمتی شراب کی بوتل اور ایک جام لانے کے لئے کہا۔

"ایک جام کیا مطلب" ــــ راسکر نے چونک کر پوچھا۔

"تم چاہو تو بوتل منہ سے لگا کر پی سکتے ہو۔ یہ بوتل صرف تمہاری ہوگی۔ ہم دونوں نے تو قسم کھا رکھی ہے کہ جب تک ہمارا کام مکمل نہ ہوگا شراب کو منہ نہ لگائیں گے۔ دراصل ہم دونوں ذرا توہم پرست واقع ہوئے ہیں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور راسکر نے حیرت سے انہیں دیکھ کر اس طرح اثبات میں سر ہلا دیا جیسے وہ ان کی بات سمجھ گیا ہو لیکن اس پر اسے شدید حیرت ہو رہی ہو۔

چند لمحوں بعد ویٹر نے شراب کی ایک بوتل اور جام لا کر ان کے سامنے رکھ دیا۔ راسکر نے بڑے اطمینان سے بوتل کھولی اور پھر اسے اٹھا کر منہ سے لگا لیا۔ چوتھائی بوتل حلق کے اندر پلٹ کر ہی اس نے بوتل ہونٹوں سے ہٹائی۔ اس کا چہرہ یکلخت پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ پڑ گیا تھا۔

"ہاں اب بتاؤ کسے فنش کرنا ہے۔ لیکن یہ بتا دوں کہ میں معاوضہ اپنی مرضی کا لیتا ہوں۔ کیش اور ایڈوانس" ــــ راسکر نے کہا۔

"تمہارے تصور میں بھی نہ ہوگا راسکر کہ ہم نے کس کا نام لینا ہے اور معاوضہ جو تم مانگو گے اس سے ڈبل دیں گے۔ لیکن مسئلہ ایسا ہے کہ ہم یہاں منہ سے بھاپ بھی نہیں نکال سکتے۔ مارٹن نے تمہاری بے حد تعریفیں کی تھیں اس لئے ہم تمہارے پاس آئے ہیں۔ اس لئے اگر تم واقعی کام کرنا چاہتے ہو تو پھر کسی علیحدہ اور ایسے کمرے کا بندوبست کرو جہاں باہر کی آواز اندر اور اندر کی آواز باہر نہ جاتے" ــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا اچھا تو پھر چلو آؤ میرے ساتھ۔ سپیشل روم میں۔ اٹھو آؤ" ــــ راسکر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے بوتل ہاتھ میں پکڑ لی تھی۔ پھر وہ انہیں ساتھ لے کر ایک راہداری کی طرف مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک ایسے کمرے میں پہنچ گئے جو ساخت کے لحاظ سے ساؤنڈ پروف تھا۔

"یہ ساؤنڈ پروف کمرہ ہے اور ایسے ہی کاموں کے لئے مخصوص ہے۔ اب بولو کھل کر بات کرو" ــــ راسکر نے شراب کا لمبا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ مارٹن آجکل کس کے لئے کام کر رہا ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مارٹن کیوں ــ کیا مطلب تم دھندے کی بات کرو ــ میں مارٹن کا سیکرٹری تو نہیں ہوں" ــــ راسکر نے یکلخت مشتعل ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہاری ٹپ مارٹن نے دی ہے راسکر اس لئے پہلے ہم مارٹن کے بارے میں تصدیق کر لیں۔ اس نے تو ہمیں کہا تھا کہ وہ ایک بین الاقوامی سمگلر تنظیم ریڈ ڈاٹ سے منسلک ہو گیا ہے۔ اور اس تنظیم کے کہنے پر اس نے کوئی اہم کام بھی کیا ہے۔ اور اس نے بتایا تھا کہ تمہاری وجہ سے وہ ریڈ ڈاٹ سے منسلک ہوا ہے۔ کیا یہ درست ہے"۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم خواہ مخواہ دوسرے مسئلے میں الجھ گئے۔ اپنی بات کرو۔ مارٹن کو چھوڑو۔ وہ جہاں ہے ٹھیک ہے۔ تم سے وہ کب ملا تھا"۔۔۔ راسکر نے ٹالنے کے سے انداز میں کہا۔

"ہماری ملاقات اس سے یہاں کے ڈائریکٹر جنرل سنٹرل انٹیلی جینس سر رحمٰن کی کوٹھی کے باہر ہوئی تھی۔ مارٹن نے بتایا تھا کہ وہ سر رحمٰن کے سلسلے میں کسی اہم کام میں مصروف ہے۔ اس کے بعد ملاقات نہیں ہوئی وہیں اس نے تمہاری ٹپ دی تھی"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو اس کا مطلب ہے کہ مارٹن تمہیں اچھی طرح جانتا تھا ورنہ وہ اتنی اہم بات تمہیں نہ بتاتا۔ ہاں درست ہے وہ ریڈ ڈاٹ سے اٹیچ ہے۔ اور میں نے ہی اسے وہاں ایڈجسٹ کرایا تھا۔ اب تم اپنی بات کرو"۔۔۔ راسکر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ تمہارے ریڈ ڈاٹ سے انتہائی قریبی تعلقات ہیں۔ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر تم ہمارے کام کے لئے بالکل درست آدمی ہو اور ایک لاکھ ڈالر کے مالک بن سکتے ہو"۔۔۔ عمران





نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ایک لاکھ ڈالر کا سن کر راسکر بے اختیار کرسی سے اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ انتہائی مسرت کے آثار ابھر آئے تھے۔ ایک لاکھ ڈالر کا شاید اس نے زندگی میں تصور بھی نہ کیا تھا۔ کیونکہ وہ ایک چھوٹے درجے کا پیشہ ور قاتل تھا جس کا زیادہ سے زیادہ معاوضہ بیس پچیس ہزار روپے سے زائد نہ ہوتا ہوگا لیکن ایک لاکھ ڈالر مقامی کرنسی میں اوسطاً بیس پچیس لاکھ روپے بنتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ راسکر کرسی سے اچھل پڑا تھا۔

"کک کک کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نے واقعی ایک لاکھ ڈالر کہے ہیں"۔۔۔ راسکر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں کام ہی ایسا ہے۔ ڈیڑھ لاکھ ڈالر میں ہم نے بک کیا ہے۔ اس لئے پچاس ہزار ڈالر تو ہم دونوں کے ہوگئے اور ایک لاکھ ڈالر تمہارے۔ ہم فیئر گیم کے قائل ہیں مسٹر راسکر"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ ویری گڈ ویری گڈ۔ اس رقم میں تو میں ایکریمیا کے صدر کو بھی گولی مار سکتا ہوں۔ نکالو رقم۔ اور بتاؤ کام اور سمجھو کہ تمہارا کام ہو گیا"۔۔۔ راسکر نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"رقم بھی مل جائے گی۔ ہماری جیبوں میں ہے۔ ایک جھلک تم بھی دیکھ لو"۔۔۔ عمران نے کہا اور جیکٹ کی اندرونی جیب سے اس نے بڑی مالیت کے ڈالروں کی ایک موٹی گڈی باہر نکال کر اسے دوبارہ جیکٹ میں رکھ لیا۔ اور راسکر کی آنکھوں میں چمک پہلے سے

کہیں زیادہ بڑھ گئی۔

"واپس کیوں رکھ لی مجھے دو اور نام بتاؤ" ۔۔۔ راسکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"مل جاتی ہے۔ پہلے تم ہماری پوری طرح تسلی کرا دو۔ یہ کام تم اس صورت میں کر سکتے ہو۔ جب ہمیں یقین ہو جائے کہ تمہارا ریڈ ڈاٹ جیسی انتہائی طاقتور اور باوسائل تنظیم کے کسی بڑے کے ساتھ قریبی تعلق ہے۔ کیونکہ اس کام میں ریڈ ڈاٹ بھی دلچسپی لے رہی ہے۔ اور ہم نہیں چاہتے کہ جب یہ کام ہو تو ریڈ ڈاٹ ہمارے خلاف ہو جائے" ۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ فکر نہ کرو ایسی کوئی بات نہیں ہو گی" ۔۔۔ راسکر نے بڑے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"میں نے کہا ہے راسکر کہ ہم فیئر گیم کے قائل ہیں اس لئے تم بھی ہمارے ساتھ فیئر چلو گے تو ایسے بے شمار کام ہم تمہیں دے سکتے ہیں۔ ہمارا تو کام ہی ایسی بکنگ ہے۔ تمہارے ساتھ ہمارا پہلی بار رابطہ ہو رہا ہے لیکن اگر تم نے ہمیں مطمئن رکھا تو سمجھو کہ تم چند دنوں میں پاکیشیا کے امیر ترین آدمی ہو جاؤ گے" ۔۔۔ عمران نے اسے پوری طرح بانس پر چڑھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے سنو ریڈ ڈاٹ۔ روسیاہی تنظیم ہے۔ اور اس کا چیف ناکوف ہے۔ جو یہاں رچرڈ ولسن کے پاسپورٹ پر آیا ہوا ہے۔ وہ میرا دوست ہے۔ میں بھی روسیاہ میں کافی عرصہ رہا





ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ ناکوف یہاں سب سے زیادہ اعتماد مجھ پر کرتا ہے۔ تم فکر نہ کرو میں ناکوف کو کہہ دوں گا۔ وہ راستے سے بالکل ہی ہٹ جائے گا۔ نکالو رقم اور نام بتاؤ" راسکر نے تیز تیز لہجے میں کہنا شروع کیا اور عمران کی آنکھوں میں حیرت کی جھلکیاں نمودار ہو گئیں۔

"ناکوف اور سمگلنگ یہ کیسے ممکن ہے۔ راسکر تم ہمیں بیوقوف سمجھتے ہو۔ تمہیں شاید علم نہیں کہ جنگجو اور خونخوار سے پوری دنیا کی سیکرٹ سروس کا کوئی آدمی نہیں چھپا ہوا۔ ہم بین الاقوامی سطح پر کام کرتے ہیں۔ یہ تو ہمارے ہاتھ بڑے معاوضے پر ایک چھوٹا سا کام آ گیا تھا۔ اس لئے ہم اسے بونس کے طور پر ڈیل کر رہے ہیں" ۔۔۔ عمران نے اس بار تلخ لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ تم لوگ تو میری توقع سے کہیں زیادہ گہرے ثابت ہو رہے ہو۔ تمہاری بات درست ہے۔ ناکوف روسیاہ کی ایک خفیہ ایجنسی ریڈ آرمی کا ایجنٹ ہے اور ریڈ آرمی نے یہاں واقعی سمگلنگ تنظیم بنائی ہے تاکہ یہاں منشیات کی ایک خصوصی قسم آرد۔ون بھاری پیمانے پر تیار کر کے ایکریمیا اور یورپ کے ساتھ ساتھ مقامی منڈی میں بھی سپلائی کی جا سکے۔ اس طرح وہ لوگ ایکریمیا۔ یورپ اور پاکیشیا کے افراد کو ناکارہ کر کے اپنے مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں" ۔۔۔ راسکر نے کہا۔

"اوہ اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم واقعی ناکوف کے گہرے دوست ہو۔ ٹھیک ہے اب تمہیں رقم بھی دی جا سکتی ہے اور

کام بھی بتایا جا سکتا ہے" ـــ عمران نے کہا اور جیب سے پہلے
جیسے نوٹوں کی دو گڈیاں نکال کر اس نے میز پر رکھ دیں۔ اور راسکر
کا ہاتھ اس طرح تیزی سے ان گڈیوں کی طرف بڑھا جیسے کسی بچے
کو اس کا پسندیدہ ترین کھلونا مل رہا ہو۔

"اوہ اوہ یہ میری زندگی کا سب سے خوش قسمت دن ہے۔
اوہ ویری لکی ڈے۔ اب بتاؤ مسٹر جنگجو کس کو فنش کرنا ہے" ـــ
راسکر نے واقعی بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے کہا۔ نوٹوں کی گڈیاں
اس نے جلدی سے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھیں اور ایک
ہاتھ باہر سے اس طرح جیب والی جگہ پر رکھ دیا جیسے اسے خطرہ ہو
کہ گڈیاں کہیں اچھل کر خود بخود جیبوں سے باہر نہ آجائیں۔

"ناکوف کو" ـــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور
راسکر ایک لمحے تک تو اس طرح عمران کو دیکھتا رہا جیسے اس کی
آنکھوں کی بینائی یکلخت چلی گئی ہو۔

"کک کک کیا کہا تم نے۔ کس کو" ـــ دوسرے لمحے اس نے
پورے طول عرض میں منہ کھولتے ہوئے ہکلا کر پوچھا۔

"ناکوف کو ـــ وہ تمہارا دوست ناکوف" ـــ عمران نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا۔

"نہیں نہیں یہ ناممکن ہے۔ ناکوف تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ وہ
میرا دوست ضرور ہے لیکن وہ مجھے صرف ایک بار ملا تھا۔ اس
نے مجھ سے چار ایسے مقامی آدمی مانگے تھے جو مستقل طور پر اس کے
ساتھ کام کر سکیں۔ اس کے بعد میری اس سے ملاقات نہیں ہوئی





مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے" ـــ راسکر نے قدرے ہذیانی
انداز میں کہا جیسے ایک لاکھ ڈالر اس سے ہاتھ سے جاتے دکھائی دے
رہے ہوں۔

"اسے ٹریس کرنا تمہارا کام ہے۔ راسکر۔ اور مجھے یقین ہے
کہ تم آسانی سے اسے ٹریس کر سکتے ہو۔ مارٹن کی معرفت" ـــ
عمران نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں ٹھیک ہے۔ میں اسے ٹریس کر لوں گا تم فکر نہ کرو۔
تمہارا کام ہو جائے گا" ـــ راسکر نے یکلخت تیز لہجے میں کہا
اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھ جاؤ راسکر۔ پہلے ہمارا اطمینان کراؤ کہ تم نے واقعی اسے
ٹریس کر لینا ہے۔ ورنہ دوسری صورت یہ ہے کہ رقم ہمیں واپس کر دو۔
جب تم اسے ٹریس کر لینا تو ہم سے رابطہ کر لینا لیکن یہ بتا دوں کہ ہمارے
پاس وقت بیحد کم ہے۔ زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے۔ اگر تم دو گھنٹوں کے
اندر اسے ٹریس کر سکتے ہو تو تمہارا ہمارا معاہدہ قائم۔ ورنہ ہم معاہدے
سے آزاد ہوں گے" ـــ عمران نے کرخت لہجے میں کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور بھی نکال لیا۔ عمران کا ریوالور
دیکھتے ہی ٹائیگر کے ہاتھ میں بھی ریوالور آ گیا تھا۔

"ہونہہ اب میں سمجھ گیا کہ تم دراصل ناکوف کو ٹریس کرنا چاہتے ہو۔
اگر تم ناکوف کو قتل کرنا چاہتے تو تم پہلے مجھ سے ریڈ فاٹ والی بات
نہ کرتے۔ جب کہ پہلے تم کہہ رہے تھے کہ ریڈ فاٹ اس میں دلچسپی
لے رہی ہے" ـــ راسکر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم جو چاہو سوچتے رہو۔ ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ میں نے جو دو صورتیں بتائی ہیں۔ ان میں سے ایک اختیار کر لو۔ بولو کون سی صورت تمہیں پسند ہے۔ ہمارا مقصد تو کام کرانا ہے۔ ہم تو مارٹن کی وجہ سے تمہارے پاس آئے ہیں ورنہ وائٹ وولف آسانی سے کام کر لیتا" ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے خشک لہجے میں کہا۔

"سنو میں تمہاری ساری بات سمجھ گیا ہوں۔ تمہارا مقصد ہرگز ناکوف کو قتل کرانا نہیں ہے۔ تم صرف اُسے ٹریس کرنا چاہتے ہو اور اگر واقعی ایسا ہے تو بولو اگر میں ناکوف کو ٹریس کر دوں تو کیا تم یہ رقم مجھے دے دو گے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ میرا نام درمیان میں نہ آئے" ___ راسکر نے کہا۔ وہ اب ذہنی طور پر خاصا تیز جا رہا تھا۔

"او۔کے معاہدہ ہو گیا بولو کہاں ہے ناکوف اس سے فون پر بات کرو" ___ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ریوالور واپس جیب میں ڈال لیا۔

"فون پر بات نہیں ہو سکتی۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ ناکوف ذیشان کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو چار میں ہے۔ میں نے ایک بار اُسے اس کوٹھی میں سے کار میں بیٹھے نکلتے دیکھا تھا" ___ راسکر نے کہا۔

"او۔کے رقم تم اپنے پاس رکھو ہم خود چیک کر لیں گے۔ اگر تمہاری اطلاع درست ہوئی تو رقم تمہاری اور اگر غلط ثابت ہوئی تو رقم بھی ہم خود واپس لے لیں گے اور ساتھ ہی تمہاری جان بھی۔ کیونکہ جو رقم دے سکتے ہیں۔ وہ اُسے وصول بھی کر سکتے ہیں۔ گڈ بائی" ___ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔



"میں درست کہہ رہا ہوں" ___ راسکر نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ ٹائیگر نے بھی ریوالور واپس جیب میں رکھا اور پھر وہ دونوں دروازہ کھول کر باہر راہداری میں آ گئے۔ چند لمحوں بعد وہ واپس کلب کے ہال سے ہوتے ہوئے کلب ہال سے باہر پہنچ گئے تھے۔

"باس آپ نے اس قدر بھاری رقم اسے دے دی ہے" ___ ٹائیگر نے باہر آتے ہی کہا۔

"عید قریب آ رہی ہے۔ اس پر پکوڑے رکھ کر کھا لے گا" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ تو ٹائیگر کے ستے ہوئے چہرے پر یکلخت مسکراہٹ کے آثار نمودار ہو گئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ نوٹ جعلی تھے۔ اور اب اُسے اس بات کی سمجھ آئی تھی کہ آخر عمران نے اتنی بھاری رقم کیوں اُسے پکڑا دی تھی۔

"وہ کہیں اس ناکوف کو فون نہ کر دے" ___ پارکنگ تک پہنچتے پہنچتے ٹائیگر نے ایک اور خدشے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"اس جیسے آدمی ایسی جرأت نہیں کیا کرتے۔ وہ بہت چھوٹے درجے کا آدمی ہے۔ یہ تو شاید ناکوف نے پرانی دوستی کا لحاظ کرتے ہوئے اس سے بات چیت کر لی ہو گی اور یہی لحاظ اس کے لئے موت کا پھندہ بن جائے گا" ___ عمران نے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر بیٹھ گیا۔ ساتھ ہی اس نے دوسری سائیڈ کا دروازہ کھول دیا۔ اور ٹائیگر سمجھ گیا کہ وہ اُسے ساتھ لے جانا چاہتا ہے۔ اس لئے وہ خاموشی سے سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ عمران خاموش بیٹھا کار چلا رہا تھا۔

اس کی پیشانی پر فکر کی لکیریں نمایاں تھیں۔ راسکر نے واقعی ایک حیرت
انگیز انکشاف کیا تھا۔ روسیاہ کی ریڈ آرمی کے بارے میں اس کے
پاس فائل موجود تھی۔ ریڈ آرمی ان جگہوں پر کام کرتی تھی۔ جہاں کوئی
مستقل سیٹ اپ کرنا ہو۔ لیکن جو بات راسکر نے بتائی تھی کہ ریڈ
آرمی کے تحت سمگلنگ تنظیم قائم کی گئی ہے۔ یہ واقعی اس کے
لئے ایک نئی بات تھی۔ کم از کم اس کے ذہن میں بھی یہ بات نہ تھی
کہ ایک سپر پاور دوسری سپر پاور کو کمزور کرنے کے لئے اس قسم
کی پلاننگ بھی کر سکتی ہے۔ اس کے ذہن میں آر۔ ون کا نام گھوم
رہا تھا۔ آر۔ ون کا نام اس کے لئے قطعی نیا تھا۔ اس لئے وہ سوچ
رہا تھا کہ اگر روسیاہ نے منشیات کی کوئی نئی قسم دریافت کی ہے
پھر اس کی تیاری کا سارا سیٹ اپ بھی انہوں نے پاکیشیا میں ہی
ہو گا اور یقیناً یہ کوئی ایسی چیز ہو گی جس سے لوگ ذہنی اور جسمانی طور
پر ناکارہ ہو جائیں گے۔ عمران سوچ رہا تھا کہ اب تک اس نے
منشیات پر پوری توجہ نہیں دی کیونکہ وہ اسے ایک تھرڈ کلاس جرم
سمجھتا تھا لیکن اب وہ سوچ رہا تھا کہ منشیات تو کسی ملک کی تعمیر و ترقی
اور سلامتی کے لئے ایٹم بم سے بھی زیادہ خطرناک ہو سکتی ہے جب
ملک کے عوام ہی ہر لحاظ سے ناکارہ ہو جائیں گے تو پھر وہ ملک
اپنی سلامتی کا کیا دفاع کرے گا اور اپنی تعمیر و ترقی کے مقاصد کو کیسے
آگے بڑھائے گا۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ریڈ آرمی کے
اس مشن کے خلاف پوری قوت سے کام کرے گا۔
یہی سوچتے ہوئے اس کی کار ذلیشان کالونی میں داخل ہو گئی۔ یہ

کالونی تھی ہر کوٹھی رقبے اور طرز تعمیر کے لحاظ سے کسی محل سے
کم نہ تھی۔ کوٹھیوں کے درمیان فاصلہ بھی کافی تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد
وہ کوٹھی نمبر ایک سو چار کے سامنے سے گزر رہے تھے۔ لیکن عمران
کوٹھی کے پھاٹک پر موجود کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ دیکھتے
ہی چونک پڑا۔ اس نے تیزی سے کار ایک سائیڈ پر روکی اور
پھر نیچے اتر آیا۔ ٹائیگر بھی اس کے پیچھے ہی کار سے باہر آ گیا۔
"اوہ باس یہ تو خالی ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔
"ہاں"۔۔۔ عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے کوٹھی
کے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ کافی دیر تک وہ بیل دیتا رہا لیکن اندر سے
کوئی جواب نہ آیا۔
"یہ کوٹھی خالی ہے جناب۔ بورڈ اس پر لگا ہوا ہے"۔۔۔
اچانک ایک آواز انہیں عقب سے سنائی دی اور وہ دونوں مڑے
انہوں نے ایک بوڑھے آدمی کو کھڑے دیکھا۔ اس کے ہاتھ میں
شاپنگ بیگ تھا اور لباس اور چہرے مہرے سے بھی وہ کسی کوٹھی
کا ملازم لگ رہا تھا۔
"ہم نے بورڈ پڑھ لیا ہے۔ بڑے میاں لیکن ہمارے دوست
نے کہا تھا کہ وہ اندر موجود ہو گا تاکہ ہمیں کوٹھی دکھا سکے۔ ہم اسے
کرائے پر لینا چاہتے ہیں۔ ویسے وہ ہمارا دوست تو کہہ رہا تھا کہ یہ
کوٹھی ابھی خالی ہوئی ہے لیکن اس کی ظاہری حالت تو بتا رہی ہے کہ
شاید یہ طویل عرصے سے خالی ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"آپ کا دوست صحیح کہہ رہا ہے جناب یہ آج رات کو خالی ہوئی ہے۔ کل تک یہاں لوگ موجود تھے۔ آج دوپہر کو یہ بورڈ لگایا گیا ہے"۔۔۔ ملازم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون لوگ رہتے تھے جنہوں نے اس قدر گندہ کر دیا ہے۔ میرا دوست تو کہتا تھا کوئی غیر ملکی رہتے تھے لیکن غیر ملکی تو بڑے صاف ستھرے رہتے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تھے تو غیر ملکی ہی جناب ایکریمین لگتے تھے۔ تفصیل تو میں نہیں جانتا"۔۔۔ بوڑھے نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا جیسے اب وہ عمران کے کسی اور سوال کا جواب نہ دینا چاہتا ہو۔ شاید اس نے پہلی بار ان کے حلیوں کو غور سے دیکھ لیا تھا۔ پہلے تو وہ رواداری میں باتیں کئے چلا جا رہا تھا۔

"اندر کود کر چھوٹا پھاٹک کھولو۔ شاید کوئی کام کی چیز مل جائے"۔۔۔ عمران نے پاس کھڑے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر کسی بندر کی سی پھرتی سے وہ پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود گیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھل گیا اور عمران اندر داخل ہوا۔ کوٹھی بیحد وسیع و عریض تھی اور اس کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ واقعی کل رات ہی خالی کی گئی ہے۔ عمران نے پوری کوٹھی چھان ماری۔ دو بڑے تہہ خانے بھی تلاش کر لئے۔ لیکن سوائے فرنیچر کے وہاں ردی کاغذ کا ایک پرزہ تک موجود نہ تھا۔ ویسے عمران نے چیک کر لیا تھا کہ کوٹھی جلدی میں نہیں بلکہ انتہائی اطمینان



سے خالی کی گئی ہے۔ تلاشی میں ناکامی کے بعد عمران ڈرائنگ روم میں موجود ٹیلیفون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا تو اس میں ٹون موجود تھی۔ باہر بورڈ پر رابطے کے لئے فون نمبر اور رائل سٹیٹس ایجنسی کا نام لکھا ہوا تھا۔ اس لئے عمران نے ٹون سنتے ہی بورڈ پر لکھے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رائل سٹیٹس ایجنٹ"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک کاروباری آواز سنائی دی۔

"میں نواب ہاشم علی خان کا سیکرٹری بول رہا ہوں۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ ذیشان کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو چار کرائے کے لئے خالی ہے۔ نواب صاحب کے مہمان یورپ سے آ رہے ہیں۔ نواب صاحب چاہتے ہیں کہ وہ کوٹھی خرید لیں۔ کیا آپ اُسے فروخت کریں گے یا صرف کرائے پر دیں گے"۔۔۔ عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"جناب منیجر صاحب سے بات کر لیں"۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور چند لمحوں بعد رسیور پر ایک نئی آواز اُبھری۔

"میں منیجر بول رہا ہوں۔ فرمائیے"۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ خاصا پر اعتماد تھا۔ اور عمران نے وہی بات دوہرا دی۔

"جی ہاں۔ معقول آفر پر فروخت بھی کی جا سکتی ہے۔ آپ کوٹھی دیکھ لیں۔ اگر آپ کو پسند آ جائے تو سودا ہو سکتا ہے لیکن اسی لاکھ سے کم پر سودا نہ ہو گا"۔۔۔ منیجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کوٹھی کب سے خالی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کل رات ہی خالی ہوئی ہے۔ پہلے بھی اس میں ایکریمین ہی کرائے پر رہتے تھے اور آپ جانتے ہیں کہ ایکریمین لوگ اچھی رہائش گاہیں ہی پسند کرتے ہیں۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ نواب صاحب کو یہ کوٹھی پسند آجائے گی"۔۔۔ مینجر نے جواب دیا۔

" وہ ایکریمین جو یہاں رہتے تھے۔ کیا نام بتایا آپ نے ان کا۔ کیا کام کرتے تھے وہ۔ دراصل رہنے والوں کے معیار کا اندازہ ان کے پیشے سے ہو سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے بڑے گھاگ کاروباری آدمی کی طرح بات کرتے ہوئے کہا۔

" رچرڈ ولسن صاحب رہتے تھے۔ پیشہ تو ہم نے پوچھا نہیں کیونکہ کرائے پر دیتے ہوئے ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہم تو صرف ان کے کاغذات دیکھ لیتے ہیں اور بس۔ بہرحال وہ معزز آدمی تھے۔ کوئی عام سے لوگ نہ تھے"۔۔۔ مینجر نے کہا۔

"آپ کی فائل میں ان کے کاغذات کی نقول تو ہوں گی۔ ہم خود ہی پڑھ لیں گے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

" نہیں جناب ہم نے دیکھے ضرور تھے لیکن نقول رکھنے کی ہم نے ضرورت نہیں سمجھی تھی کیونکہ انہوں نے ایک سال کا کرایہ ایڈوانس دے دیا تھا"۔۔۔ مینجر نے جواب دیا۔

" کیا مطلب وہ ایک سال سے یہاں رہ رہے تھے"۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

" نہیں جناب انہیں صرف آٹھ دس ماہ ہی ہوئے ہوں گے۔ کل انہوں نے فون کیا کہ انہیں اچانک واپس جانا پڑا ہے۔ اس



لئے وہ کوٹھی خالی کر رہے ہیں"۔۔۔ مینجر نے جواب دیا۔

" آپ وہ تاریخ تو بتا سکتے ہیں کہ جب انہوں نے کوٹھی کرایہ پر لی تھی نواب صاحب بیحد وہمی آدمی ہیں وہ ہر چیز کی تفصیل مانگیں گے۔ ویسے فکر نہ کریں اگر میں چاہوں تو اسی لاکھ میں سودا ہو سکتا ہے لیکن آپ کو مجھے کمیشن دینا ہو گا ہاں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

" اوہ جناب کمیشن ٹھیک ہے ایک فیصد دے دیں گے"۔۔۔ مینجر نے جلدی سے کہا۔ اس نے شاید کاروباری انداز میں بات کرتے ہوئے بڑھا چڑھا کر قیمت بتائی تھی۔ لیکن عمران کے کہنے پر کہ اسی لاکھ میں سودا ہو سکتا ہے۔ اس کے لہجے میں مسرت کی کپکپاہٹ پیدا ہو گئی تھی۔

" کافی ہے۔ بہرحال تاریخ تو بتا دیں تاکہ میں ہر لحاظ سے نواب ہاشم علی کو مطمئن کر کے سودا کر لوں۔ ہو سکتا ہے آج ہی رقم بھی ادا کر دی جائے۔ کیونکہ آئندہ ہفتے نواب صاحب کے مہمان آ رہے ہیں۔

"جی میں بتاتا ہوں۔ ایک منٹ ہولڈ کریں"۔۔۔ اس بار مینجر کا لہجہ مودبانہ ہو گیا۔ شاید اس کے ذہن میں اسی لاکھ کے نوٹ رقص کرنے لگے تھے۔

" جناب"۔۔۔ پانچ منٹ کی خاموشی کے بعد مینجر کی آواز دوبارہ گونجی۔

" ہاں فرمائیے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی رچرڈ ولسن صاحب نے یہ کوٹھی مارچ کی آٹھ تاریخ کو کرائے

پر لے لی تھی۔ اور رجسٹر میں ان کے بارے میں تفصیل بھی درج ہے۔
نام رچرڈ ڈولسن۔ پیشے کے لحاظ سے سیاح اور مستقل سکونت شکاگو درج
ہے" ---- مینجر نے جلدی سے جواب دیا۔

"او۔ کے کافی ہے۔ میں جلد ہی نواب صاحب سے بات کر کے
رابطہ کروں گا" ---- عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ راسکر نے درست پتہ بتایا تھا لیکن یہ رچرڈ
ڈولسن اچانک کوٹھی خالی کر گیا۔ بہرحال اب اس کا پتہ آسانی سے لگ
جائے گا" ---- عمران نے رسیور رکھ کر بیرونی پھاٹک کی طرف
بڑھتے ہوئے کہا۔

"آسانی سے وہ کیسے باس" ---- ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

"یہ ناکوف ایکریمین پاسپورٹ پر آیا ہے۔ اور اس نے مارچ کی آٹھ
تاریخ کو کوٹھی لی ہے تو انہی دنوں میں وہ پاکیشیا میں آیا ہوگا۔ ایئرپورٹ
پر اب تمام غیر ملکیوں کے پاسپورٹس اور دیگر کاغذات کی نقولات
باقاعدہ کمپیوٹر میں فیڈ کی جاتی ہیں اس لئے وہاں سے آسانی سے
نہ صرف اس کے بارے میں پتہ لگ جائے گا کہ اس کے ساتھ کون
کون آیا بلکہ اس پاسپورٹ پر موجود اس کے فوٹو کی نقل بھی آجائے گی۔
اس کے بعد اسے تلاش کیا جا سکے گا" ---- عمران نے پھاٹک سے
باہر نکلتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔



بڑی سی دفتری میز کے پیچھے اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھا لمبا تڑنگا
اور بھاری مگر ٹھوس جسم کا مالک نوجوان سامنے رکھی ہوئی ایک ضخیم سی
فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ میز پر رکھے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی
اس نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس پاکوسو سپیکنگ" ---- اس نوجوان کا لہجہ خاصا کرخت تھا۔

"باس اینو بول رہا ہوں۔ ایک اہم اطلاع ہے" ---- دوسری
طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا اطلاع ہے۔ ایک ہی بار بتا دیا کرو مجھ سے لمبی بات مت کیا
کرو" ---- پاکوسو نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس آپ سے پہلے مشن کے انچارج باس ناکوف تھے۔
جو یہاں رچرڈ ڈولسن کے نام سے آتے ہوئے ہیں۔ ان کا ایک پرانا
دوست تھا راسکر جو ویسے تو یہاں کا مقامی آدمی ہے لیکن وہ روسیاہ

میں کافی عرصہ رہ چکا ہے۔ باس ناکوف نے اس راسکر کی مدد سے
چند مقامی آدمی مشن کے لئے ہائر کئے تھے جن میں سے ایک مارٹن تھا
جس کے ذریعے باس ناکوف نے یہاں کی سنٹرل انٹیلی جینس کے
ڈائریکٹر جنرل سر رحمن پر قاتلانہ حملہ کرایا تھا اور پھر جب مارٹن رپورٹ
دینے گیا تو باس ناکوف نے رازداری کی خاطر اسے ہلاک کر دیا اور
اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈلوا دی۔ پھر باس ناکوف کو شفٹ کر دیا گیا۔
اور اب وہ رچرڈ ڈولسن کے نام سے ہوٹل شیرٹن میں موجود ہیں۔ اور
ان کی جگہ گرانڈ مشن کا چارج آپ نے سنبھال لیا ہے اور باس ناٹو کو
ریڈ ڈاٹ کا مشن سونپ دیا گیا ہے۔ اور چیف باس کے حکم پر ہیڈ کوارٹر
اور تمام سب ہیڈ کوارٹرز بھی متبادل جگہوں پر شفٹ کر دیئے گئے
ہیں۔ ہیڈ کوارٹر جو کہ ذیشان کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو چار میں تھا وہ بھی
شفٹ کر دیا گیا ہے اور کوٹھی خالی کر دی گئی ہے۔ میں آج یہاں ایک
مقامی جوئے خانے میں موجود تھا کہ دو مقامی غنڈے ٹائپ آدمی وہاں
آئے۔ انہوں نے مارٹن کا حوالہ دے کر راسکر سے بات چیت کی
میں اسی میز پر موجود تھا جس پر راسکر کھیل رہا تھا۔ مارٹن کے حوالے
پر میں چونک پڑا۔ پھر راسکر ان دونوں مقامی غنڈوں کو لے کر یہاں
کے ایک سپیشل روم میں چلا گیا۔ میں ان کی بات چیت سننا چاہتا تھا۔
اس لئے وہاں موجود ایک آدمی کو بھاری رقم دے کر میں اس ٹیپ
ریکارڈر تک پہنچ گیا جس میں خفیہ طور پر اس سپیشل روم میں ہونے والی
گفتگو ریکارڈ کی جاتی ہے۔ ان کے درمیان ہونے والی گفتگو سے پتہ چلا
کہ وہ دونوں مقامی غنڈے باس ناکوف کو تلاش کر رہے ہیں اور راسکر





نے انہیں نہ صرف باس ناکوف کا نام بتا دیا بلکہ ریڈ ڈاٹ کے بارے
میں تفصیل بھی بتا دی اور یہ بھی بتا دیا کہ باس ناکوف یہاں رچرڈ ڈولسن کے
نام سے آیا ہوا ہے۔ اور ساتھ ہی اس نے ذیشان کالونی کی کوٹھی
کی کوٹھی نمبر ایک سو چار کا پتہ بھی بتا دیا۔ ان مقامی غنڈوں نے جو اپنے
نام جنگو اور خونخوار بتا رہے تھے۔ ان معلومات کے عوض راسکر کو
ایک لاکھ ڈالر نقد ادا کئے۔ اس کے بعد وہ دونوں باہر آ گئے۔ میں
نے بھی ان کا تعاقب کیا اور وہ دونوں کار میں بیٹھ کر وہاں سے سیدھے
ذیشان کالونی کی اس کوٹھی نمبر ایک سو چار پر پہنچے جس کے باہر کرائے
کے لئے خالی ہے کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ اور ان میں سے ایک کود کر
اندر گیا اور اس نے چھوٹا پھاٹک کھول دیا جس پر دوسرا بھی اندر چلا
گیا۔ میں نے اندر ان کی سرگرمیاں چیک کرنے کے لئے کوٹھی کی عقبی
سمت میں موجود ایک خفیہ دروازے سے اندر گیا اور سپیشل ڈکٹا فون
کے ذریعے میں نے ان کے درمیان ہونے والی گفتگو سنی۔ انہوں نے
پہلے تو کوٹھی کی مکمل تلاشی لی۔ اس کے بعد انہوں نے فون کر کے اس
اسٹیٹ ایجنٹ سے بات چیت کی جس کے ذریعے باس ناکوف نے
یہ کوٹھی کرائے پر حاصل کی تھی۔ یہاں اس نے اپنا تعارف کسی نواب
ہاشم علی خان کے سیکرٹری کے طور پر کرایا اور پھر اس مینجر سے باتوں
ہی باتوں میں وہ تاریخ اور رچرڈ ڈولسن کے کوائف معلوم کر لئے جو کوٹھی
کرائے پر دیتے وقت اس کے رجسٹر میں درج کئے گئے تھے اس
کے بعد ان کا پروگرام بنا کہ وہ ایئر پورٹ سے رچرڈ ڈولسن کا فوٹو اور
اس کے ساتھیوں کے کوائف حاصل کر لیں گے۔ چونکہ میں عقبی طرف

تھا۔ اس لئے جب تک میں فرنٹ پر پہنچتا ان کی کار کہیں جا چکی تھی۔ میں نے انہیں ٹریس کرنے کی بیحد کوشش کی لیکن کار ٹریس نہیں ہو سکی۔ ویسے کار کا نمبر اور ماڈل مجھے معلوم ہے۔ اوور" ۔۔۔ ایوو نے پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ گڈ شو۔ تم نے واقعی انتہائی ذہانت سے کام لیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ناکوف بذاتِ خود بھی اور بطور رچرڈ ولسن بھی ان کی نظروں میں آ چکا ہے۔ تم ایسا کرو کہ اس کار کا نمبر وغیرہ ہیڈ کوارٹر میں دے کر وہاں میری طرف سے کہہ دو کہ اس کار کو فوری طور پر ٹریس کیا جائے میں ناکوف اور نالوٹ کو اس کی اطلاع دے دیتا ہوں" ۔۔۔ پاکوسو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پاکوسو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا اور پھر اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں موجود ایک چھوٹی سی ڈائری نکالی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس نے ڈائری بند کی اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہوٹل شیرٹن" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"روم نمبر نائن۔ سکستھ فلور رچرڈ ولسن صاحب سے بات کرائیں" ۔۔۔ پاکوسو نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ناکوف کی آواز رسیور پر سنائی دی۔



"یس رچرڈ ولسن بول رہا ہوں" ۔۔۔ رچرڈ ولسن کی آواز میں حیرت نمایاں تھی۔

"پاکوسو بول رہا ہوں۔ تمہارے لئے ایک اہم رپورٹ ہے۔ بی۔ ایون پر مجھ سے بات کرو۔ یہ زیادہ محفوظ رہے گا" ۔۔۔ پاکوسو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور ایک چھوٹا سا مگر جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اُسے میز پر رکھ دیا۔ یہ بی ایون کا صرف ریسیونگ سیٹ تھا۔ اس لئے ہیڈ کوارٹر میں باس کے پاس موجود رہتا تھا۔ اور اس سے باہر سے کالیں ریسیو تو کی جا سکتی تھیں لیکن اس سے باہر کال نہ کیا جا سکتا تھا۔ یہ انتہائی محفوظ ٹرانسمیٹر تھا۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر پر کال آ گئی۔

"ہیلو ہیلو ناکوف کالنگ اوور" ۔۔۔ پاکوسو نے کال آتے ہی بٹن دبایا تو ناکوف کی آواز سنائی دی۔

"پاکوسو بول رہا ہوں ناکوف ایک اہم اطلاع مل رہی ہے۔ اوور" ۔۔۔ پاکوسو نے کہا۔

"کیسی اطلاع اوور" ۔۔۔ ناکوف کے لہجے میں حیرت اور زیادہ بڑھ گئی تھی اور پھر جواب میں ناکوسو نے ایوو کی دی ہوئی رپورٹ پوری تفصیل سے بتا دی۔

"اوہ اوہ یہ تو واقعی اہم اطلاع ہے۔ یہ لوگ یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہوں گے۔ شکریہ پاکوسو۔ اب میں انہیں سنبھال لوں گا۔ کیونکہ میرے اور نکالو کے ذمہ انہی کو سنبھالنے مشن لگایا گیا ہے۔

اوور" ___ ناکوف نے تشکرانہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ویسے اگر مجھے کوئی اطلاع ملی تو میں تمہیں دے دوں گا۔ تم مجھ سے رابطہ رکھنا۔ اوور" ___ پاکوسو نے کہا۔

" نہیں تم اس معاملے سے بالکل علیحدہ رہو۔ تاکہ یہ لوگ گرانڈ مشن کی طرف متوجہ ہی نہ ہو سکیں۔ اصل مسئلہ تو گرانڈ مشن کا تحفظ ہے۔ اس لئے تو یہ سارا سیٹ اپ تبدیل کیا گیا ہے۔ اور ہاں ناٹو کو بھی کال کر کے بتا دو تاکہ وہ بھی ہوشیار ہو جائے۔ یہ لوگ سب سے پہلے ناٹو کے سیٹ اپ کو ہی ٹریس کرنے کی کوشش کریں گے بس ایک اہم مسئلہ رہ گیا ہے۔ کہ مجھے ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ تکالو یہاں پہنچ چکی ہے یا نہیں۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ میں ہوٹل شیرٹن میں رہوں وہ سیٹ اپ کرنے کے بعد مجھ سے فوراً رابطہ کرے گی۔ اب مجھے فوری طور پر یہاں سے شفٹ ہونا ہوگا۔ اس صورت میں وہ پریشان ہو گی۔ اوور" ___ ناکوف نے کہا۔

" مس تکالو یہاں پہنچ چکی ہیں۔ اتنا تو مجھے معلوم ہے ناکوف۔ لیکن وہ کہاں ہیں یہ معلوم نہیں۔ بہر حال اگر انہوں نے مجھ سے رابطہ کیا تو میں تمہارے متعلق انہیں بتا دوں گا۔ تم بی۔ ایون پر مجھ سے مسلسل رابطہ رکھنا۔ اوور" ___ پاکوسو نے کہا۔

" اچھا ٹھیک ہے شکریہ پاکوسو۔ اوور اینڈ آل" ___ دوسری طرف سے ناکوف نے جواب دیا اور پاکوسو نے ہاتھ بڑھا کر ریسیونگ سیٹ آف کر دیا۔ اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے سیٹ کو واپس دراز میں رکھ دیا اس کے بعد اس نے فون کا ریسیور اٹھایا اور تیزی سے





نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس ناٹو ڈرائی کلینرز" ___ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک کاروباری سی آواز سنائی دی۔

" ناٹو صاحب سے بات کرائیں۔ میں پاکوسو بول رہا ہوں" ___ پاکوسو نے سخت لہجے میں کہا۔

" یس باس" ___ دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک اور آواز ریسیور پر سنائی دی۔

" یس ناٹو بول رہا ہوں" ___ بولنے والے کے لہجے میں حیرت تھی۔

" ناٹو پاکوسو بول رہا ہوں کیا لائن محفوظ ہے" ___ پاکوسو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ ایک منٹ" ___ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور پھر کچھ دیر بعد ناٹو کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

" یس پاکوسو اب کھل کر بات کرو لائن محفوظ ہو چکی ہے" ___ ناٹو نے کہا۔

" ناٹو تم نے ریڈ ڈاٹ کا چارج سنبھال لیا ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس اب ہمارے پیچھے پڑ گئی ہے۔ چیف باس نے ہم دونوں کو یہاں بھیجتے ہوئے خاص طور پر ہدایت کی تھی کہ ہم نے اس سارے سیٹ اپ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچانا ہے۔ اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے تاکہ تم اپنے سیٹ اپ کے بارے میں حفاظتی انتظامات کر لو" ___ پاکوسو نے کہا۔

" اوہ کیا کوئی نئی بات سامنے آئی ہے" ___ ناٹو کے لہجے

میں حیرت تھی اور جواب میں پاکوسو نے اینو سے ملی ہوئی پوری رپورٹ دوہرا دی۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ناکوف کو انہوں نے ٹریس کر لیا ہے اور اگر چیف باس کے حکم پر سارا سیٹ اپ تبدیل نہ کر دیا جاتا تو تمہارا ہیڈ کوارٹر بھی انہوں نے ٹریس کر ہی لیا تھا"۔۔۔ ناٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن ناکوف اب کے۔ جی۔ بی کا سپیشل ایجنٹ بن چکا ہے۔ اس لئے ہم یا چیف باس اُسے کچھ کہہ نہیں سکتے ورنہ اگر وہ پہلے کی طرح ہوتا تو شاید چیف باس اُسے فوری طور پر گولی مارنے کا حکم دے دیتا"۔۔۔ پاکوسو نے کہا۔

"ویسے تم ایسا کرو مس تکالو کو یہ ساری رپورٹ بتا دو۔ مجھے خدشہ ہے کہ اس ناکوف کے ساتھ ساتھ مس تکالو بھی کہیں گردش میں نہ آجائے"۔۔۔ ناٹو نے کہا۔

"نہیں میں نے ناکوف کو الرٹ کر دیا ہے۔ آگے وہ جانے اور اس کا کام۔ میں جانتا ہوں کہ تکالو کے اس ناکوف کے ساتھ گہرے تعلقات ہیں اور تکالو مارشل آٹوف کی ناک کا بال بنی ہوئی ہے۔ اس لئے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ہمارے ہی خلاف مارشل آٹوف کو کوئی بات کر دے۔ بس تم اپنا اور اپنی تنظیم کا خیال رکھنا۔ باقی وہ جانیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس"۔۔۔ پاکوسو نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں نے ویسے تو ناکوف کا قائم کیا ہوا سارا سیٹ اپ بدل دیا ہے۔ پھر بھی چند افراد ابھی بدلنے رہتے ہیں میں انہیں



بھی فارغ کر دیتا ہوں۔ اس طرح بالکل ہی سیٹ اپ چینج ہو جائے گا"۔۔۔ ناٹو نے کہا اور پاکوسو نے اوکے کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔ ابھی اس نے ریسیور رکھا ہی تھا کہ ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ اور پاکوسو نے چونک کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس پاکوسو سپیکنگ"۔۔۔ پاکوسو نے ریسیور اٹھاتے ہی کہا۔

"مارجر بول رہا ہوں باس"۔۔۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی اور پاکوسو چونک پڑا کیونکہ مارجر گراؤنڈ مشن ہیڈ کوارٹر کا انچارج تھا۔

"کیا بات ہے"۔۔۔ پاکوسو نے پوچھا۔

"باس اینو نے جس کار کے بارے میں اطلاع دی تھی اسے ٹریس کر لیا گیا ہے۔ وہ کار کنگ روڈ کے ایک فلیٹ کے نیچے گیراج میں بند کی گئی ہے اور ایک احمق اور مسخرہ سا نوجوان اس میں سے نکل کر فلیٹ نمبر دو سو میں گیا ہے۔ اس کا نام علی عمران ہے۔ اب مزید کیا حکم ہے"۔۔۔ مارجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کنگ روڈ فلیٹ نمبر دو سو۔۔۔ ٹھیک ہے۔ ویسے تم اپنے آدمیوں کو اس نگرانی سے فوراً واپس بلوا لو۔ یہ ہمارے مشن سے ہٹ کر کام ہے۔ ہم نے اس معاملے میں بالکل دخل نہیں دینا۔ سمجھے۔۔۔ البتہ ایسا کرو کہ مادام تکالو کی رہائش گاہ کی خفیہ نگرانی کراؤ تاکہ کسی بھی خطرے کے وقت انہیں بچایا جا سکے۔ لیکن انہیں اس کا قطعی احساس نہیں ہونا چاہئے۔۔۔ سمجھ گئے"۔۔۔ پاکوسو نے تیز

لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی پاکوسو نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور رکھ دیا۔ وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا جیسے وہ کسی الجھن کا شکار ہو۔ چند لمحوں بعد اس نے اس انداز میں کندھے اچکائے جیسے کسی فیصلے پر پہنچ گیا ہو۔ اس نے ایک بار پھر ریسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ ٹکالو نے اُسے اپنا خاص فون نمبر دیا تھا جو اس نے جان بوجھ کر ناکوف کو نہ بتایا تھا۔ کیونکہ ذہنی طور پر وہ ناکوف سے خار کھاتا تھا۔ اور اب اس کی اس ترقی نے تو اُسے ایک لحاظ سے کانٹوں پر لوٹا دیا تھا۔ لیکن چونکہ وہ اس معاملے میں مجبور تھا۔ اس کا کچھ نہ بگاڑ سکتا تھا۔ اس لئے مجبوراً خاموش ہو گیا تھا۔ کیونکہ ٹکالو ناکوف کی سائیڈ لیتی تھی اور وہ ٹکالو کی پہنچ سے واقف تھا۔ لیکن اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اینو کی دی ہوئی رپورٹ ٹکالو تک پہنچا دے۔ اس طرح یقیناً ٹکالو کی نظروں میں ناکوف گر جائے گا۔ اور ہو سکتا ہے کہ وہ ناراض ہو کر اُسے دوبارہ واپس پہلے والی جگہ پر پہنچا دے۔ اس طرح اس کا انتقام بھی پورا ہو جائے گا۔ اور شاید اس کی کارکردگی ٹکالو کی نظروں میں چڑھ جائے تو وہ ناکوف کی جگہ لے لے۔

"ہیلو ٹی۔ ون۔ ٹی سپیکنگ"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سپاٹ سی آواز سنائی دی۔

"پاکوسو بول رہا ہوں۔ ٹی ون سے بات کراؤ"۔۔۔ پاکوسو نے سخت لہجے میں کہا۔



"یس سر ہولڈ آن کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ریسیور پر ٹکالو کی مترنم آواز سنائی دی۔

"ہیلو پاکوسو میں ٹی ون بول رہی ہوں۔ کیا بات ہے کیسے فون کیا ہے"۔۔۔ ٹکالو کے لہجے میں ہلکی سی سختی تھی۔

"مادام آپ کو ایک اہم اطلاع دینی تھی"۔۔۔ پاکوسو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ ٹکالو بہرحال عہدے میں اس سے کہیں سینئر تھی۔

"کیسی اطلاع"۔۔۔ ٹکالو نے چونک کر پوچھا اور پاکوسو نے جواب میں نہ صرف اینو کی دی ہوئی پوری رپورٹ دوہرا دی بلکہ ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ اس نے ناکوف اور ناٹو کو بھی ہوشیار کر دیا ہے یہاں تک کہ مارجر کی کار کے متعلق ملنے والی اطلاع بھی بتا دی۔

"اوہ کنگ روڈ فلیٹ نمبر دو سو۔ یہ تو علی عمران کی رہائش گاہ ہے۔ اور علی عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاص آدمی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس ناکوف کی راہ پر لگ چکی ہے"۔۔۔ ٹکالو کی تشویش سے بھری آواز سنائی دی۔

"یس مادام اس لئے میں نے آپ کو بھی رپورٹ دینا مناسب سمجھی"۔۔۔ پاکوسو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"شکریہ پاکوسو۔ یہ واقعی اہم اطلاع ہے۔ اب ناکوف کو مجھے واپس بھجوانا پڑے گا۔ ٹھیک ہے میں اس سے رابطہ کر لوں گی"۔۔۔ ٹکالو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور ناکوف کی واپسی کا سُن کر پاکوسو کا چہرہ مسرت سے چمک اٹھا۔ ناکوف کی

اس طرح واپسی کا مطلب تھا۔ اس کی ناکامی۔ اور پاکوسو جانتا تھا کہ اپنی اس ناکامی پر ناکوف ہمیشہ شرمندہ اور دباد بارہے گا۔ اور یہ ایک لحاظ سے پاکوسو کی ناکوف پر برتری کا ثبوت تھا کہ پہلے اسے اس مشن سے علیحدہ کیا گیا اور اب اُسے واپس بھیجا جا رہا ہے جب کہ اہم ترین مشن اس کے حوالے کیا گیا ہے۔ اس کا دل مسرت سے خود بخود بھر گیا۔ اب اُسے اپنی صحیح اہمیت کا احساس ہونے لگا تھا۔



عمران نے کار ہوٹل شیرٹن کے کمپاؤنڈ میں موڑی اور پھر اُسے سیدھا پارکنگ کی طرف لیتا گیا۔ رچرڈ ولسن کے بارے میں اسے ٹائیگر نے اطلاع دی تھی کہ رچرڈ ولسن اس ہوٹل کے کمرہ نمبر ناتن سکستھ فلور میں رہتا رہا ہے لیکن پھر اچانک وہ کمرہ چھوڑ کر چلا گیا۔ اس کے بعد اس کا پتہ نہ چل سکا تھا۔ پھر سیکرٹ سروس بھی سارے شہر میں رچرڈ ولسن کو تلاش کرتی رہی تھی لیکن رچرڈ ولسن تو اس طرح غائب ہو گیا تھا جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ اس لئے عمران نے سوچا تھا کہ وہ خود ہوٹل شیرٹن جا کر اس بارے میں مزید معلومات حاصل کرے۔ شاید اس طرح کوئی لائن آف ایکشن مل جائے۔ ورنہ تو سب طرف اندھیرا تھا۔ راسکر کے متعلق بھی اسے اطلاع مل چکی تھی کہ ایک ہوٹل میں اس کا جھگڑا کسی مقامی بدمعاش سے ہو گیا تھا اور اس نے اُسے گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ ٹائیگر بھی اس دوران پوری

زیر زمین دنیا کو کھنگال چکا تھا لیکن ریڈ واٹ کے متعلق کہیں سے بھی کوئی معمولی سا کلیو بھی نہ ملا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے ناکوف کے ساتھ ساتھ ریڈ ڈاٹ بھی پاکیشیا سے غائب ہو چکی ہو۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ روسیاہ جیسی سپر پاور اتنی آسانی سے پیچھے ہٹنے والی نہیں ہے اس لئے لازماً انہوں نے اس ساری تنظیم کو اس طرح کیمو فلاج کر دیا ہے کہ اس کا معمولی سا سراغ بھی نہ مل رہا تھا۔

کار پارکنگ میں روک کر عمران نیچے اترا۔ اور ہوٹل کی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ اس وقت وہ اپنے اصل حلیے میں تھا۔ ہوٹل شیرٹن چونکہ وہ اکثر آتا جاتا رہتا تھا اس لئے عملہ اس سے اچھی طرح واقف تھا۔ ہال میں داخل ہو کر پہلے تو عمران الوؤں کی طرح آنکھیں گھماتا اس طرح پورے ہال کا جائزہ لیتا رہا جیسے زندگی میں پہلی بار کسی ایسے شاندار ہوٹل میں آیا ہو لیکن پھر اس کی نظریں ایک سائیڈ پر بیٹھے سوپر فیاض پر پڑ گئیں۔ اور یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ سوپر فیاض کے ساتھ اس کی بیوی سلمیٰ تھی اور ساتھ ہی ایک اور خوبصورت غیر ملکی لڑکی بھی بیٹھی ہوئی تھی۔ اور سوپر فیاض گو باتیں تو اپنی بیوی سلمیٰ سے کر رہا تھا لیکن کن انکھیوں سے وہ اس غیر ملکی لڑکی کو بھی مسلسل دیکھے جا رہا تھا۔ عمران قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھنے لگا۔

"آہا۔ آج بھابھی سلمیٰ نے آخر چھاپہ مار ہی لیا" ـــــ عمران نے قریب جا کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سوپر فیاض اسے دیکھ کر چونک پڑا۔

"تم۔ تم کہاں سے ٹپک پڑے" ـــــ سوپر فیاض نے برا سا



منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آؤ عمران بھائی بیٹھو۔ یہ میری نئی دوست مس تکانو ہیں۔ ولیسٹرن کارمن کی رہنے والی ہیں اور سیاح ہیں۔ اس ہوٹل میں ان سے ملاقات ہوئی ہے۔ اور یہ ہیں میرے منہ بولے بھائی علی عمران" ـــــ سلمیٰ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں اس غیر ملکی لڑکی تکانو سے عمران کا تعارف کراتے ہوئے کہا جب کہ فیاض نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے تھے جیسے اسے عمران کی آمد سخت ناگوار گزری تھی۔

"تم کیوں کونین چبا رہے ہو سوپر فیاض میں مس تکانو اور تمہارے درمیان نہیں بیٹھوں گا۔ اس لئے فکر نہ کرو تم اپنا نظر بازی کا کھیل جاری رکھ سکتے ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مڑ کر سلمیٰ کے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ مس تکانو اب بڑے غور سے عمران کو دیکھ رہی تھی۔

"اچھا یہ بات ہے۔ کیوں فیاض" ـــــ سلمیٰ نے چونک کر سخت نظروں سے فیاض کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس کی عادت ہی بکواس کرنے کی ہے۔ بہرحال اب ہمیں چلنا چاہیئے" ـــــ فیاض نے قدرے گھبراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیوں ابھی سے۔ ابھی تو ہم نے لنچ کیا ہے۔ مس تکانو کیا کہیں گی" ـــــ سلمیٰ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور فیاض ہونٹ بھینچ کر دوسری طرف دیکھنے لگا۔

"سلمیٰ بھابھی۔ بیچارے فیاض کو اب اتنا بھی نہ ڈانٹیں۔ آخر وہ

سپرنٹنڈنٹ ہے۔ کچھ تو اس کا رعب داب بھی پبلک میں قائم رہنا چاہیئے۔ کیوں مس تکانو" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تکانو بے اختیار مسکرا دی۔ سلمیٰ بھی ہنس پڑی جب کہ سوپر فیاض کا موڈ پہلے سے بھی زیادہ آف ہو گیا تھا۔

"مجھے ایک ضروری کام یاد آ گیا ہے۔ تم مس تکانو سے باتیں کرو۔ میں جا رہا ہوں" ____ یکلخت فیاض نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کی بیوی اُسے روکتی وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا کئی میزیں کراس کر چکا تھا۔ سلمیٰ کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے غصے کے آثار نمودار ہوئے مگر جلد ہی اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

"فیاض کا عہدہ ہی ایسا ہے کہ اُسے ہر وقت مصروف رہنا پڑتا ہے۔ مجھے امید ہے آپ خیال نہ کریں گی" ____ سلمیٰ نے مڑ کر مس تکانو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے نہیں مسز فیاض۔ مجھے تو آپ کی کمپنی میں لطف آتا ہے۔ مجھے بیحد شوق تھا کہ کسی مشرقی خاتون سے ملنے کا۔ اور آپ سے مل کر مجھے احساس ہو رہا ہے کہ مشرق کی خاتون ہم مغربی خواتین سے کئی گنا زیادہ مطمئن اور پُرسکون لائف گزارتی ہیں" ____ مس تکانو نے مسکراتے ہوئے کہا اور سلمیٰ کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھِل اُٹھا۔

"آپ کو مشرقی مرد سے ملنے کا بھی تو شوق ہو گا۔ اگر نہیں ہے تو پلیز ضرور یہ شوق پیدا کر لیں۔ ویسے بھی پیدائش والے معاملے



پر عورتوں کی ہی مکمل اجارہ داری ہے اور عورت چاہے مشرق کی ہو یا مغرب کی۔ بلکہ میں تو کہوں گا۔ شمال کی ہو یا جنوب کی پیدائش کے معاملے میں اجارہ دار ہی ہوتی ہے اس لئے آپ ضرور اپنے دل میں مشرقی مرد سے ملنے کا شوق پیدا کریں اور جب پیدا ہو جائے تو مجھے ضرور بتایئے گا۔ میں انتظار کروں گا لیکن یہ خیال رکھیئے کہ انتظار خاصا بے چین کر دینے والا لفظ ہوتا ہے۔ اور بے چینی جب حد سے بڑھ جائے تو پھر---- پھر کیا ہوتا ہے سلمیٰ بھابھی ارے ہاں پھر شادی ہو جاتی ہے" ____ عمران کی زبان پوری رفتار سے چل پڑی۔ اور سلمیٰ کے ساتھ ساتھ مس تکانو بھی بے اختیار ہنسنے لگی۔

"آپ واقعی دلچسپ آدمی ہیں۔ کیا کام کرتے ہیں آپ" ____ مس تکانو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ۔ اور کام کرے گا مس تکانو۔ بس آوارہ گردوں کی طرح اِدھر اُدھر گھومتا پھرتا رہتا ہے۔ فیاض مجھے بتا رہا تھا کہ یہاں کی سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے مگر مجھے یقین نہیں آتا۔ اس طرح ہنسنے ہنسانے والا آدمی اور اس قدر۔ اور کام کیسے کر لیتا ہو گا" ____ سلمیٰ نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ سلمیٰ بھابھی واقعی ایک گھریلو عورت تھی بغیر سوچے سمجھے بولے چلی جا رہی تھی۔

"اوہ تو آپ سیکرٹ سروس سے متعلق ہیں۔ مگر مجھے تو جنون ہے۔ سیکرٹ سروس مشنز پر بنی ہوئی فلمیں دیکھنے کا۔ میری بڑی خواہش تھی کہ کبھی سیکرٹ سروس کے رکن سے ملوں لیکن معاف کیجئے فلموں میں تو سیکرٹ ایجنٹ آپ سے یکسر مختلف ہوتے ہیں" ____ مس

تکانو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے بھی کوشش کی تھی۔ ایک فلم میں سیکرٹ سروس کے رکن کا کام حاصل کرنے کی لیکن ہدایت کار صاحب نے مجھے دیکھتے ہی ریجکٹ کر دیا کہ تم اور تو سب کچھ بن سکتے ہو لیکن سیکرٹ سروس کا رکن نہیں بن سکتے۔ اور سب کچھ میں وہ مجھے بڑی منتوں کے بعد ٹیکسی ڈرائیور بنانے کے لئے تیار ہو گیا تھا جو دس فٹ لمبے اور آٹھ فٹ چوڑے سیکرٹ سروس کے رکن کو لے کر مشن پر جاتا ہے۔ لیکن یہ سکوپ بھی ختم ہو گیا کہ سیکرٹ سروس کے یہ رکن صاحب ٹیکسی میں داخل ہی نہ ہو سکے۔ اور ہدایت کار کو ان کے لئے ٹرالر منگوانا پڑا۔ اور ٹرالر چلانے کا لائسنس میرے پاس موجود نہ تھا۔ اس لئے میں خاموشی سے سٹوڈیو سے باہر آ گیا۔ البتہ سوپر فیاض پر رعب ڈالنے کے لئے میں اسے یہی کہتا ہوں کہ وہ اگر سنٹرل انٹیلی جینس کا سپرنٹنڈنٹ ہے تو میں سیکرٹ سروس کا رکن ہوں۔ اور امید پر دنیا قائم ہے۔ شاید کبھی ایسی سیکرٹ سروس بھی بن جائے جو مجھے اپنا رکن بنا لے"۔۔۔ عمران نے کہا اور مس تکانو اس دوران بے اختیار ہنستی رہی۔

"آپ واقعی بیحد دلچسپ انسان ہیں"۔۔۔ مس تکانو نے کہا۔

"لیکن اب کیا کروں سلمیٰ بھابھی تو یہاں موجود ہیں اور ہمارے مشرق میں یہ بڑا مسئلہ ہے کہ بڑی بہن کے سامنے سوائے باتیں کرنے کے اور کچھ نہیں کیا جا سکتا"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔



"کیا۔ کیا مطلب تم کیا کہنا چاہتے ہو"۔۔۔ سلمیٰ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تو کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ یہ آپ کی سہیلی مجھے بار بار دلچسپ کہہ رہی ہیں۔ اور چسپ کا معنی تو آپ جانتی ہیں چپکنا ہوتا ہے اور دل چسپ کا مطلب ہوا دل چپکنا۔ یا دل چپکانا۔ اور اب آپ خود بتائیں آپ کی موجودگی میں بھلا میں یہ جرات کر سکتا ہوں کہ مس تکانو کے ساتھ دل چپکا سکوں"۔۔۔ عمران نے کہا اور سلمیٰ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم واقعی شیطان ہو۔۔۔ ٹھیک ہے۔ مس تکانو آپ عمران سے باتیں کریں اور مجھے اجازت دیں۔ گھر میں بچے اکیلے ہوں گے"۔۔۔ سلمیٰ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے بھابھی۔۔۔ میں اکیلا ارے ------"۔ عمران نے اس طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا جیسے وہ کوئی لڑکی ہو جسے بھرے بازار میں اکیلا چھوڑا جا رہا ہو۔

"بس بس اداکاری مت کرو۔ او۔ کے مس تکانو۔ گھر کا پتہ میں نے آپ کو بتا دیا ہے۔ اگر میرے گھر آئیں تو مجھے بیحد مسرت ہو گی"۔۔۔ سلمیٰ نے کہا۔

"ضرور آؤں گی مسز فیاض"۔۔۔ مس تکانو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سلمیٰ شرارت بھری نظروں سے عمران کو دیکھتے ہوئے گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔ عمران تو اس طرح سر جھکائے ہوئے بیٹھا تھا جیسے واقعی وہ اکیلا رہ جانے پر خوفزدہ ہو۔

"عمران صاحب آپ شادی شدہ ہیں"۔۔۔ اچانک مس تکانو

نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شادی شدہ۔ مس تکانو یہی میری زندگی کی سب سے بڑی ٹریجڈی ہے۔ جس سے میں شادی کرنے کا پروگرام بناتا ہوں وہ کسی اور سے شادی کر لیتی ہے۔ اور جو مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے اس سے شادی کرنے کا اماں بی نہیں مانتیں"۔۔۔ عمران نے بڑے غمگین سے لہجے میں کہا۔

"اوہ آپ کی شادی میں آپ کی والدہ کا کیا دخل"۔۔۔ مس تکانو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیوں دخل نہیں ہوگا۔ آخر بہو تو ان کی ہونی ہے۔ میری تو صرف بیوی ہوگی"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور مس تکانو حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھتی رہی۔

"کیا مطلب میں سمجھی نہیں"۔۔۔ مس تکانو نے کہا۔

"جب تک آپ بہو نہ بنیں گی اس کے متعلق کچھ نہیں سمجھ سکتیں اور جب تک آپ ساس نہ بنیں گی آپ کو بہو کے متعلق علم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے مجبوری ہے۔ یہ سارا سلسلہ پریکٹیکلی ہے۔ ویسے مس تکانو سلمیٰ بھابھی بتا رہی تھیں کہ آپ کا تعلق ولیسٹرن کارمن سے ہے لیکن آپ مجھے روسیاہی لگتی ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر واقعی حیران رہ گیا کہ مس تکانو اس کا فقرہ سن کر اس بُری چونکی تھی جیسے عمران نے اچانک اس کی کوئی چوری پکڑ لی ہو۔

"اوہ اوہ آپ کی نظریں بہت تیز ہیں۔ میں تو سمجھی تھی کہ آپ





صرف دلچسپ باتیں ہی کرنا جانتے ہیں۔ بہرحال آپ کا خیال درست ہے۔ میرے والدین روسیاہی تھے لیکن میرے بچپن میں وہ مستقل طور پر ولیسٹرن کارمن میں آباد ہو گئے تھے۔ اور میں پیدا ضرور روسیاہ میں ہوئی تھی لیکن اب ویسٹرن کارمن کی ہی شہری ہوں"۔۔۔ مس تکانو نے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا لیکن عمران اس کے چہرے کے بدلتے ہوئے رنگ بھانپ گیا تھا۔ اُسے صاف محسوس ہوا تھا کہ مس تکانو کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات نمایاں ہو گئے ہیں۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ آپ یہیں اس ہوٹل میں ٹھہری ہوتی ہیں"۔۔۔ عمران نے بات بدلنے کے لئے کہا۔

"نہیں میں ایک دوست فیملی کے ساتھ رہ رہی ہوں۔ یہاں تو میں ویسے آگئی تھی۔ اور یہاں مجھے مسز فیاض باقی عورتوں سے خاصی مختلف دکھائی دیں تو میں ان کی ٹیبل پر آ گئی۔ آپ کہاں رہتے ہیں"۔۔۔ مس تکانو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہاں ایک لارڈ ہیں رانا تہور علی صندوقی ان کی شاندار اور قدیم حویلی میں بہت سے گیسٹ روم ہیں۔ ان میں سے ایک گیسٹ روم میں میرا گھونسلہ ہے"۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور مس تکانو کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اوہ مشرقی لارڈز کی قدیم حویلیاں دیکھنے کا تو مجھے بے حد شوق ہے۔ کیا میں یہ حویلی دیکھ سکتی ہوں"۔۔۔ مس تکانو نے کہا۔

"اوہ کیوں نہیں آیئے ابھی چلتے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

اور مس تکانو شکریہ ادا کر کے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے چہرے پر واقعی ایسا اشتیاق تھا جیسے وہ اس حویلی کو فوری دیکھنا چاہتی ہو۔

تھوڑی دیر بعد عمران کی کار ہوٹل سے نکل کر رانا ہاؤس کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ عمران مس تکانو کے بارے میں کوئی واضح فیصلہ نہ کر سکا تھا۔ کسی لمحے تو اُسے خیال آتا کہ مس تکانو واقعی ایک عام سی مغربی لڑکی ہے لیکن دوسرے لمحے اُسے احساس ہوتا کہ مس تکانو وہ ہرگز نہیں ہے جو اپنے آپ کو ظاہر کر رہی ہے۔ لیکن، مس تکانو بڑے مطمئن انداز میں بیٹھی ایسے اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی جیسے کوئی سیاح کسی ملک میں پہلی بار جا کر ماحول کو دیکھتا ہے۔

"کاش آپ واقعی سیکرٹ سروس کے رُکن ہوتے تو میری زندگی کی ایک بڑی خواہش پوری ہو جاتی"۔۔۔ چند لمحوں بعد مس تکانو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی خواہش پوری ہو سکتی ہے۔ سوپر فیاض کی دوستی لازماً سیکرٹ سروس کے ارکان سے ہوگی آخر یہ سب ایک ہی ٹائپ کے لوگ ہوتے ہیں اور سوپر فیاض اپنی بیوی کی موجودگی میں جن نظروں سے آپ کو دیکھ رہا تھا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر آپ اس سے دوبارہ ملیں تو چند ارکان کیا وہ پوری سیکرٹ سروس کی آپ کے سامنے پریڈ کرا سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا، مس تکانو ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ بھی تو سپرنٹنڈنٹ فیاض کے دوست ہیں۔ آپ بھی تو انہیں جانتے ہوں گے دراصل میں نہیں چاہتی کہ مسز فیاض جیسی معصوم عورت



کو کوئی دکھ پہنچاؤں"۔۔۔ مس تکانو نے جواب دیا اور عمران مسکرا دیا۔

"اوہ واقعی بہرحال فکر نہ کریں۔ رانا صاحب جن کی حویلی میں ہم جا رہے ہیں۔ ان کے سیکرٹ سروس سے بڑے گہرے تعلقات ہیں۔ ان کے تو ملازم بھی انہیں وہاں بلوا سکتے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور مس تکانو کی آنکھوں میں چمک سی اُبھر آئی۔

"اوہ ویری گڈ پلیز آپ ضرور ان سے کہیں"۔۔۔ مس تکانو نے منت بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کی کار رانا ہاؤس کے بڑے عظیم الشان پھاٹک کے سامنے جا کر رُک گئی۔

"اوہ کمال ہے۔ اس قدر بڑا پھاٹک"۔۔۔ مس تکانو کی آنکھوں میں واقعی حیرت تھی۔

"رانا صاحب پہلے ہاتھی رکھا کرتے تھے سواری کے لئے۔ اس لئے اتنا بڑا پھاٹک بنوایا تھا انہوں نے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کار سے نیچے اُتر کر ستون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور جوزف باہر آ گیا۔

"مسٹر جوزف یہ مہمان ہیں مس تکانو۔ رانا صاحب کی حویلی دیکھنے اور رانا صاحب سے ملاقات کے لئے آئی ہیں"۔۔۔ عمران نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"رانا صاحب تو موجود نہیں ہیں حویلی بے شک دیکھ لیں"۔۔۔ جوزف نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا اور واپس کھڑکی میں غائب

ہو گیا۔ عمران ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔

"بڑے اکھڑ قسم کا ملازم ہے۔ یہ تو حبشی ہے" ___ مس تکانو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں کے لارڈ حبشی ملازمین رکھنا اپنے لئے باعث شان سمجھتے ہیں" ___ عمران نے کہا۔ اسی لمحے پھاٹک کھل گیا اور عمران کار اندر لے گیا۔

"اوہ کس قدر شاندار عمارت ہے ___ بہت شاندار ___ اوہ کس قدر امیر لوگ ہوتے ہیں یہ لارڈ" ___ مس تکانو نے عمارت کو دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے پورچ میں کار روک دی۔ اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے جوانا سامنے برآمدے میں پیر پھیلائے کسی دیو کی طرح کھڑا تھا۔

"یہ ہیں مسٹر جوانا ___ ایکریمین ہے۔ لیکن اب رانا صاحب کی ملازمت میں آ گئے ہیں اور مسٹر جوانا یہ مس تکانو ہیں" ___ عمران نے جوانا اور مس تکانو کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور مس تکانو نے مسکراتے ہوئے مصافحے کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا۔

"سوری مس یہاں عورتوں سے ہاتھ ملانا معیوب سمجھا جاتا ہے" ___ جوانا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور مس تکانو نے ہاتھ واپس کھینچ لیا۔ اس کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے انتہائی سختی کے آثار نمودار ہو گئے۔ مگر دوسرے لمحے اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

"واقعی مشرق کے طور طریقے مغرب سے بالکل مختلف ہیں" ___



مس تکانو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آئیے مس تکانو۔ ادھر ڈرائنگ روم میں بیٹھتے ہیں" ___ عمران نے کہا اور مس تکانو سر ہلاتی اس کے ساتھ ڈرائنگ روم کی طرف چل پڑی۔

"جوانا میری بات سنو" ___ عمران نے مڑ کر وہیں کھڑے جوانا سے کہا اور جوانا ہونٹ بھینچے ان کے پیچھے چل پڑا۔

"مس تکانو کو سیکرٹ سروس کے ارکان سے ملنے کا بیحد شوق ہے اور رانا صاحب کے سیکرٹ سروس والے بیحد دوست ہیں۔ کیا تم کسی سیکرٹ سروس والے سے انہیں ملوا سکتے ہو" ___ عمران نے بڑے فنکارانہ انداز میں جوانا کو آنکھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"بالکل ملوا سکتا ہوں" ___ جوانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اوہ ضرور ملواؤ میری زندگی کی یہ سب سے بڑی خواہش ہے" ___ تکانو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ صرف رکن سے ملنا چاہتی ہیں یا سیکرٹ سروس کے چیف سے" ___ جوانا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"چیف۔ اوہ کون ہے چیف اوہ انتہائی شاندار شخصیت ہو گی۔ ضرور ملواؤ۔ پلیز مسٹر جوانا میں ساری عمر تمہاری احسان مند رہوں گی" ___ تکانو کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے آثار نظر آنے لگے تھے۔

"ٹھیک ہے میں انہیں کال کر لیتا ہوں لیکن مسٹر عمران آپ کو بھ

یہاں سے جانا ہوگا۔ کیونکہ چیف کسی مقامی آدمی کے سامنے نہیں آسکتے“ ــــ جوانا نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”آخر مقامی آدمیوں سے وہ پردہ کیوں کرتا ہے“ ــــ عمران نے چونک کر پوچھا۔

”یہ اس کی مرضی ہے مسٹر عمران مس تکانو غیر ملکی سیاح ہیں۔ اور ان کا کوئی تعلق اس پیشے سے نہ ہوگا اس لئے چیف ان سے تو مل سکتا ہے لیکن کسی مقامی آدمی کے سامنے وہ کسی صورت بھی نہیں آسکتا“ ــــ جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”پلیز مسٹر عمران میری خاطر آپ اس پردہ داری کو قبول کرلیں“ ــــ تکانو نے اس بار عمران کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

”او۔ کے ٹھیک ہے۔ آپ مہمان ہیں اس لئے آپ کی خوشنودی بھی ضروری ہے“ ــــ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

”مسٹر جوانا کیا آپ اس قدر بااختیار ہیں کہ آپ کے کہنے پر سیکرٹ سروس کا چیف یہاں آجائے گا“ ــــ عمران کے جانے کے بعد تکانو نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں اور جوزف اس کے خاص ملازم ہیں مس تکانو۔ اور جب ہم اسے یہ یقین دلا دیں گے کہ مس تکانو کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں ہے تو پھر وہ یقیناً آجائے گا۔ لیکن مس تکانو آپ کو تلاشی دینی ہوگی تاکہ اگر آپ کے پاس کوئی ہتھیار ہو تو وہ علیحدہ کر دیا جائے“ ــــ جوانا



نے کہا۔

”میرے پاس کوئی ہتھیار نہیں ہے۔ تم بے شک جس طرح چاہو میری تلاشی لے لو“ ــــ تکانو نے فوراً ہی کہا اور جوانا مسکرا دیا۔

”ٹھیک ہے مس تکانو آپ کا یہ کہہ دینا ہی کافی ہے“ ــــ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر ایک طرف رکھے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے لگا۔ تکانو بڑے غور سے اسے نمبر ڈائل کرتے دیکھ رہی تھی۔ لیکن چند نمبر ڈائل کرنے کے بعد جوانا نے ہاتھ سے کریڈل دبا دیا۔ اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس بار وہ پہلے سے مختلف نمبر ڈائل کر رہا تھا۔ اس بار بھی اس نے چند نمبر ڈائل کر کے کریڈل دبا دیا اس نے تین بار ایسا کیا۔

”جناب میں رانا ہاؤس سے جوانا بول رہا ہوں۔ مسٹر علی عمران ایک سیاح خاتون مس تکانو کے ہمراہ یہاں آتے ہیں۔ مس تکانو انتہائی معصوم اور سیدھی سادھی خاتون ہیں۔ وہ آپ سے ملنا چاہتی ہیں انہیں سیکرٹ سروس کے کسی رکن یا چیف سے ملنے کا بیحد شوق ہے۔ اگر آپ تشریف لائیں تو میں مس تکانو کو خوشخبری سنا دوں“ ــــ جوانا نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے جناب بیحد شکریہ میں نے چیک کر لیا ہے۔ ان کے پاس کوئی ہتھیار نہیں ہے۔ آپ بے فکر ہو کر آجائیں“ ــــ جوانا نے چند لمحے ٹھہر کر کہا اور پھر کچھ سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

”وہ آرہے ہیں مس تکانو۔ اب آپ بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند

فرمائیں گی" ـــــ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جو چیف پینا چاہیں۔ میں ان کے ساتھ ہی کچھ پیوں گی مجھے زیادہ مسرت ہوگی" ـــــ تکالو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ تو سادہ پانی پیتے ہیں۔ بہرحال وہ آ جائیں اس کے بعد جو آپ کہیں گی حاضر کر دیا جائے گا" ـــــ جوانا نے کہا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ تکالو بڑے اشتیاق بھرے انداز میں بیٹھی دروازے کی طرف دیکھتی رہی۔ پھر اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور کان کی لو اس طرح مسلنے لگی جیسے وہاں اسے خارش سی محسوس ہونے لگی ہو۔ چند لمحوں بعد جب اس کا ہاتھ ہٹا تو کان کی لو پہلے سے قدرے سرخ نظر آنے لگی تھی۔

دس منٹ بعد جوانا دوبارہ اندر داخل ہوا۔

"چیف آ رہے ہیں" ـــــ جوانا نے کہا اور مس تکالو چونک کر سیدھی ہو گئی۔ دوسرے لمحے دروازے سے ایک لمبا تڑنگا دیو قامت آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا سوٹ تھا۔ چہرے پر سختی اور سرد مہری نمایاں تھی۔ آنکھوں پر سیاہ رنگ کا چشمہ تھا۔ اس کے بال ہلکے سنہری تھے۔ جسم انتہائی ٹھوس اور ورزشی نظر آ رہا تھا۔

"ہیلو مس تکالو" ـــــ آنے والے نے اپنی طرف سے تو نرم آواز میں بات کرتے ہوئے کہا لیکن لہجہ ایسے تھا جیسے لٹھ مار رہا ہو۔

"ہیلو چیف۔ اوہ کس قدر شاندار لمحہ ہے یہ میری زندگی کا کہ مجھے کسی سیکرٹ سروس کے چیف سے ملاقات کا شرف حاصل ہو رہا ہے" ـــــ تکالو نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مصافحے



کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"سوری مس تکالو ہمارے ہاں عورتوں سے مصافحہ بدتمیزی سمجھا جاتا ہے" ـــــ چیف نے خشک لہجے میں کہا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔ تکالو نے شرمندہ سے انداز میں ہاتھ واپس کھینچ لیا اور دوبارہ سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی۔

"جوانا" ـــــ چیف نے ایک طرف کھڑے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف" ـــــ جوانا نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"مس تکالو کے سامنے کوئی مشروب نظر نہیں آ رہا۔ کیا اب آپ لوگ مہمان نوازی بھی بھول گئے ہیں" ـــــ چیف کے لہجے میں انتہائی سرد مہری ابھر آئی تھی۔

"میں نے پوچھا تھا چیف لیکن انہوں نے کہا کہ چیف جو پئیں گے وہی وہ بھی پئیں گی" ـــــ جوانا نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ شکریہ مس تکالو ٹھیک ہے۔ مس تکالو کے ساتھ میں بھی لیمن جوس پی لوں گا" ـــــ چیف نے کہا۔

"یس چیف" ـــــ جوانا نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ہیں۔ کیا نام ہے آپ کا" ـــــ تکالو نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے نام کوڈ ہوتے ہیں۔ جو کسی کو بتائے نہیں جا سکتے۔ آپ مجھے چیف کہہ سکتی ہیں۔ آپ کا تعلق کس ملک سے ہے" ـــــ چیف

نے اس بار مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"میرا تعلق ویسٹرن کارمن سے ہے۔ لیکن میرے ماں باپ روسیاہی تھے۔ اور میں بچپن سے ہی ان کے ساتھ روسیاہ سے ویسٹرن کارمن شفٹ ہوگئی۔ میں نے الیکٹرونک میں ماسٹر ڈگری لی ہوئی ہے۔ میرے والد کی ویسٹرن کارمن میں الیکٹرونک کا سامان بنانے کی ایک فیکٹری ہے اور میں آجکل اپنے والد کے ساتھ وہاں کام کرتی ہوں۔ سیاحت میرا شوق ہے۔ اور سارا مغرب گھوم لینے کے بعد مجھے مشرق کی سیاحت کا خیال آیا اور میں یہاں آگئی۔ یہاں ہوٹل شیرٹن میں میرا تعارف سنٹرل انٹیلی جینس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض اور ان کی بیگم سے ہوا۔ ابھی میں ان سے باتیں کر رہی تھی کہ مسٹر علی عمران آئے اور پھر باتوں ہی باتوں میں سیکرٹ سروس کا ذکر آگیا تو میں نے خواہش ظاہر کی کہ مجھے سیکرٹ سروس کے کسی رکن سے ملنے کا بیحد شوق ہے۔ وہ مجھے یہاں لے آئے اور میری خوش قسمتی ہے کہ یہاں مجھے آپ سے ملاقات کا شرف حاصل ہو رہا ہے"۔۔۔ مس تکانو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کا یہ شوق واقعی منفرد ہے۔ کیا آپ یورپ میں بھی کسی ایسے آدمی سے ملی ہیں"۔۔۔ چیف نے کہا تو مس تکانو چونک پڑی۔

"اوہ نہیں وہاں کوئی ایسا آدمی ہی نہیں ملا جو ذریعہ بن سکتا۔ آپ کا ہیڈ کوارٹر یہاں سے کہیں قریب ہی ہے"۔۔۔ مس تکانو نے کہا۔

"ہے بھی سہی اور نہیں بھی"۔۔۔ چیف نے مسکراتے ہوئے جواب



دیا اور مس تکانو ہنس پڑی۔

"اوہ میں سمجھ گئی یہ بھی سیکرٹ ہوگا واقعی انتہائی دلچسپ لائف ہے کہ ہر چیز ہی سیکرٹ ہوتی ہے۔ ویسے مسٹر جوانا نے مسٹر عمران کو بھیج دیا تھا کہ آپ کسی مقامی آدمی کے سامنے نہیں آتے۔ کیا واقعی ایسا ہے"۔۔۔ تکانو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ ہماری مجبوری ہے۔ اس طرح ہم نظروں میں آ سکتے ہیں"۔۔۔ چیف نے کہا۔

"تو کیا آپ اس وقت اپنی اصل شکل میں ہیں یا یہ بھی فلموں کی طرح کوئی میک اپ ہے"۔۔۔ تکانو نے ایسے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا جیسے بچے کسی دلچسپ کہانی کے کردار سے سوال جواب کرتے ہیں۔

"کچھ اصلی ہے اور کچھ نقلی"۔۔۔ چیف نے جواب دیا اور تکانو ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

اسی لمحے جوانا اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرے اٹھائی ہوئی تھی جس میں سرخ رنگ کے مشروب کے دو گلاس موجود تھے۔ اس نے بڑے ادب سے ایک گلاس مس تکانو کے سامنے اور ایک چیف کے سامنے رکھا اور پھر ٹرے ایک سائیڈ پر موجود تپائی پر رکھ کر وہ پہلے کی طرح مودبانہ انداز میں ایک طرف کھڑا ہوگیا۔

"پیجئے مس تکانو یہ بہترین مشروب ہے"۔۔۔ چیف نے اپنا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا اور تکانو نے بھی گلاس اٹھایا اور پھر وہ دونوں چسکیاں لے کر مشروب پینے لگے۔

"چیف آپ کی سیکرٹ سروس میں کتنے رُکن ہیں۔ کم از کم تعداد بتانے میں تو کوئی سیکرٹ نہ ہو گا" ___ تکالو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"زیادہ نہیں ہیں۔ یہ چھوٹا سا ملک ہے۔ اس لئے چار ارکان ہیں" ___ چیف نے جواب دیا۔

"اوہ واقعی اس پس ماندہ سے ملک میں سیکرٹ سروس کیا کرتی ہو گی" ___ تکالو نے کندھے اُچکاتے ہوئے کہا۔

"اچھا چیف آپ کا بیحد شکریہ۔ آپ نے میری زندگی کی ایک بڑی خواہش پوری کر دی ہے۔ اب مجھے اجازت دیجئے میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتی" ___ مشروب ختم کر کے تکالو نے اُٹھتے ہوئے کہا اس کا انداز ایسا تھا جیسے یکلخت اُسے چیف سے کوئی دلچسپی نہ رہی ہو۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بیٹھیں پہلے میں جاؤں گا پھر جوانا آپ کو باہر چھوڑ آئے گا" ___ چیف نے بھی اُسی طرح خشک لہجے میں کہا اور پھر اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"چیف بیحد کم گو آدمی ہیں مسٹر جوانا" ___ چیف کے جانے کے بعد تکالو نے ایک طرف کھڑے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ظاہر ہے مس تکالو خاموشی میں ہی اسرار ہوتا ہے" ___ جوانا نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا اور تکالو نے مُسکرا کر سر ہلا دیا۔

"آپ نے کہاں جانا ہے۔ میں جوزف کو کہتا ہوں وہ آپ کو چھوڑ آئے گا۔ مسٹر عمران تو چلے گئے ہیں" ___ جوانا نے کہا۔



"نہیں شکریہ میں ٹیکسی لے لوں گی۔ بس آپ مجھے اس عمارت سے باہر چھوڑ دیں" ___ تکالو نے کہا۔

"آئیے" ___ جوانا نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہ اُسے بڑے پھاٹک سے باہر چھوڑ کر واپس پلٹ آیا۔ اُسی لمحے جوزف ایک کمرے سے نکلتا دکھائی دیا۔

"واہ بہت شاندار چیف بنے ہو" ___ جوانا نے قریب جا کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس بھی بس خواہ مخواہ کے ڈرامے کرتا رہتا ہے۔ مجھے تو وحشت ہو رہی تھی۔ اس سفید مولی کے سامنے بیٹھنے سے" ___ جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جوانا کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ماسٹر ہے کہاں" ___ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ نیچے تہہ خانے میں ہی ہو گا" ___ جوزف نے جواب دیا اور جوانا سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر چند لمحوں بعد وہ ایک تہہ خانے میں داخل ہو رہا تھا۔ جہاں دیوار کے ساتھ نصب ایک مشین کے سامنے عمران کھڑا تھا۔ مشین پر بے شمار بلب جل بجھ رہے تھے۔ اور اس کے درمیان بنی ہوئی ایک سکرین پر تکالو فٹ پاتھ پر پیدل چلتی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ وہ بار بار مڑ کر اس طرح پیچھے دیکھتی جیسے خاص طور پر کسی کو چیک کرنا چاہتی ہو۔

"یہ عورت دراصل کون تھی ماسٹر" ___ جوانا نے عمران کے قریب پہنچتے ہی کہا۔

"روسیاہ کی خفیہ ایجنسی کے۔جی۔بی کی سپیشل ایجنٹ" ___

عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

"کے۔ جی۔ بی کی سپیشل ایجنٹ۔ اوہ پھر بھی آپ نے اُسے اس طرح جانے دیا"۔۔۔ جوانا کے لہجے میں حیرت تھی۔

"تو اور کیا کرتا۔ اماں بی سے بات کرتا تو وہ جوتیوں سے کھوپڑی پلپلی کر دیتیں۔ وہ ویسے ہی میموں سے الرجک ہیں وہ سب سفید فام عورتوں کو فرنگن اور میم کہتی ہیں اور تم جانتے ہی نہیں ہو کہ انہیں فرنگن سے کس قدر نفرت ہے۔ وہ تو جولیا کو بھی دیکھنے تک کی روادار نہ تھیں لیکن ثریا کے سمجھانے بجھانے پر انہیں بمشکل یقین آیا کہ یہ فرنگن نہیں ہے۔ اور تم اور جوزف دونوں ہی عورت بیزار واقع ہوئے ہو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔ سکرین پر اب مس تکالو ایک ٹیکسی میں بیٹھ رہی تھی۔ پھر سکرین پر ٹیکسی آگے بڑھتی نظر آنے لگی۔

"یہ آپ نے اس کے جسم میں کیا چھپا دیا ہے کہ وہ ٹیکسی کے اندر بیٹھی ہے۔ لیکن ٹیکسی ایسے سکرین پر نظر آ رہی ہے۔ جیسے اس کے پیچھے کسی گاڑی میں کیمرہ لگا ہوا ہو"۔۔۔ جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ بیحد کایاں اور ٹھنڈے دماغ کی عورت ہے۔ اُسے میرے متعلق یقیناً بخوبی علم ہو گا اور شاید اسی لئے اس نے فیاضی کے ساتھ دوستی کا آغاز کیا تھا کہ اس کے ذریعے وہ مجھ تک پہنچے اب یہ الگ بات ہے کہ میں خود ہی اس تک پہنچ گیا۔ اور میں نے اُسے دیکھتے ہی پہچان لیا۔ وہ شاید زندگی میں پہلی بار پاکیشیا آئی ہے۔ اس لئے اس کا خیال تھا کہ اُسے یہاں کوئی نہیں پہچانتا ہو گا لیکن میرے پاس کے جی۔ بی کے سرکردہ ایجنٹوں کی فائل موجود ہے۔ ظاہر ہے جب فائل میں مس تکالو جیسی خوبصورت ایجنٹ کی تصویر ہو تو اسے غور سے دیکھے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔ وہ دراصل میرے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچنا چاہتی تھی۔ اس لئے میں نے اس کی خواہش کے احترام میں اُسے چیف سے ملوا دیا۔ لیکن جب وہ میرے ساتھ کار میں بیٹھ کر آ رہی تھی تو میں نے اس کے جوتے سے ٹی تھرٹی لگا دیا تھا۔ بس میرے جوتے کو صرف ایک لمحے کے لئے مخصوص انداز میں اس کے جوتے سے ٹکرانا پڑا۔ اور ٹی تھرٹی اس کے چمڑے سے بنے ہوئے جوتے میں جذب ہو گیا۔ اب یہ ٹی تھرٹی سے نکلنے والی شعاعوں کا کمال ہے کہ اگر میں چاہوں تو یہاں سکرین پر اس کا جراب کے اندر چھپا ہوا پیر بھی نظر آنے لگے"۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور جوانا نے سر ہلا دیا۔

"ویسے آپ نے اس کی نگرانی اور تعاقب کے لئے واقعی انوکھا انداز اپنایا ہے"۔۔۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ان روسیاہی ایجنٹوں کو نہیں جانتے۔ یہ انتہائی کایاں ہوشیار اور تیز ہوتے ہیں۔ اب بھی اسے مسلسل یہی پریشانی ہو گی کہ آخر اس کا تعاقب کیوں نہیں کیا جا رہا۔ اور تم دیکھنا کہ وہ اپنی رہائش گاہ تک پہنچنے میں کتنی ٹیکسیاں بدلے گی اور کتنے راستوں پر خواہ مخواہ گھومتی پھرے گی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر اگر وہ اس قدر ذہین ہے تو کیا آپ کے اس ڈرامے پر یقین کرے گی کہ جوزف ہی چیف ہے" ۔۔۔ جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ذہین عورت ہے کوئی عام آدمی بھی ظاہر ہے اس احمقانہ ڈرامے پر یقین نہیں کر سکتا۔ لیکن میرا مقصد صرف اُسے ذہنی طور پر الجھانا تھا تاکہ وہ اس بات سے الجھتی رہے کہ میرا اس ڈرامے سے کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ اور اس الجھن میں ظاہر ہے وہ اپنے پتے شو کرانے پر مجبور ہو ہی جائے گی" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"آپ کو تو میرے خیال میں کافی دیر یہاں رہنا ہوگا اس لئے میں چائے لے آؤں" ۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"اوہ تم بھی اب مس تکالو کی طرح عقلمند ہوتے جا رہے ہو۔ جوزف سے بھی کہہ دو کہ وہ رانا ہاؤس کا حفاظتی نظام آن رکھے۔ ہو سکتا ہے رات کو مس تکالو اپنے ساتھیوں سمیت اندر گھسنے کی کوشش کرے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا تہہ خانے سے باہر کی طرف مڑ گیا جب کہ عمران کی نظریں بدستور سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔



ناکوف ایک کرسی پر آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ پاکوسو کی کال ملنے کے بعد وہ ہوٹل شیرٹن سے فوری طور پر دارالحکومت کے مضافات میں واقع ایک علاقے سراج پور میں شفٹ ہو گیا تھا۔ یہاں اس نے ایک کوٹھی نما مکان جعلی نام سے خریدا ہوا تھا۔ اور اُسے کسی مشکل ترین وقت کے لئے اپنے پورے گروپ سے بالکل خفیہ رکھا تھا۔ مکان میں نہ صرف دو کاریں موجود تھیں۔ بلکہ ضرورت کی تمام تر چیزیں بھی پہلے سے موجود تھیں۔ لیکن جب سے وہ اس کوٹھی میں آیا تھا۔ اس کا سارا وقت سخت اضطراب اور بے چینی میں گزر رہا تھا۔ ایک لحاظ سے وہ بالکل ہی بے بس اور تنہا سا ہو کر رہ گیا تھا۔ تکالو کے ساتھ اس کا کوئی رابطہ نہ رہا تھا ریڈ ڈاٹ اور گرانڈ مشن سے وہ پہلے ہی علیحدہ ہو چکا تھا۔ اب ہوٹل سے یہاں شفٹ ہونے کے بعد

توتکانو کا یہاں تک پہنچنا ہی مشکل تھا۔ پاکوسو نے جس انداز میں اسے اپنو
کی دی ہوئی رپورٹ سنائی تھی۔ اس انداز سے ہی وہ پاکوسو کے طنز کو بخوبی
سمجھ گیا تھا لیکن واقعی غلطی اسی سے ہوئی تھی کہ اس نے مقامی آدمی
راسکر سے زیادہ کھل کر باتیں کر لی تھیں۔ اس وقت تو اس کے ذہن
کے کسی گوشے میں بھی یہ خیال نہ تھا کہ کبھی اسے اس بے تکلفانہ گفتگو
کی وجہ سے اسی طرح ندامت اٹھانا پڑے گی۔ لیکن اب وہ وقت گزر
چکا تھا۔ اور ناکوف مسلسل یہی سوچے جا رہا تھا کہ وہ کب تک تکانو کا
انتظار کرتا رہے گا۔ وہ خود بھی کچھ کرنا چاہتا تھا۔ لیکن پھر اسے تکانو کا
خیال آ جاتا۔ نجانے تکانو کیا کر رہی تھی۔ ہو سکتا ہے اس کے حرکت
میں آنے سے اس کے کسی پروگرام میں خلل پڑ جاتے۔ وہ تکانو کے
مزاج سے اچھی طرح واقف تھا اگر وہ اس سے بگڑ گئی تو پھر کے۔ جی۔
بی کی سپیشل ایجنٹ اور تکانو سے شادی تو ایک طرف اسے اپنی جان
سے بھی ہاتھ دھونے پڑ جائیں گے لیکن اب وہ مزید زیادہ دیر تک
ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھا نہ رہ سکتا تھا۔ وہ خود بھی کچھ کرنا چاہتا تھا تاکہ
کم از کم اسی پاکوسو کو بتا سکے کہ وہ کے۔ جی۔ بی کا سپیشل ایجنٹ بننے
کا حقدار تھا لیکن یہی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ وہ کیا کرے
اور اس بات کو سوچنے کے لئے اس نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں۔ اچانک
اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ چونک پڑا۔
"اوہ واقعی اب میں احمق ہوتا جا رہا ہوں۔ چیف آف ریڈ آرمی نے
مجھے باقاعدہ سیکرٹ سروس کے بارے میں فائل دی تھی۔ اور میں
نے اسے دیکھا تک نہیں۔ یقیناً اس میں ایسی معلومات ہوں گی جن سے



سیکرٹ سروس کے خلاف بہر حال کچھ نہ کچھ کیا جا سکتا ہے۔ یہ خیال
آتے ہی وہ تیزی سے اٹھا اور ایک طرف دیوار میں نصب،
الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں موجود
اپنے مخصوص بریف کیس کو اٹھایا اور اسے واپس لا کر میز پر رکھا
اور خود وہ کرسی پر بیٹھ کر اسے کھولنے لگا۔ اس کی خفیہ تہہ میں
ایک فائل موجود تھی۔ اس نے وہ فائل اٹھائی اور اسے کھول کر دیکھنے
لگا۔ فائل کے اندر صرف چار صفحات تھے۔ اور ساتھ ہی دو فوٹو بھی
تھے۔ ایک مرد کا اور دوسرا کسی عورت کا۔ لیکن یہ عورت سوئس
نژاد لگتی تھی۔ ناکوف نے فائل پڑھنا شروع کر دی۔ جب اس نے
وہ چار صفحات پڑھ لئے تو اس نے ایک بار پھر دونوں فوٹوؤں
کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ فائل کے مطابق ایک فوٹو علی
عمران کا تھا جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا تھا۔ فائل
کے تین بلکہ ساڑھے تین صفحات اس کی تعریفوں سے بھرے
ہوئے تھے۔ اور فائل کے مطابق تو یہ علی عمران انسان کی بجائے
شیطانی روح یا کوئی مافوق الفطرت آدمی لگتا تھا۔ حالانکہ فوٹو میں
وہ ایک عام سا مسخرہ سا نوجوان نظر آتا تھا۔ لیکن دوسرے فوٹو میں
نظر آنے والی لڑکی کا نام جولیانا لکھا گیا تھا۔ اور یہ بتایا گیا تھا کہ
یہ سوئس نژاد لڑکی ہے اور اس کے متعلق مشہور ہے کہ یہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس کی خاص رکن ہے اور اس کے رہائشی فلیٹ کا
نمبر بھی فائل میں درج تھا۔
"ٹھیک ہے۔ مجھے اس لڑکی پر کام کرنا چاہئے۔ اگر یہ واقعی

پاکیشیا سیکرٹ سروس کی رکن ہے تو پھر میں آسانی سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریپ کر لوں گا"۔۔۔ ناکوف نے کہا اور اس نے فائل واپس بریف کیس کی خفیہ تہہ میں رکھی اور بریف کیس بند کر کے اس نے اسے واپس الماری میں رکھ دیا۔ اس کے بعد وہ اس کمرے سے نکل کر ایک اور چھوٹے کمرے میں آیا۔ یہاں دیوار کے ساتھ لگے ہوئے ایک سٹینڈ پر فون بھی موجود تھا اور ساتھ ہی ایک ڈائریکٹری بھی۔ اس نے ڈائریکٹری اٹھائی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا اور چند لمحوں بعد وہ ڈائریکٹری میں درج جولیانا فٹزواٹر کا نام اور پتہ کے ساتھ ساتھ اس کا فون نمبر تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ پتہ بھی وہی درج تھا جو فائل میں لکھا گیا تھا۔ ناکوف نے ڈائریکٹری بند کر کے ایک طرف رکھی اور رسیور اٹھا کر جولیانا کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس جولیانا سپیکنگ"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی مگر لہجہ سپاٹ تھا۔

"سوری رانگ نمبر"۔۔۔ ناکوف نے لہجہ بدلتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کا فون کرنے سے مقصد صرف اس پتے کو کنفرم کرنا تھا۔ اور پتہ کنفرم ہو گیا تھا۔ وہ ڈریسنگ روم میں گیا اور پھر جب تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ واپس نکلا تو اس کے جسم پر ایک قیمتی سوٹ تھا۔ چہرے پر اس نے سپیشل میک اپ پوری مہارت سے کیا تھا تاکہ جولیانا میک اپ کی موجودگی کو پہچان نہ سکے۔ بہرحال وہ سیکرٹ سروس کی رکن تھی۔ کوئی عام لڑکی نہ تھی۔ پھر

الماری سے اس نے اپنا مخصوص ریوالور۔ کرنسی اور اسی طرح کا دوسرا سامان نکال کر ایک ہینڈ بیگ میں ڈالا اور ہینڈ بیگ ایک کار کے ڈیش بورڈ میں رکھ کر اس نے کار سٹارٹ کی اور چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے دارالحکومت کی طرف اڑی جا رہی تھی۔

تقریباً دو گھنٹوں کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ اس سڑک پر پہنچ گیا جہاں جولیانا کا فلیٹ تھا۔ سڑک کا ایک چکر لگانے کے بعد وہ اس کا فلیٹ دیکھ چکا تھا۔ اس نے کار واپس موڑی اور فلیٹ سے ذرا ہٹ کر ایک ریستوران کے سامنے روک دی۔ وہ اب اس ریستوران میں بیٹھ کر فلیٹ کی نگرانی کرنا چاہتا تھا۔ اس کا پلان تھا کہ یہ جولیا اپنے فلیٹ سے نکل کر کسی کلب یا ہوٹل میں گئی تو وہاں اس سے اس طرح راہ و رسم پیدا کرے گا جیسے اس کی ملاقات اچانک ہو۔ اور اس کے بعد جیسے بھی حالات ہوتے ویسے ہی آگے کام کرے گا۔ ریستوران کا فرنٹ چونکہ شفاف شیشوں کا بنا ہوا تھا۔ اس لئے اندر بیٹھ کر وہ آسانی سے فلیٹ کی نگرانی کر سکتا تھا۔ اس نے کافی منگوائی اور اسے پینے میں مصروف ہو گیا۔ تقریباً ایک گھنٹے تک اسے وہاں بیٹھنا پڑا۔ اس دوران وہ اخبار بھی چاٹ چکا تھا۔ اور دو بار مزید کافی بھی پی چکا تھا لیکن جولیانا اسے فلیٹ سے باہر آتی نہ دکھائی دی تو وہ اکتا سا گیا۔ دوسرے لمحے وہ اٹھا۔ اس نے بل ادا کیا اور ریستوران سے باہر آ گیا۔ لیکن باہر آ کر وہ اپنی کار کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اس نے ایک کار کو اسی فلیٹ کے نیچے رکتے ہوا دیکھا۔ اور وہ چونک پڑا۔ کار میں سے ایک لمبا تڑنگا مقامی

آدمی باہر نکلا اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا گیا۔ ناکوف کار کے اندر سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ابھی اُسے وہاں بیٹھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اس نے اس لمبے تڑنگے آدمی کو واپس آتے دیکھا۔ اس کے ساتھ جولیانا تھی. چونکہ وہ اس کا فوٹو دیکھ چکا تھا۔ اس لئے وہ اسے دیکھتے ہی پہچان گیا وہ دونوں کار میں بیٹھ کر جب آگے بڑھ گئے تو ناکوف نے ان کا تعاقب شروع کر دیا۔ وہ بڑی احتیاط اور مہارت سے تعاقب کر رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جولیانا کا ساتھی بھی ہو سکتا ہے مقامی سیکرٹ سروس کا ہی ممبر ہو۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ان کی کار کو ہوٹل گرین وڈ کے کمپاؤنڈ میں داخل ہوتے دیکھا۔ اس نے کار ایک سائیڈ پر روک دی. جب اس کے خیال کے مطابق وہ دونوں کار پارکنگ میں روک کر ہوٹل کے ہال میں پہنچ چکے ہوں گے تو اس نے کار ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں موڑی اور اُسے پارکنگ کی طرف لے گیا.

پارکنگ میں خاصا رش تھا لیکن اُسے ان دونوں کی کار کے عقب میں کار کھڑی کرنے کی جگہ مل گئی. تو اس کے ذہن میں ایک نیا خیال آیا. اس نے ڈیش بورڈ کھولا اور اس کے اندر رکھے ہوئے ہینڈ بیگ کو باہر نکال لیا۔ چند لمحوں بعد وہ بیگ میں سے ایک جدید ساخت کا ڈکٹا فون نکال چکا تھا. اُسے ہاتھ میں پکڑے وہ کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترا. اور ایک بار اِدھر اُدھر دیکھ کر اس نے جیب سے ماسٹر کی نکالی اور اطمینان سے کار کی ڈگی کھول لی۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ جیسے وہ اپنی ہی کار کی ڈگی کھول رہا ہو۔ پھر اس نے ڈکٹا فون کو ڈگی کے اندر ایک ایسی جگہ میگنٹ پٹی کے ذریعے



لگا دیا کہ کار کے اندر ہونے والی گفتگو بھی ڈکٹا فون آسانی سے کیچ کر سکے. اور یہ جگہ ایسی تھی کہ اُسے آسانی سے ٹریس بھی نہ کیا جا سکتا تھا. اس نے ڈگی بند کی اور پھر ماسٹر کی کی مدد سے اُسے دوبارہ لاک کر کے وہ اطمینان سے واپس پلٹا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے ہال کی طرف بڑھتا گیا. ابھی وہ ہال تک پہنچا ہی تھا کہ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ تیزی سے واپس پارکنگ کی طرف بڑھ گیا. اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار دوبارہ جولیانا کے فلیٹ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی. فلیٹ کو جانے والی سڑک کے پہلے چوک پر ہی اس نے کار روکی اور ایک بار پھر اس نے ڈیش بورڈ میں موجود ہینڈ بیگ سے دوسرا ڈکٹا فون نکالا اور اُسے جیب میں ڈال کر وہ کار سے اُترا. اور فٹ پاتھ پر چلتے ہوئے لوگوں کے درمیان اطمینان سے چلتا ہوا فلیٹ کی طرف بڑھتا گیا. فلیٹ کے قریب پہنچ کر وہ اس طرح اطمینان سے فلیٹ کی سیڑھیاں چڑھنے لگا جیسے وہ مدتوں سے اس فلیٹ میں رہتا ہو۔ فلیٹ کا دروازہ لاک تھا. اس نے ایک بار پھر جیب سے ماسٹر کی نکالی اور لاک کھول کر اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا. لاک دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ جولیانا یہاں اکیلی رہتی ہے۔ ایک نظر اس نے پورے فلیٹ پر ڈالی اور پھر وہ ایک سائیڈ ٹیبل پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے فون اٹھا کر الٹا کیا اور جیب سے ایک چھوٹا سا سکرو ڈرائیور نکال کر اس نے تیزی سے اس کے نچلے حصے کے پیچ کھولنے شروع کر دیئے۔ پھر فون کی نچلی پلیٹ

کھول کر اس نے ایک طرف رکھی اور جیب سے وہی ڈکٹا فون
نکال کر اس نے اندر ایک کونے میں اُسے میگنٹ بیٹ کی مدد سے
چپکا دیا۔ اور پھر نچلی پلیٹ کو دوبارہ پیچوں سے کس کر اُس نے
فون کو بالکل اُسی طرح واپس رکھ دیا جس انداز میں وہ پہلے پڑا
ہوا تھا۔ اس کے بعد وہ کسی چیز کو بھی چھیڑے بغیر دروازے سے
باہر نکلا اور دروازہ بند کر کے اس نے ماسٹر کی کی مدد سے دوبارہ
اُسے لاک کیا اور ماسٹر کی جیب میں ڈال کر وہ سیڑھیاں اترتا ہوا
نیچے فٹ پاتھ پر پہنچا اور ایک بار پھر لوگوں کے ہجوم میں چلتا ہوا
واپس اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے
اطمینان کے تاثرات موجود تھے۔ چند لمحوں بعد اس کی کار دوبارہ اپنی
رہائش گاہ کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ جو ڈکٹا فون اس نے کار اور
جولیانا کے فلیٹ میں لگائے تھے دونوں انتہائی طاقتور وائرلیس ڈکٹا
فون تھے۔ اس لئے اسے معلوم تھا کہ وہ ان کے ریسیور کی مدد سے
شہر کے مضافات میں موجود اپنی رہائش گاہ میں بیٹھ کر اطمینان سے
کار اور فلیٹ میں پیدا ہونے والی تمام آوازیں بخوبی سن سکتا تھا۔
واپسی میں خاصی تیز رفتاری سے کار چلاتا ہوا وہ اپنی رہائش گاہ پہنچا
اور وہاں پہنچ کر اس نے کار گیراج میں بند کی اور پھر عمارت کے
اندر ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس کمرے میں ایک بڑی
سی فولادی الماری دیوار میں نصب تھی۔ ناکوف نے الماری کھولی تو
اندر الیکٹرونک کا مختلف سامان کافی تعداد میں موجود تھا۔ ناکوف
نے اس میں سے دو بڑے بڑے ڈبے نما آلات اٹھائے اور





الماری بند کر کے وہ اس چھوٹے کمرے سے نکل کر لاؤنج میں آ کر بیٹھ
گیا۔ اس نے ایک ڈبے پر لگے ہوئے مختلف بٹن پریس کئے۔ اور
ایک ناب کو مخصوص انداز میں گھمایا تو ڈبے پر موجود ایک چھوٹا سا بلب
جل اٹھا۔ ناکوف کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگنے لگی۔ اس کا
مطلب تھا کہ اس ریسیونگ سیٹ کا کار والے ڈکٹا فون سے رابطہ قائم
ہو گیا ہے۔ ناکوف نے دو اور بٹن دبائے اور پھر ڈبے کی طرف متوجہ
ہو گیا۔ جب اس کا بلب بھی جل اٹھا تو اس نے اس کے دو اور
بٹن بھی پریس کئے اور پھر اطمینان سے کرسی سے اٹھ کر دیوار میں موجود
ایک چھوٹے سے ریک کی طرف بڑھ گیا جس میں قیمتی شراب کی بوتلیں قطار
میں رکھی ہوئی تھیں۔ اس نے ایک بوتل اٹھائی اور اسے لا کر میز پر
رکھا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ بوتل کا ڈھکن کھول کر اس نے اُسے منہ سے
لگایا اور ایک لمبا سا گھونٹ لے کر واپس میز پر رکھ دیا۔ اُسی لمحے
کار والے سیٹ کا ایک اور بلب جل اٹھا اور ناکوف چونک کر اس
کی طرف متوجہ ہو گیا۔ دوسرے لمحے کار کا دروازہ کھلنے اور بند ہونے
کی آواز سنائی دی۔ ایسی ہی ایک آواز دوبارہ بلند ہوئی اور پھر کار کا انجن
سٹارٹ ہو گیا۔ ناکوف اطمینان سے بیٹھا ہوا شراب کے گھونٹ لے
رہا تھا کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ اس ریسیونگ سیٹ کے اندر موجود
ٹیپ ریکارڈ تمام آوازوں کو ساتھ ساتھ ٹیپ بھی کر رہا ہو گا جسے وہ
دوبارہ بھی اطمینان سے سن سکتا ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کی
واپسی کے سفر کے دوران وہ دونوں ہوٹل میں ہی رہے ہیں۔ اور
اب وہاں سے واپسی ہو رہی ہے۔

"مس جولیا سر رحمٰن کی موت کی خبر آؤٹ کرنے سے تو یہی محسوس ہو رہا ہے کہ حالات بیحد گمبیر ہیں لیکن چیف نے سوائے اس ریچرڈ ولسن کی تلاش کے اور کوئی کام ہمارے ذمہ نہیں لگایا" ——— ایک مردانہ آواز ابھری اور ناکوف کے ہونٹ بھینچ گئے۔

"سپرنٹنڈنٹ فیاض مجھے عمران کے دوست کی حیثیت سے اچھی طرح جانتا ہے۔ کیوں نہ ہم سپرنٹنڈنٹ فیاض سے اصل حالات معلوم کر لیں" ——— نسوانی آواز سنائی دی اور ناکوف سمجھ گیا کہ یہ آواز جولیانا کی ہے اور اس آدمی کی گفتگو سے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کا تعلق بھی یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔

"میرے خیال میں ایسا کرنا چاہیئے۔ کم از کم ہمیں اصل حالات کا تو علم ہو سکے" ——— مردانہ آواز میں جواب دیا گیا۔

"او۔ کے صفدر تم دیکھنا کہ وہ مجھے سب کچھ بتا دے گا۔ میرا خیال ہے فلیٹ جا کر اس سے فون پر بات کی جائے" ——— جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے" ——— صفدر نے جواب دیا۔ پھر کار چلنے اور کار کی سائیڈ پر چلتی ہوئی ٹریفک کی آوازیں سنائی دیتی رہیں لیکن ان دونوں کے درمیان کوئی بات نہ ہوئی۔ چند لمحوں بعد کار رکنے اور انجن بند ہونے کی آوازیں سنائی دیں۔ پھر کار کے دروازے کھلنے اور بند ہونے کی آوازیں آتی رہیں۔ پھر خاموشی طاری ہو گئی لیکن ناکوف کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ تھی۔ اس کا ٹیلیفون کے اندر لگا ہوا ڈکٹافون اب کام دے گا۔ ورنہ ڈکٹا فون تو ظاہر ہے کار کے



اندر کی گفتگو ہی ٹرانسمٹ کر سکتا تھا۔ چند لمحوں بعد دوسرے رسیور کا دوسرا بلب جل اٹھا۔ پھر دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی قدموں کی آواز۔ اس کے ساتھ ہی رسیور اٹھائے جانے اور نمبر ڈائل ہونے کی آوازیں سنائی دیں۔

"ہیلو سوپر فیاض سپرنٹنڈنٹ آف سنٹرل انٹیلی جینس سپیکنگ" ——— ایک ہلکی سی آواز رسیور سے نکلی۔

"فیاض صاحب میں عمران کی دوست جولیانا بول رہی ہوں" ——— جولیانا کی آواز سنائی دی۔

"اوہ مس جولیا خیریت۔ کیسے فون کیا مجھے" ——— وہی ہلکی سی آواز سنائی دی۔ چونکہ یہ آواز فون کے رسیور سے نکل رہی تھی اور رسیور اس جولیانا کے کان سے لگا ہوا تھا۔ اس لئے آواز بیحد ہلکی سنائی دے رہی تھی۔ بہرحال الفاظ واضح طور پر سمجھ آ رہے تھے۔

"فیاض صاحب انسپکٹر طارف کی ہلاکت اور سر رحمٰن پر قاتلانہ حملے کا مجھے ذاتی طور پر بیحد افسوس ہوا ہے۔ عمران نے تو ہمیں صرف یہی بتایا ہے کہ سر رحمٰن پر کسی گروپ نے خوفناک حملہ کیا۔ اور سر رحمٰن کی زندگی بڑی مشکل سے بچ سکی ہے۔ لیکن ان کی موت کی خبر ہی سامنے لائی گئی ہے۔ لیکن وہ بیحد جلدی میں تھا۔ جب میں نے اس سے اس گروپ کی تفصیل پوچھی تو اس نے کہا کہ آپ سے پوچھ لوں کیونکہ آپ بیحد ذمہ دار آدمی ہیں۔ اس لئے جو کچھ بتائیں گے وہ بھی پوری ذمہ داری سے بتائیں گے۔ یہ سب ہوا کیا ہے" ——— جولیانا نے کہا۔

"اوہ ہمدردی کا بیحد شکریہ مس جولیا۔ بڑا عجیب سا چکر چل پڑا ہے۔ میری تو اپنی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا اور نہ ہی مجھے کوئی کچھ بتا رہا ہے اور نہ عمران سے پوچھنے کی اجازت ہے"۔۔۔ فیاض کی الجھی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیسا عجیب چکر آپ مجھے بتائیں میں آپ کی بھرپور مدد کروں گی۔ مجھے معلوم ہے سارا کام آپ کرتے ہیں لیکن یہ عمران خواہ مخواہ آپ کا کریڈٹ اپنے کھاتے میں ڈال لیتا ہے۔ پھر مجھے آپ جیسے ذمہ دار عہدے دار کے ساتھ کام کرتے ہوئے بھی فخر محسوس ہو گا"۔۔۔ جولیا واقعی اس فیاض کو پوری طرح اکسا کر اس سے اصل بات اگلوانا چاہتی تھی۔ اور ناکوف اس کے اس انداز پر بے اختیار مسکرا دیا۔

اوہ آپ کا بیحد شکریہ جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ میں بتا دیتا ہوں۔ صدر مملکت کو بین الاقوامی نارکوٹک بیورو اور ایکریمیا کی حکومت کی طرف سے دباؤ ڈالا گیا کہ پاکیشیا سے بھاری مقدار میں منشیات یورپ اور ایکریمیا میں سمگل کی جا رہی ہیں اور ایکریمین ایجنٹ صرف یہ پتہ چلا سکے کہ یہاں پاکیشیا میں کوئی تنظیم جسے ریڈ ڈاٹ کہا جاتا ہے اس میں ملوث ہے۔ اس پر صدر مملکت نے ایک میٹنگ کال کی اور سر رحمان کے ذمے یہ ڈیوٹی لگائی کہ اس ریڈ ڈاٹ کے سرغنوں کو پکڑا جائے اور اس کا فوری قلع قمع کیا جائے۔ سر رحمان نے مجھے ہدایات دیں اور ہم نے کام شروع کر دیا۔ انسپکٹر عارف مرحوم میری ٹیم کا انتہائی تیز اور ذہین ممبر تھا۔ اس نے جلد ہی ایک سرغنے کا سراغ لگا لیا۔ یہ سیکرٹری وزارت داخلہ سر راشد کا دور کا عزیز تھا اور مشہور صنعت کار تھا۔ اس کی رپورٹ





پر سر رحمان نے خود ٹیم کے ساتھ چھاپہ مار کر اس آصف کو گرفتار کر لیا لیکن اس کے بعد ایک عجیب چکر چل گیا۔ سیکرٹری وزارت داخلہ سر راشد نے سر رحمان کو آصف کی رہائی کے لیے کہا۔ لیکن سر رحمان نے حسب عادت انکار کر دیا۔ جب ان پر زیادہ زور دیا گیا تو انہوں نے صدر کو اپنا استعفیٰ بھجوا دیا۔ ادھر انسپکٹر عارف بھی غائب تھا۔ پھر سر راشد نے مجھے فون پر آصف کی رہائی کا حکم دیا اور میں نے مجبوراً آصف کو رہا کر دیا۔ اس کے بعد سر رحمان نے مجھے آفیسرز کالونی کی ایک کوٹھی میں مع ریڈ ڈاٹ فائل کے طلب کیا۔ میں وہاں پہنچا تو سر رحمان کے ساتھ وہاں وزارت داخلہ کے دو بڑے افسر بھی موجود تھے۔ سر رحمان نے مجھے بتایا کہ ان کا وزارت داخلہ سے معاہدہ ہو گیا ہے کہ وہ استعفیٰ واپس نہ لیں گے اور اس کے جواب میں وزارت داخلہ ریڈ ڈاٹ کا سارا کاروبار پاکیشیا سے ختم کر دیں گے۔ سر رحمان نے مجھ سے بھی حلف لیا کہ میں کسی کو اس بارے میں کچھ نہ بتاؤں گا۔ اور مجھ سے ریڈ ڈاٹ کی فائل لے کر بھی جلا دی۔ اس کے بعد میں واپس دفتر آ گیا۔ یہاں سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کا فون آیا کہ میں سر رحمان کے استعفیٰ کی خبر کو کسی طرح دفتر سے لیک آؤٹ نہ کروں گا چنانچہ میں خاموش ہو گیا۔ انسپکٹر عارف کا بھی کہیں پتہ نہ چل رہا تھا۔ اس طرح معاملات خاموش ہو گئے۔ مگر پھر اچانک عمران میرے دفتر میں آیا۔ اس نے مجھ سے طنزیہ باتیں کیں کہ میں جان بوجھ کر سر رحمان کو علیحدہ کر کے خود ڈائریکٹر جنرل بننا چاہتا ہوں۔ اس کی غلط فہمی دور کرنے کے لئے میں نے اس کو اصل بات بتا دی اور وہ چلا گیا۔ لیکن پھر مجھے اطلاع

ملی کہ سر رحمٰن کوٹھی سے نکل کر دفتر کی طرف آ رہے تھے کہ ان کی کار
پر میزائل مارا گیا اور کار تباہ ہو گئی۔ ڈرائیور اور اس کے ساتھ بیٹھا
ہوا انسپکٹر عارف موقع پر ہی ہلاک ہو گیا اور سر رحمٰن شدید زخمی ہوئے
لیکن انہیں بچا لیا گیا۔ پھر سر سلطان کا فون آیا کہ سر رحمٰن کی وفات کی
خبر دی جا رہی ہے۔ اس لئے میں یا میرے دفتر کا کوئی آدمی نہ
ہسپتال جائے اور نہ اس سلسلہ میں کوئی خبر دے۔ اس کے ساتھ
ساتھ انہوں نے یہ حکم بھی دیا کہ میں اس سلسلہ میں اس عمران سے
بھی کوئی بات نہ کروں اور نہ اس سے ملوں۔ اور ابھی کچھ دیر پہلے
میں اپنی بیگم کے ساتھ ہوٹل شیرٹن میں لنچ کرنے گیا تو عمران وہاں
نظر آیا لیکن مجھے دفتر آنے کی جلدی تھی اس لئے میں وہاں سے
واپس چلا آیا“ ___ فیاض نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں خود معلوم کرتی ہوں شکریہ“ ___ جولیا کی آواز
سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رسیور کریڈل پر رکھے جانے کی آواز
رسیور سے ابھری۔ ناکوف خاموش بیٹھا یہ ساری گفتگو سن رہا
تھا۔

”اس کا مطلب ہے صفدر کہ وزارت داخلہ خود اس ریڈ واٹ
کے چکر میں ملوث ہے اور سر رحمٰن پر حملہ بھی اس نے کرایا ہے“
___ جولیا کی آواز آئی۔

”میں تو کسی صورت بھی یہ ساری بات ماننے کے لئے تیار نہیں
ہوں۔ سر راشد کو میں جانتا ہوں وہ ایسے آدمی ہی نہیں ہیں جیسے
یہ فیاض بتا رہا ہے۔ میرا خیال ہے در پردہ کوئی گہرا چکر ہے۔ لیکن





بظاہر حالات کو پرسکون رکھا جا رہا ہے“ ___ صفدر کی آواز سنائی
دی۔

”یہ رچرڈ ولسن بھی لازماً اس ریڈ واٹ سے متعلق ہو گا کیوں نہ
چیف سے بات کی جائے“ ___ جولیا نے کہا۔

”اوہ نہیں جولیا۔ چیف جب کچھ بتانا چاہے گا تو خود ہی بتا دے
گا اگر وہ خاموش ہے۔ تو اس کا مطلب ہے کہ ابھی وہ ہمیں کچھ
بتانا نہیں چاہتا۔ ہاں اگر اس علی عمران کا پتہ چل جائے تو دوسری
بات ہے“ ___ صفدر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس
کی بات ختم ہوتی۔ ٹیلیفون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ اور پھر رسیور
اٹھا لیا گیا۔

”یس جولیا سپیکنگ“ ___ جولیا کی آواز سنائی دی۔

”تنویر بول رہا ہوں جولیا۔ عمران تو آجکل بڑے مزے میں ہے“
___ ایک نئی مردانہ آواز سنائی دی۔

”کیا مطلب کیسے مزے“ ___ جولیا کے لہجے میں حیرت
تھی۔

”ایک انتہائی خوبصورت لڑکی جو شکل و صورت سے روسی ہی
لگتی تھی عمران کی کار میں بیٹھی ہوئی تھی۔ دونوں بڑے ہنس ہنس کر
باتیں کر رہے تھے۔ اور عمران اُسے لے کر رانا ہاؤس میں گیا ہے
آپ تو جانتی ہیں کہ رانا ہاؤس میں بس اس کے دو ملازم ہی ہیں۔
اور کوئی نہیں ہوتا۔ میں نے سوچا آپ کو بتا دوں“ ___ تنویر کی
آواز میں بے پناہ طنز تھی۔

"روسیاہی لڑکی۔ اوہ یہ کتنی دیر پہلے کی بات ہے" ــــ جولیا کے لہجے میں غصہ نمایاں تھا۔

"ایک گھنٹہ پہلے کی بات ہے۔ میں نے پہلے بھی آپ کو فون کیا لیکن کال ریسیو نہ کی گئی تھی" ــــ تنویر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اطلاع کا شکریہ" ــــ جولیا کی برہم سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ریسیور رکھنے کی آواز ابھری۔ روسیاہی لڑکی کی بات سن کر ناکوف بھی چونک کر سیدھا ہو گیا تھا۔

"یہ کون لڑکی ہو سکتی ہے۔ جسے عمران رانا ہاؤس میں لے گیا ہے" ــــ جولیا کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"مس جولیا۔ عمران کو آپ اچھی طرح جانتی ہیں وہ اس قماش کا آدمی ہی نہیں ہے۔ اس لئے ظاہر ہے وہ لازماً کسی نہ کسی چکر میں ہی ہو گا" ــــ صفدر نے کہا۔

"نہیں میں معلوم کرتی ہوں اگر واقعی کوئی چکر بھی ہے تب بھی وہ اسے رانا ہاؤس کیوں لے گیا ہے" ــــ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی دوبارہ ریسیور اٹھانے اور نمبر ڈائل کئے جانے کی آواز آنی شروع ہو گئی۔

"یس رانا ہاؤس" ــــ ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"جوزف میں جولیا بول رہی ہوں عمران یہاں موجود ہے۔ اس سے بات کراؤ" ــــ جولیا کے لہجے میں سختی تھی۔

"باس ابھی چند منٹ پہلے رانا ہاؤس سے چلے گئے ہیں" ــــ اسی بھاری آواز کے مالک جوزف نے جواب دیا۔





"اچھا یہ بتاؤ کہ وہ روسیاہی لڑکی کیوں آئی تھی عمران کے ساتھ۔ اور کب گئی ہے واپس یا وہیں رانا ہاؤس میں ہے" ــــ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"روسیاہی لڑکی۔ آپ کا مطلب اس غیر ملکی سیاح لڑکی مس ٹکانو سے ہے۔ وہ تو پہلے ہی چلی گئی تھی۔ کیوں آئی تھی اس کا تو مجھے علم نہیں ہے" ــــ جوزف نے جواب دیا اور جولیا کے ریسیور رکھنے کی آواز ایسے سنائی دی جیسے اس نے ریسیور کریڈل پر پٹخ دیا ہو۔ اور ناکوف کا چہرہ حیرت سے بگڑ گیا۔ ٹکانو کا نام سن کر اس کے اعصاب تن گئے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ ٹکانو نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ لیکن وہ اس عمران کے ساتھ رانا ہاؤس کیوں گئی تھی۔ یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

"تنویر کی اطلاع درست ہے صفدر اور اب مجھے چیف سے بات کرنی ہو گی۔ عمران کو کیا حق پہنچتا ہے کہ اس طرح غیر ملکی لڑکیوں کو ساتھ لے کر رانا ہاؤس میں گلچھرے اڑاتا ہے" ــــ جولیا نے شدید غصیلے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ آپ عمران کے معاملے میں ضرورت سے زیادہ جذباتی ہو کر سوچتی ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ایسی کوئی بات نہیں جو آپ سوچ رہی ہیں۔ اور روسیاہی لڑکی ٹکانو کے ساتھ سے اب میں سمجھ گیا ہوں کہ یہ کیا چکر چل رہا ہے۔ میرا خیال ہے اس بار ہمارا سابقہ روسیاہی ایجنٹوں سے پڑنے والا ہے" ــــ صفدر کی آواز سنائی دی۔

"اوہ تو تمہارا مطلب ہے کہ عمران اس ریڈ ڈاٹ کے سلسلے میں کام کر رہا ہے۔ اور ریڈ ڈاٹ کے پیچھے روسیاہی ایجنٹ ہیں مگر وہ تو سمگلنگ کا کام کرنے والی تنظیم ہے"۔۔۔ جولیا کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں بظاہر تو یہی بتایا جا رہا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ سمگلنگ صرف دکھاوا ہو۔ اصل چکر کچھ اور ہو۔ پھر اس تنظیم کے نام میں ریڈ کا لفظ بھی بتا رہا ہے کہ اس کے پیچھے روسیاہ ہے۔ ریڈ ان کا سرکاری کلر ہے"۔۔۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ واقعی ایسا ہی ہو گا لیکن عمران سارے کام اکیلے کیوں کرتا ہے۔ کیا ہم سیکرٹ سروس والے بیکار لوگ ہیں"۔۔۔ جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بیکار ہوتے تو چیف کب کی ہماری چھٹی کرا چکا ہوتا۔ وہ تو ایک پیسہ بھی ضائع کرنے کا روادار نہیں ہے"۔۔۔ صفدر کی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور بات ہوتی ایک بار پھر ٹیلیفون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

"یس جولیا سپیکنگ"۔۔۔ جولیا کی آواز ابھری۔

"ایکسٹو"۔۔۔ ایک سرد آواز سنائی دی اور ناکوف اچھل کر کرسی پر سیدھا ہو گیا۔ کیونکہ فائل میں یہ بات درج تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو ہی کہلاتا ہے۔ اور یہ فون سیکرٹ سروس کے چیف کی طرف سے ہی تھا۔

"یس سر"۔۔۔ جولیا کا لہجہ بیحد مودبانہ ہو گیا۔



"جولیا کوٹھی نمبر ایٹی ون ریڈ روز کالونی میں ایک غیر ملکی عورت مس نکانور رہتی ہے۔ اس کی مکمل نگرانی کراؤ اور جو کوئی بھی اس سے ملے اس کی بھی نگرانی ہو۔ اور مجھے رپورٹ دو۔ لیکن میرا حکم صرف نگرانی تک ہے۔ سمجھ گئیں"۔۔۔ ایکسٹو نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔ جولیا نے کہا اور رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔

"آؤ صفدر"۔۔۔ جولیا کی آواز سنائی دی۔ ناکوف نے جلدی سے دونوں رسیورز کے والس بٹن آف کئے اور اٹھ کر ٹیلیفون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اسے معلوم تھا کہ اب اس جولیا اور صفدر کے درمیان کار میں جو باتیں ہوں گی وہ خود بخود ٹیپ ہو جائیں گی۔

"یس انکوائری پلیز"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ملٹری انٹیلی جینس سے بول رہا ہوں۔ ایک پتہ بتا رہا ہوں۔ اس پتے کا فون نمبر ٹریس کر کے بتاؤ"۔۔۔ ناکوف نے لہجے کو کرخت بناتے ہوئے مقامی زبان میں کہا۔

"اوہ یس سر پتہ بتلایئے"۔۔۔ آپریٹر لڑکی نے سہمی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

"ریڈ روز کالونی کوٹھی نمبر ایٹی ون"۔۔۔ ناکوف نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں چیک کرتی ہوں سر"۔۔۔ دوسری طرف سے

کہا گیا اور پھر تقریباً دو منٹ بعد لڑکی کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"سر کیا آپ لائن پر ہیں" ___ آپریٹر نے کہا۔

"یس نمبر مل گیا" ___ ناکوف نے کہا۔

"یس سر نوٹ کیجئے" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر ایک نمبر بتا دیا گیا۔

"کیا آپ نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے۔ اٹ از موسٹ امپارٹنٹ" ___ ناکوف نے پہلے سے زیادہ سخت لہجہ میں کہا۔

"یس سر بے فکر رہیں سر اچھی طرح چیک کیا ہے یہی نمبر ہے" آپریٹر نے کہا اور ناکوف نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر لڑکی کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی ریسیور اٹھا لیا گیا

"یس" ___ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ اور ناکوف مسکرا دیا کیونکہ وہ آواز سے ہی پہچان گیا تھا کہ بولنے والی تکانو ہے۔

"ناکوف بول رہا ہوں تکانو" ___ ناکوف نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ تم۔ تمہیں میرا نمبر کیسے معلوم ہو گیا۔ اور تم کہاں سے بول رہے ہو" ___ تکانو کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"یہ بعد میں بتاؤں گا۔ پہلے یہ سن لو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تمہاری اس کوٹھی کا پتہ چل گیا ہے۔ اور اس کے دو ایجنٹ جن میں سے ایک سوئس نژاد لڑکی ہے جس کا نام جولیانا ہے اور دوسرا ایک مقامی مرد جس کا نام صفدر ہے۔ بلیو رنگ کی فردا کار میں بیٹھے تمہاری کوٹھی کی نگرانی کے لئے آ رہے ہیں یا پہنچ گئے



ہوں گے۔ میں نے اس لئے تمہیں فون کیا ہے۔

"اوہ اوہ تم نے تو آج واقعی مجھے بیحد حیران کر دیا ہے۔ مجھے بتاؤ تمہیں ان سب باتوں کا کیسے علم ہوا جلدی بتاؤ تم جانتے ہو کہ میں زیادہ دیر سسپنس برداشت نہیں کر سکتی" ___ تکانو نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا اور ناکوف نے اسے فائل میں جولیا کا پتہ ڈھونڈھنے۔ پھر اس کی کار اور فلیٹ میں وائرلیس ڈکٹا فون لگانے سے لے کر اب تک جولیا اور صفدر کے درمیان ہونے والی آخری بات تک تفصیل بتا دی۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ اس عمران نے کسی پراسرار طریقے سے میری نگرانی کی ہے حالانکہ میں نے اپنے طور پر تو انتہائی چیکنگ کی تھی بہر حال ناکوف مجھے بیحد مسرت کا احساس ہو رہا ہے کہ میں نے تمہاری مارشل آٹوف کو سفارش غلط نہ کی تھی۔ تم میں سپیشل ایجنٹ بننے کی مکمل صلاحیت موجود ہے" ___ تکانو نے کہا۔

"شکریہ تکانو۔ ویسے کیا یہ بات تم مجھے بتاؤ گی کہ آخر تم اس علی عمران کے ساتھ اس رانا ہاؤس میں کیوں گئی تھیں۔ تمہیں لازماً معلوم ہو گا کہ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے" ___ ناکوف نے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے۔ میں نے خود دانستہ کوشش کی تھی کہ اس عمران سے رابطہ اس طرح کر سکوں کہ اسے مجھ پر شک نہ ہو سکے۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ سنٹرل انٹیلی جینس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کا گہرا دوست ہے۔ اس لئے جیسے ہی ایک ہوٹل میں مجھے سپرنٹنڈنٹ فیاض اپنی بیگم کے ساتھ نظر آیا میں نے اس کی بیگم سے راہ و رسم پیدا

کرلی۔ تاکہ میں اس کے ذریعے سپرنٹنڈنٹ فیاض سے تعلقات
بنا کر عمران تک پہنچوں۔ لیکن پھر اتفاقاً عمران وہاں خود آگیا۔ اور
فیاض اور اس کی بیوی تو چلے گئے لیکن عمران سے بات چیت
ہوتی رہی۔ میں چاہتی تھی کہ عمران کے ذریعے کسی پاکیشیا سیکرٹ
سروس کے رکن تک پہنچ جاؤں۔ تاکہ اس کے ذریعے پوری پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے گرد گھیرا تنگ کیا جائے۔ عمران نے بتایا کہ اس
کا کوئی دوست رانا ہے۔ جس کے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے گہرے
تعلقات ہیں۔ میرے کہنے پر وہ رانا سے سفارش کرنے پر آمادہ
ہو گیا۔ میں نے اسے بتایا کہ میں سیاح ہوں اور ویسے ہی مجھے
سیکرٹ سروس کے ارکان سے ملنے کا بیحد شوق ہے۔ چنانچہ میں
اس کے ساتھ رانا ہاؤس پہنچ گئی۔ وہاں دو دیوزاد قسم کے حبشی موجود
تھے۔ پھر وہاں میرے ساتھ ایک ڈرامہ کھیلنے کی کوشش کی گئی کہ
ایک آدمی کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف بنا کر میرے سامنے لایا
گیا۔ لیکن میں اسے دیکھتے ہی سمجھ گئی کہ یہ ان دیوزاد حبشیوں میں سے
ایک تھا۔ میں نے اسے اس کے قد و قامت کے لحاظ سے پہچان
لیا تھا۔ گو اس کا میک اپ اس قدر شاندار تھا کہ باوجود کوشش کے
میں میک اپ ٹریس نہ کر سکی۔ ہاں اگر پہلے میں اس حبشی کو نہ دیکھ
چکی ہوتی تو پھر لازماً میں ڈاج کھا جاتی۔ بہر حال میں اتنا سمجھ گئی کہ
عمران کا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کوئی گہرا تعلق ہے۔ چنانچہ
میں نے ایک اور داؤ کھیلا کر واپس آنے سے پہلے میں اس
بلڈنگ کے اندر الیون الیون چھوڑ آئی۔ تاکہ اس کی مدد سے میں



اس عمارت کی اندرونی نگرانی آسانی سے کر سکوں۔ لیکن یہاں
پہنچ کر جب میں نے الیون الیون کا ریسیونگ سیٹ آن کیا تو مجھے
یہ دیکھ کر بیحد حیرت ہوئی کہ الیون الیون کام ہی نہ کر رہا تھا۔ شاید
اسے ٹریس کر کے ضائع کر دیا گیا ہے۔ اور ابھی میں آئندہ کا لائحہ
عمل سوچ رہی تھی کہ تمہاری کال آگئی"۔۔۔ تکالو نے تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

"تکالو تم نے مجھ سے رابطہ ہی نہیں کیا ورنہ میرے لئے ان
کی تلاش کوئی مسئلہ نہ تھی۔ اور تم دیکھو میں نے ذرا سی حرکت کی
اور دو ایجنٹ سامنے آگئے۔ اب ان کی مدد سے ہم آسانی سے
پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کر سکتے ہیں۔ تمہارے ساتھ گروپ
تو ہو گا۔ تم ایسا کرو ان دونوں کو اغوا کرا کر یہاں میرے پاس پہنچ
جاؤ۔ یہ جگہ بالکل علیحدہ ہے۔ پھر دیکھو یہاں میں اور تم مل کر کس
طرح ان سے ساری باتیں اگلواتے ہیں۔ اس کے بعد جیسا تم
لائحہ عمل بتاؤ گی ویسے ہی کام ہو گا"۔۔۔ ناکوف نے کہا۔

"ٹھیک ہے تمہاری بات درست ہے۔۔۔ میں تو باوجود
کوشش کے کامیاب نہ ہو سکی جب کہ تم کامیاب ہو گئے۔۔۔
اور میں سمجھتی ہوں کہ تمہاری کامیابی ہی میری کامیابی ہے۔ اوکے
اپنا پتہ بتاؤ تاکہ میں ان دونوں کو بیہوش کر کے وہاں پہنچ سکوں"۔۔۔
تکالو نے کہا۔ اور ناکوف نے نہ صرف اپنا تفصیلی پتہ بتا دیا بلکہ
اس نے اس کار کی مزید تفصیلات بھی بتا دیں۔

"اوکے تھینک یو۔ میرا انتظار کرو۔ میں آ رہی ہوں"۔۔۔

تکانو نے کہا۔ اور ناکوف نے گڈ بائی کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے آثار نمایاں تھے۔ اس نے تکانو پر اپنی اہلیت ثابت کر دی تھی۔ اور یہ اس کے نقطۂ نظر سے اس کی بہت بڑی کامیابی تھی۔





عمران نے ٹی تھرٹی کی مدد سے تکانو کی رہائش گاہ کا پتہ چلا لیا تھا۔ لیکن وہ فوری طور پر تکانو پر ہاتھ نہ ڈالنا چاہتا تھا۔ اس کا مقصد اس پورے گروپ کو ٹریس کرنا تھا۔ اس لئے ٹی تھرٹی کا ریسیور سیٹ آف کر کے وہ تہہ خانے سے باہر آیا ہی تھا کہ جوزف ایک چھوٹی سی مٹیالے رنگ کی بیٹری اٹھائے اس کے قریب آیا۔

"باس یہ بیٹری سی ڈرائنگ روم کے باہر کونے میں رکھی ہوئی ردی کی ٹوکری میں پڑی تھی" — جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ یہ تو ایلیون ایلیون ہے۔ وائرلیس کنٹرولڈ ویوڈ کٹا فون۔ اوہ لیکن یہ آف ہے۔ میں سمجھ گیا یہ اس مس تکانو نے واپس جاتے ہوئے ڈالی ہو گی لیکن حفاظتی نظام آن ہونے کی وجہ سے یہ آف ہو گئی۔ ہونہہ اس کا مطلب ہے تکانو کو ہمارے ڈرامے پر واقعی یقین نہیں آیا" — عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر مٹیالے

رنگ کی اس چھوٹی سی پتری کو درمیان سے موڑ کر اس نے اس
کے دونوں سرے آپس میں جوڑ دیئے اور اسے زمین پر رکھ دیا۔
"حفاظتی نظام آف کر دو" ___ عمران نے جوزف سے کہا
اور جوزف سر ہلاتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جدھر اس
حفاظتی نظام کا آپریشن روم تھا۔ عمران وہیں برآمدے میں کھڑا رہا۔
اس کی نظریں اس مڑی ہوئی پتری پر جمی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر
بعد پتری کے جڑے ہوئے کناروں سے نیلے رنگ کا شعلہ نکلا
اور اس کے ساتھ ہی پتری یکلخت راکھ بن گئی۔ عمران کے لبوں
پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ وہ تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ
گیا جہاں فون موجود تھا۔ رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے
شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" ___ رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر۔ کے۔ جی۔ بی کی ایک سپیشل ایجنٹ
مس تکالو ریڈ روز کالونی کی کوٹھی نمبر ایٹ ون میں موجود ہے۔ جولیا
سے کہہ کر اس کی نگرانی کراؤ۔ لیکن ابھی صرف نگرانی ہونی چاہیئے۔
جو بھی اس سے ملے۔ اس کی بھی نگرانی کراؤ۔ یہ سارا چکر کے۔ جی۔
بی کے ایجنٹوں کا ہے۔ اس لئے میں پورے گینگ کو ٹریس کر
کے اس پر ہاتھ ڈالنا چاہتا ہوں" ___ عمران نے تیز تیز لہجے
میں کہا۔

"ٹھیک ہے میں جولیا کو ہدایات دے دیتا ہوں۔ آپ کے
لئے بھی ایک اطلاع ہے۔ ٹائیگر نے مجھے کال کی تھی۔ کیونکہ آپ



فلیٹ پر بھی نہ ملتے تھے۔ اور ٹرانسمیٹر کال کا بھی آپ نے جواب
نہ دیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ رچرڈ ڈلسن کا سراغ لگانے
میں کسی حد تک کامیاب ہو گیا ہے لیکن ابھی کنفرم نہیں ہو سکا۔ اس
کا کہنا تھا کہ وہ کام کر رہا ہے۔ تم چاہو تو اس سے رابطہ کر لو۔ ورنہ
وہ پوری طرح کنفرم ہونے کے بعد خود ہی کال کرے گا" ___
بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں اس سے بات کر لیتا ہوں" ___ عمران
نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی کو دیکھا۔
اور دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ گھڑی بند تھی۔

"اوہ اس کے سیل ختم ہو گئے اس لئے ٹائیگر کی کال ریسیو
نہیں ہو سکی" ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور گھڑی ہاتھ
سے کھول کر وہ کمرے سے باہر آگیا۔ جہاں جوزف موجود تھا۔

"جوزف گھڑی میں نئے سیل ڈال دو۔ اور وہ جوانا کہاں ہے"
___ عمران نے گھڑی جوزف کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"وہ اپنے کمرے میں ہے۔ بلاؤں اسے" ___ جوزف
نے گھڑی لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں رہنے دو" ___ عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا
نیچے اس تہہ خانے کی طرف بڑھ گیا جس میں جدید ساخت کے
ٹرانسمیٹر فٹ تھے۔ چند لمحوں بعد وہ ٹائیگر کی فریکوئنسی سیٹ کر
کے اسے کال کر رہا تھا۔

"ہیلو ہیلو عمران کالنگ اوور" ___ عمران نے بار بار یہ فقرہ

دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس باس ٹائیگر اٹنڈنگ اوور" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"تمہاری چیف کو دی ہوئی اطلاع مجھ تک پہنچ گئی ہے۔ اب کیا رپورٹ ہے اوور" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس میں نے رچرڈ ولسن کی تلاش جاری رکھی اور پھر میں نے اس ٹیکسی ڈرائیور کو تلاش کر لیا ہے جس نے رچرڈ ولسن کو ہوٹل شیرٹن سے اٹھا کر اُسے نرکان روڈ کے بڑے چوراہے پر چھوڑا تھا۔ نرکان روڈ کے بڑے چوراہے پر چونکہ مضافات کی طرف جانے والی ویگنوں کے اڈے ہیں اس لئے میں نے وہاں انکوائری کی لیکن وہاں سے آگے اس کا پتہ نہ چل رہا تھا البتہ ایک کیفے کے ویٹر نے مجھے بتایا کہ اس حلیے کا غیر ملکی جس کے پاس ایک بڑا بریف کیس تھا۔ یہاں بیٹھا رہا ہے۔ اس نے کافی پی اور کافی دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد اٹھ کر چلا گیا۔ چنانچہ میں نے مزید انکوائری جاری رکھی تو ایک ہاکر لڑکے سے مجھے معلوم ہوا کہ رچرڈ ولسن مضافاتی علاقے نیلم نگر کی طرف جانے والی کوسٹر میں بیٹھا اُسے نظر آیا تھا۔ اس کوسٹر کا بھی پتہ چل گیا ہے۔ لیکن وہ کوسٹر اس وقت گئی ہوئی ہے میں اس کے انتظار میں ہوں تاکہ وہ آئے تو اس کے کنڈکٹر سے معلوم کر سکوں کہ رچرڈ ولسن کہاں اترا تھا کہ آپ کی کال آگئی ہے۔ اوور" ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"نیلم نگر والی کوسٹر میں بیٹھ کر گیا ہے۔ ہونہہ ٹھیک ہے۔ میں





وہیں آ رہا ہوں۔ نیلم نگر کے قریب ہماری ایک انتہائی خفیہ لیبارٹری بھی ہے۔ کہیں وہ لوگ اس لیبارٹری کے چکر میں نہ ہوں اس لئے یہ اہم مسئلہ ہے۔ مجھے خود چیک کرنا ہوگا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس باس آپ نیلم نگر والے اڈے پر آ جائیں میں وہاں موجود ہوں اوور" ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر کمرے سے باہر آ گیا۔ جوزف اس دوران گھڑی میں نئے سیل ڈال چکا تھا۔ عمران نے اس سے گھڑی لی اور اسے کلائی پر باندھ کر وہ جوزف کو ہوشیار رہنے اور اپنے جانے کے بعد حفاظتی نظام کو مسلسل آن رکھنے کی ہدایات دے کر ایک سائیڈ پر موجود گیراجوں کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اب پہلے والی کار استعمال نہ کرنا چاہتا تھا کیونکہ یہ کار ٹکالو کی نظروں میں آ چکی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سیاہ رنگ کی نئی کار میں بیٹھا نرکان اڈہ کے پہلے چوراہے کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ راستے میں ایک ویران سڑک پر اس نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور کار کے ڈیش بورڈ میں موجود ماسک نکال کر اپنے چہرے پر چڑھا لیا۔ اب وہ بالکل ہی مختلف حلیے میں آ گیا تھا۔ اس نے اپنا کوٹ اتار کر اُسے اُلٹایا اور پھر پہن لیا۔ اب کوٹ کا نہ صرف رنگ تبدیل ہو گیا تھا بلکہ اس کا ڈیزائن بھی یکسر بدل گیا تھا۔ عمران نے کار آگے بڑھا دی اور تھوڑی دیر بعد وہ نرکان روڈ کے بڑے چوراہے پر پہنچ گیا۔ یہاں گاڑیوں اور لوگوں کا بے پناہ ہجوم تھا۔ اس لئے اس نے کار کو ایک سائیڈ پر پارک کیا اور پھر نیچے اتر کر وہ اس طرف کو چل پڑا جہاں مضافاتی علاقوں کی طرف جانے والی کوسٹرز کے اڈے

تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ نیلم نگر کو جانے والی کوسٹر کے اڈے پر پہنچ گیا۔ یہاں بھی لوگوں کا بے پناہ ہجوم تھا۔ وہ ایک طرف کھڑا ٹائیگر کو دیکھتا رہا اور تھوڑی دیر بعد ٹائیگر اُسے اس ہجوم سے نکل کر آتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ اسی میک اپ میں تھا جس میک اپ میں وہ اس کے ساتھ راسکر کے پاس گیا تھا۔ اس لئے عمران اُسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔

"کیا رپورٹ ہے ٹائیگر"۔۔۔ عمران نے اس کے قریب پہنچتے ہوئے کہا تو ٹائیگر چونک پڑا۔

"میں نے معلوم کر لیا ہے۔ وہ نیلم نگر سے دس کلومیٹر پہلے آنے والے اڈے سراج پور اُترا ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔کے آؤ"۔۔۔ عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد عمران کی کار سراج پور کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ سراج پور دارالحکومت کے مضافات میں تو تھا لیکن اس کا دارالحکومت سے فاصلہ کافی تھا۔ اور عمران جانتا تھا کہ مسلسل کار چلانے کے باوجود انہیں دو گھنٹے وہاں پہنچنے تک لگ جائیں گے۔ سراج پور ایک خاصا بڑا قصبہ تھا۔ سراج پور میں ایک بہت بڑی بین الاقوامی معیار کی گلاس فیکٹری تھی۔ اور اس گلاس فیکٹری کی وجہ سے سراج پور کا علاقہ خاصا ترقی کر گیا تھا۔ وہاں خاصی جدید کالونیاں۔ شاپنگ سنٹر۔ سینما۔ ہوٹل اور کلب بن گئے تھے۔ اب وہ پہلے والا عام سا دیہاتی قصبہ نہ رہا تھا۔

"اس رچرڈ ڈولسن کو دارالحکومت میں چھپنے کی کوئی جگہ نہ ملی تھی"۔۔۔





عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور فرنٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرے خیال میں عمران صاحب جہاں وہ گیا ہے وہاں اور کوئی نہ تھا۔ اسی لئے اُسے کوسٹر میں سفر کرنا پڑا ہے۔ ورنہ وہ اس رہائش گاہ پر فون کر کے وہاں سے کار ہی منگوا لیتا اگر وہ ٹیکسی پر نہ جانا چاہتا تھا"۔۔۔ ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ اوہ واقعی تم نے پتے کی بات کی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ رچرڈ ڈولسن ریڈ ڈاٹ سے بالکل علیحدہ ہو گیا تھا"۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"ریڈ ڈاٹ سے علیحدہ۔ کیا مطلب۔ راسکر کے کہنے کے مطابق تو وہ ریڈ ڈاٹ کا سربراہ ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں پہلے تھا لیکن اب نہیں ہے تم نے خود ہی تو بتایا ہے۔ اور خود ہی پوچھ رہے ہو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ باس میں نے کب کہا ہے۔ کہ وہ ریڈ ڈاٹ کی سربراہی سے علیحدہ ہو چکا ہے۔ میں نے تو صرف ایک اندازہ ظاہر کیا ہے کہ شاید وہ سراج پور والی رہائش گاہ میں اکیلا ہے۔ اس لئے اُسے کوسٹر میں سفر کرنا پڑا ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تمہاری اس بات سے تو مجھے یہ بات سمجھ آئی ہے کہ رچرڈ ڈولسن

ریڈڈاٹ سے علیحدہ ہو چکا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اتنی بڑی تنظیم کا سربراہ کسی عام سے ہوٹل میں نہیں رہ سکتا۔ دوسری بات یہ کہ راسکر نے اس کی رہائش گاہ جس کوٹھی میں بتائی تھی۔ وہ اس نے باقاعدہ اپنے نام سے حاصل کی تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ عام طور پر ہوٹل میں رہنا پسند نہیں کرتا۔ اب ہوا یہ کہ اُدھر راسکر سے ہم نے معلومات حاصل کیں۔ ادھر رچرڈ ولسن نے وہ کوٹھی چھوڑ دی۔ اور پھر اس کا پتہ ہوٹل شیرٹن میں ملا۔ مگر ہوٹل شیرٹن سے بھی وہ فوری طور پر غائب ہو گیا۔ اور اب دارالحکومت چھوڑ کر وہ اس قدر مضافات میں جا پہنچا ہے۔ جہاں بقول تمہارے اس کے علاوہ دوسرا کوئی آدمی بھی موجود نہیں ہے۔ تو اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔ یہی کہ رچرڈ ولسن نے یا تو خود ریڈڈاٹ کی سربراہی چھوڑ دی ہے۔ یا اُسے فوری طور پر علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ اور اب وہ کٹی پتنگ کی طرح ادھر اُدھر منڈلاتا پھر رہا ہے" ___ عمران نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔ اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیونکہ بظاہر عمران کا تجزیہ سو فیصد درست لگتا تھا۔

"عمران صاحب آخر فوری طور پر اسے کیوں علیحدہ کر دیا گیا ہو گا" ___ ٹائیگر نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

"وہ مالک کی شرائط ملازمت پر پورا نہ اُتر سکا ہو گا۔ اس لئے کان سے پکڑ کر نکال دیا گیا ہو گا" ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ٹائیگر عمران کے اس جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔



"تم ہنس رہے ہو ۔ اس سے پوچھو جس کا کان میں درد کرتا ہے اور ملازمت جانے سے پیٹ میں بھی پورے چڑیا گھر کی دوڑ شروع ہو جاتی ہے" ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ٹائیگر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"سراج پور تو اب خاصا بڑا قصبہ ہو گیا ہے۔ وہاں ٹیکسیاں تو چلتی ہی ہوں گی" ___ عمران نے چند لمحوں بعد ٹائیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی نہیں اتنا بڑا ابھی نہیں ہوا۔ البتہ آٹو رکشہ وغیرہ چلتے ہیں اور رچرڈ ولسن لازماً کسی رکشے میں بیٹھ کر ہی گیا ہو گا میں معلوم کر لوں گا" ___ ٹائیگر نے جواب دیا اور تھوڑی دیر وہ سراج پور کے اڈے کی حدود میں داخل ہو چکے تھے۔ سڑک کے دونوں اطراف میں اڈے کی دکانیں پھیلی ہوئی تھیں اور ایک طرف کوسٹرز کا بڑا اڈہ تھا۔ عمران نے اڈے کے قریب جا کر کار روک دی اور ٹائیگر نیچے اتر کر اڈے کے قریب کھڑے آٹو رکشاؤں کے ڈرائیوروں کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران صاحب سارے رکشا والے یہاں موجود ہیں لیکن کوئی بھی یہ بات نہیں مان رہا کہ وہ کسی غیر ملکی کو لے کر گئے ہیں" ___ تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹائیگر نے واپس آ کر رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ پیدل گیا ہو۔ یہاں قریب کوئی کالونی ہے" ___ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔

"جی ہاں کالونی تو ہے میں جانتا ہوں۔ یہاں سے آدھے کلومیٹر کے فاصلے پر ہے" ___ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"او۔ کے وہاں چلتے ہیں شاید وہاں سے کوئی سراغ مل جائے"۔ عمران نے کار سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔ لیکن ابھی کار ایک چوک پر پہنچی تھی کہ یکلخت ایک بڑی نیلے رنگ کی کار تیزی سے ان کے قریب سے گزری اور پھر چوک پر گھومتی ہوئی دائیں طرف کو بڑھتی چلی گئی۔ اور عمران کار میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی ہوئی لڑکی کو دیکھتے ہی چونک پڑا۔

"اوہ یہ شکل تو کچھ شناسا سی لگتی ہے" ـــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کون باس" ـــــ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہی نیلے رنگ کی کار چلانے والی۔ ویسے بھی وہ چہرے سے خاصی پریشان سی لگ رہی تھی۔ اور اس طرح بیک مرر سے دیکھ رہی تھی جیسے اُسے تعاقب کا خطرہ ہو" ـــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہی سڑک کالونی کو جاتی ہے" ـــــ عمران نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ٹائیگر سے پوچھا اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔ اب ٹائیگر بھی سمجھ گیا تھا کہ عمران اس لڑکی کی بڑی کار کا تعاقب کر رہا ہے۔ جسے وہ شناسا کہہ رہا تھا اور یہ کار بھی اس کالونی کی طرف ہی گئی تھی۔ گو آگے موڑ کی وجہ سے وہ نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی لیکن ٹائیگر جانتا تھا کہ یہ سڑک صرف اس کالونی کے لئے ہی مخصوص ہے۔ اور کالونی میں جا کر ختم ہو جاتی ہے اس لئے وہ اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار کالونی میں داخل ہو گئی۔ یہ ایک چھوٹی





سی کالونی تھی۔ کوٹھیاں بھی عام سے انداز کی تھیں۔ ایک طرف ایک ریستوران موجود تھا۔ لڑکی والی کار اب کہیں نظر نہ آ رہی تھی۔ وہ یقیناً اس کالونی کی کسی کوٹھی میں داخل ہو چکی تھی۔ عمران نے کار ریستوران کی سائیڈ پر روک دی اور پھر کھڑکی سے سر باہر نکال کر اس نے ایک سائیڈ پر موجود بکسٹال کے ساتھ کھڑے ایک لڑکے کو ہاتھ کے اشارے سے اپنی طرف بُلایا۔ وہ لڑکا تیزی سے کار کی طرف لپکا۔ اس کے ہاتھ میں تازہ اخباروں کا بنڈل تھا۔

"نیلے رنگ کی کار کس کوٹھی میں گئی ہے" ـــــ عمران نے ایک نوٹ لڑکے کی مٹھی میں دباتے ہوئے کہا۔

"نیلے رنگ کی کار۔ وہی جو ابھی آئی ہے۔ جسے سنہرے بالوں والی لڑکی چلا رہی تھی" ـــــ لڑکے نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ نوٹ اس نے جلدی سے اپنی جیب میں منتقل کر لیا تھا۔

"ہاں وہی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ چالیس نمبر کوٹھی میں گئی ہے۔ وہاں دو تین روز سے ایک غیر ملکی آ کر رہنے لگا ہے۔ پہلے تو خالی پڑی رہتی تھی۔ اس کے پاس مزدا اسپیشل کار ہے" ـــــ لڑکے نے جواب دیا اور عمران نے کار آگے بڑھا دی۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ لڑکا اس کار کے متعلق کچھ جانتا ہو گا" ـــــ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"لڑکے نے جس دلچسپی سے میری کار کو دیکھا اور جب تک

میں نے اسے بلایا نہیں وہ اسے اسی طرح دیکھتا رہا جیسے نظروں
میں ہی اسے فلم بنا کر دماغ میں ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لینے کا پروگرام
ہو۔ میں سمجھ گیا یہ لڑکا فطری طور پر کاروں میں انتہائی دلچسپی لیتا ہے
اور تم نے دیکھا واقعی اس نے کار کے متعلق بتا دیا"۔ عمران نے جواب
دیا اور ٹائیگر نے بے اختیار سر ہلا دیا۔

کوٹھی نمبر چالیس خاصی بڑی کوٹھی تھی لیکن اس کے گیٹ پر
کسی قسم کی کوئی نیم پلیٹ موجود نہ تھی۔ عمران نے کار اس کوٹھی سے
آگے جا کر ایک سائیڈ پر روک دی۔

"باس کیا یہ لڑکی کوئی خاص اہمیت رکھتی ہے۔ آپ تو رچرڈ ولسن کی
تلاش کے لیے آئے تھے" ___ ٹائیگر نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران
جو دروازہ کھول کر نیچے اترنے کے لئے مڑ رہا تھا مسکرا دیا۔

"فکر نہ کرو تمہارا رچرڈ ولسن بھی یقیناً اسی کوٹھی میں ہی رہتا ہے"
___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر کار سے نیچے اتر آیا۔
ٹائیگر بھی دوسری طرف سے نیچے آ گیا۔ عمران کی نظریں اب کوٹھی کی
بجائے سڑک کی طرف تھیں جیسے اُسے کسی کی آمد کا انتظار ہو لیکن
سڑک بانجھ عورت کی گود کی طرح خالی تھی۔ عمران نے ہونٹ چباتے
ہوئے واچ ٹرانسمیٹر پر ایک فریکوئنسی سیٹ کرنی شروع کر دی۔ اور
پھر اس نے اس فریکوئنسی پر کال دینی شروع کی۔ لیکن کافی دیر مسلسل
کال دینے کے باوجود دوسری طرف سے جب کال ریسیو نہ کی گئی تو
عمران نے ونڈ بٹن آف کر دیا۔

"آؤ ٹائیگر پہلے اس کوٹھی کو چیک کر لیں۔ مجھے اس کار چلانے





والی لڑکی میں کے۔ جی۔ بی کی سپیشل ایجنٹ مس تکانو جیسی مشابہت محسوس
ہوتی ہے۔ لیکن اس کی نگرانی سیکرٹ سروس کر رہی ہے۔ یہی وجہ تھی
کہ میں بار بار بیک مرر کو دیکھ رہا تھا اور یہاں بھی میری نظریں سڑک پر
جمی ہوئی تھیں۔ مجھے ان کی نگرانی کرنے والوں کی تلاش تھی۔ لیکن کسی کا
اب تک نظر نہ آنے کا یہی مطلب ہے کہ یا تو میرا خیال غلط ہے۔
یا پھر سیکرٹ سروس ابھی تک وہاں پہنچی نہیں ہے۔ جولیا کال بھی
ریسیو نہیں کر رہی۔۔ بہرحال میں رچرڈ ولسن سے پہلے اس لڑکی کو چیک کرنا
چاہتا ہوں" ___ عمران نے پوری طرح وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
اور پھر ٹائیگر اور وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کوٹھی نمبر چالیس کے
عقبی طرف کو بڑھ گئے۔ عقبی طرف درختوں کا ایک چھوٹا سا ذخیرہ تھا۔
جس کے بعد پھر ایک کوٹھی بنی ہوئی تھی۔ یہ ذخیرہ شاید کسی کوٹھی کے
احاطے میں موجود تھا۔ کیونکہ اس ذخیرے کے گرد بھی اونچی چار دیواری
موجود تھی۔ ایک طرف پھاٹک تھا جس کی حالت بتا رہی تھی کہ اسے
کُھلے ہوئے زمانہ گزر چکا ہے۔ اس کا ہر حصہ زنگ میں ڈوبا ہوا تھا۔
عمران اور ٹائیگر دونوں ایک دوسرے کی پیروی کرتے ہوئے پھاٹک
پر چڑھ کر دوسری طرف کود گئے۔ اب وہ چار دیواری کے اندر بند
اس ذخیرے میں تھے۔ یہاں چالیس نمبر کوٹھی کی عقبی دیوار موجود تھی۔
لیکن عمران نے دیکھا کہ اس دیوار کے ساتھ درختوں کی دو قطاروں کو
باقاعدہ زمین سے کاٹ دیا گیا تھا۔ اس طرح دیوار سے کافی
فاصلے تک خالی جگہ تھی۔ درخت موجود نہ تھے۔ اور یہ کٹے ہوئے
درخت بھی وہیں پڑے ہوئے تھے۔ اور ان کے کٹے حصے بتا

رہے تھے کہ انہیں کٹے ہوئے زیادہ دن نہیں گزرے اور انہیں کسی جدید ترین آرے یا آلے سے کاٹا گیا ہے۔ کوٹھی کی عقبی دیوار خاصی بلند تھی۔ وہ جمپ لگا کر بھی اس کے اوپر نہ چڑھ سکتے تھے اور درخت کافی دور تھے۔ ابھی عمران سوچ ہی رہا تھا کہ اندر جانے کے لئے کیا اقدام کیا جائے کہ یکلخت ان کے دائیں ہاتھ پر موجود درخت پر سے سائیں کی تیز آواز کے ساتھ کوئی چیز ان دونوں کے درمیان آ کر گری۔ اور دوسرے لمحے سُرخ رنگ کا دھواں ہر طرف پھیلنے لگا۔ لیکن یہ دھواں صرف چند سیکنڈوں کے لئے نظر آیا اور پھر غائب ہو گیا۔ عمران اور ٹائیگر دونوں نے بے اختیار ایک دوسرے کو دیکھا سُرخ دھواں دیکھتے ہی انہوں نے لاشعوری طور پر اپنے سانس روک لئے تھے کیونکہ ان کے لاشعور میں یہ بات بہر حال فوری طور پر آ گئی تھی کہ ان پر بیہوش کر دینے والی گیس کا فائر کیا گیا ہے۔ لیکن عمران نے ٹائیگر کی آنکھوں میں دیکھتے ہی پلکیں جھپکا کر مخصوص انداز میں اشارہ کیا اور پھر ان دونوں کے جسم تیزی سے تڑنے مڑنے لگے اور چند لمحوں بعد وہ ٹیڑھے میڑھے انداز میں زمین پر گر کر ساکت ہو چکے تھے۔ گو وہ اب آہستہ آہستہ سانس لے رہے تھے لیکن سانس لیتے ہی انہیں احساس ہو گیا تھا کہ بیہوش کر دینے والی گیس کے اثرات ختم ہو گئے ہیں اور یہ سوچ کر انہوں نے سانس بھی لینے شروع کر دیئے تھے کہ کھلی فضا میں جس قدر بھی طاقتور گیس فائر کی جائے اس کے اثرات چند لمحوں سے زیادہ نہیں رہ سکتے۔

ابھی انہیں زمین پر گرے تین چار منٹ ہی ہوئے ہوں گے

کہ کوٹھی کی عقبی دیوار کے درمیان سے ایک دروازہ سا نمودار ہوا۔ اور پھر اس دروازے میں سے وہی لڑکی جو کار چلا رہی تھی۔ ایک لمبے تڑنگے غیر ملکی کے ساتھ نمودار ہوئی۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں ریوالور تھے وہ دونوں تیزی سے فرش پر پڑے عمران اور ٹائیگر کی طرف بڑھے عمران اور ٹائیگر دونوں کے چہروں کے رخ چونکہ اُس دیوار کی طرف تھے۔ اس لئے وہ نیم باز آنکھوں سے ان دونوں کو اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

"پہلے ان کے ہاتھ پیر باندھ دو ناکوف۔ پھر انہیں اٹھا کر لے جائیں گے" ـــــ اس لڑکی نے قریب آ کر دوسرے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا ضرورت ہے اندر لے جانے کی۔ گولی مار کر ختم کر دیتے ہیں۔ پڑے رہیں گے یہاں کون آتا ہے انہیں چیک کرنے" ـــــ ناکوف نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ جیسے یہاں آنے سے پہلے بھی ان دونوں کے درمیان اس موضوع پر بحث ہوتی رہی ہو۔

"جو میں کہہ رہی ہوں ناکوف وہی کرو۔ ہم اگر ہر آدمی کو اس طرح ختم کرتے رہے تو پھر آگے کیسے بڑھیں گے۔ ارے یہ تو ہوش میں آ گیا ہے" ـــــ وہ لڑکی بات کرتے کرتے یکلخت چیخ پڑی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں لڑکی کے اس چیخنے پر سنبھلتے لڑکی نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ لہرایا اور ایک ہلکا سا دھماکہ ان دونوں کے چہروں کے قریب زمین پر ہوا۔ اور اس بار واقعی ان دونوں کے ذہنوں پر انتہائی تیز رفتاری سے سیاہ پردہ سا چھا گیا۔ لیکن پھر یہ

پردہ جس تیزی سے پھیلا تھا اسی تیزی سے سمٹنے بھی لگا اور عمران نے بے اختیار اپنی بند آنکھیں کھولیں اور لاشعوری طور پر ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ کیونکہ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ اس کے دونوں ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے ہیں اور ساتھ ہی اس رسی کو کرسی کی عقبی نشست سے بھی باندھ دیا گیا ہے۔ اس نے گردن گھما کر اِدھر اُدھر دیکھا اور ایک بار پھر طویل سانس لینے پر مجبور ہو گیا۔ کیونکہ اس کے ساتھ نہ صرف ٹائیگر بندھا ہوا موجود تھا۔ بلکہ ٹائیگر سے ذرا ہٹ کر جولیا اور صفدر بھی اسی انداز میں بندھے ہوئے موجود تھے ٹائیگر سمیت صفدر اور جولیا تینوں اصلی شکلوں میں تھے۔ لیکن وہ تینوں ہی ابھی تک بیہوش تھے۔ صفدر اور جولیا کے متعلق تو عمران کچھ کہہ نہ سکتا تھا لیکن ٹائیگر کا میک اَپ بہرحال ابھی صاف کیا گیا تھا۔ اس کا تو مطلب تھا کہ اس کا میک اَپ بھی صاف کر دیا گیا ہو گا۔ اور اب یہ بات یقینی ہو گئی تھی کہ لڑکی تکالو ہے۔ اور تکالو اور ناکوف ایک ہی گروپ سے منسلک ہیں۔ لیکن ابھی وہ اس پر مزید سوچ ہی رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور تکالو اور ناکوف اندر داخل ہوئے۔

"اوہ تمہیں ہوش آ گیا علی عمران" ـــــ لڑکی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کون عمران" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور لڑکی بے اختیار طنزیہ انداز میں ہنس پڑی۔

"تم نے اپنے ساتھی کا چہرہ نہیں دیکھا۔ اگر وہ اپنی اصلی شکل میں ہے تو ظاہر ہے تم بھی اپنی اصلی شکل میں ہی ہو گے۔ اور تمہاری





یہ احمقانہ شکل جیسے ہی سامنے آتی ہے۔ تمہارا نام ہر شخص جان جاتا ہے" ـــــ لڑکی نے بڑے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے تو میک اَپ کرنے کے باوجود اپنے اصل خدوخال قائم رکھے ہیں مس تکالو۔ ویسے آج مجھے میک اَپ میں اپنے استاد کے اس قول پر یقین آ گیا ہے کہ لڑکیاں چاہے لاکھ میک اَپ کر کے اپنی شکل تبدیل کرنے کی کوشش کریں لیکن وہ اپنے بنیادی خدوخال تبدیل نہیں کرتیں۔ کیونکہ ان کے نقطہ نظر سے ان کے بنیادی خدوخال نے ہی انہیں حسن کی ملکہ بنایا ہوا ہوتا ہے۔ اور یہی تمہارے ساتھ ہوا مس تکالو کہ تمہاری یہ شکل دیکھتے ہی مجھے فوراً احساس ہوا کہ یہ خدوخال تو مس تکالو کے ہیں اور پھر اپنے خیال کو چیک کرنے کے لئے مجھے یہاں تک آنا ہی پڑا" ـــــ عمران کی زبان تیزی سے چل رہی تھی۔

"تم نے تو اپنی طرف سے مجھے ایک ڈرامہ دکھا کر مطمئن کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن تم نے شاید مجھے کوئی معصوم سی بچی سمجھ لیا تھا کہ میں تمہارے اس ڈرامے سے بہل جاؤں گی۔ مجھے معلوم ہے کہ سیکرٹ سروس کا چیف کسی کے سامنے نہیں آتا۔ لیکن تمہارے اس حبشی نے جب اس طرح چیف کو بلانے کی بات شروع کر دی جیسے وہ سیکرٹ سروس کے چیف کی بجائے کسی راہ جاتے گداگر کو بلانے کی بات کر رہا ہو تو میں سمجھ گئی کہ تمہیں مجھ پر کوئی شک ہو گیا ہے اور تم اس بہانے میری اصلیت سامنے لانا چاہتے ہو۔ بہرحال تمہیں تو اس ڈرامے سے تو کوئی فائدہ ہوا یا نہ ہوا البتہ مجھے یہ فائدہ ضرور ہو گیا کہ تمہارا ایک

اہم ترین اڈہ میری نگاہوں میں آگیا۔ اب تم صرف اتنا بتادو کہ تم نے میرے ٹھکانے کا کیسے پتہ چلایا۔ وہی ٹھکانہ جس پر نگرانی کے لئے تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ان ایجنٹوں صفدر اور جولیانا کو بھیجا تھا اور پھر جب ناکوف کے ساتھ میں نے یہاں آنے کا پروگرام بنایا تو تم اپنے ساتھی سمیت پہلے ہی یہاں پہنچ گئے"۔۔۔ ٹکالو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پہلی بات تو یہ سن لو کہ میں نے کسی کو تمہاری رہائش گاہ کی نگرانی کا نہیں کہا۔ میں تو ان دونوں کو جانتا تک نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ تم درست کہہ رہی ہو۔ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے منسلک ہوں گے۔ لیکن سیکرٹ سروس تو بیحد وسیع ادارہ ہے۔ ہزاروں لاکھوں افراد کسی نہ کسی انداز میں اس سے وابستہ ہوں گے اور دوسری بات یہ کہ مجھے تو ابھی تک تمہاری اس رہائش گاہ کا علم نہیں ہے جس کی نگرانی کی بات تم کر رہی ہو۔ اور تیسری اور آخری بات یہ ہے کہ میں تو اپنے دوست کے ساتھ اس جنگل والے احاطے میں پہلے سے موجود ایک چیز حاصل کرنے آئے تھے ہمیں تمہارے متعلق تو سرے سے علم تک نہ تھا"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ناکوف درست کہتا ہے۔ پہلے تمہیں لاشوں میں تبدیل کر دیا جائے پھر پوچھ گچھ کی جائے"۔۔۔ ٹکالو کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"واہ ناکوف تو مجھے افلاطون اور ارسطو کی نسل کا کوئی فلاسفر لگتا



ہے۔ واہ لاشوں سے پوچھ گچھ کیا انوکھا اور خوبصورت آئیڈیل ہے"۔۔۔ عمران نے بڑے موڈ میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اور اس بار ٹکالو بے اختیار ہنس پڑی۔

"او۔ کے ناکوف۔ اس ہنستے مسکراتے آدمی کو پھر اپنے ہاتھوں سے گولیاں مارنے کا فریضہ بھی انجام دے ہی ڈالو"۔۔۔ ٹکالو نے اسی طرح ہنستے ہوئے ناکوف کی طرف مڑ کر کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عمران کو گولیاں مارنے کی ہدایت دینے کی بجائے اسے پھولوں کا گلدستہ دینے کی ہدایت کر رہی ہو۔

"ایک منٹ ٹھہر جاؤ۔ آخر اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ اگر میری موت آگئی ہے تو میں موت سے بھاگ کر کہاں جا سکتا ہوں۔ کم از کم تم جیسی خوبصورت اور دلکش روسیاہی حسینہ سے چند لمحے باتیں تو کر لوں"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ٹکالو ہاتھ اٹھا کر ناکوف کو روکتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو گئی۔

"اگر تم نے ایسی باتیں ناکوف کے سامنے کیں تو وہ تمہیں گولیاں مارنے کے لئے میرے حکم کا بھی انتظار نہ کرے گا۔ وہ میرا منگیتر ہے اور ہم اس مشن کی کامیابی کے بعد شادی کرنے والے ہیں"۔۔۔ ٹکالو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر تو مبارک ہو۔ اچھا شوہر منتخب کیا ہے تم نے جو ابھی سے ہدایات اور حکم کا پابند ہے۔ وہ بیچارہ شادی کے بعد کیا کرے گا۔ بہرحال میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آخر تم جیسی کے۔ جی بی کی سپیشل ایجنٹ اور یہ ناکوف جو شاید ریڈ آرمی کا ایجنٹ ہے

تم اب اس قدر لو سٹینڈرڈ ہو چکے ہو کہ اب تم نے منشیات کی
سمگلنگ شروع کر دی ہے۔ اگر ایسی ہی بات تھی تو مجھے بتانا تھا
میں خیرات کی کچھ رقم تمہارے اکاؤنٹ میں جمع کرا دیتا"۔۔۔۔
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تکاتو اس کی بکواس میں برداشت نہیں کر سکتا"۔۔۔ یکلخت
ناکوف نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"جب آدمی کو موت کا یقین ہو جاتا ہے تو وہ اسی طرح کی بہکی
بہکی باتیں شروع کر دیتا ہے اس لئے تم پرواہ نہ کرو۔ ہاں علی
عمران صاحب۔ اصل بات یہ ہے کہ کے۔ جی۔ بی کا سمگلنگ سے
کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ ریڈ آرمی کے چیف کے اپنے ذہن کی
پیداوار ہے۔ وہ اس طرح اپنے دشمنوں کو کھوکھلا اور بیکار کرنا
چاہتا ہے۔ اور یہ بھی سن لو کہ ناکوف اب ریڈ آرمی کا ایجنٹ
نہیں رہا۔ یہ بھی اب کے۔ جی۔ بی کا سپیشل ایجنٹ ہے۔ اور
ہمارا مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہے۔ میرا تمہارے ساتھ
اس رانا ہاؤس جانے کا مقصد بھی یہی تھا کہ میں پاکیشیا سیکرٹ
سروس کے ارکان کو ٹریس کرنا چاہتی تھی اور میں وہاں ایک خاص
آلہ بھی چھوڑ آئی تھی لیکن اس نے کام ہی نہ کیا۔ ادھر ناکوف پہلے
سے ہی حرکت میں تھا۔ اس نے صفدر کی کار اور اس جولیا کے
فلیٹ میں موجود فون پیس میں خصوصی ڈکٹا فون فٹ کر دیئے اور
نتیجے میں اسے معلوم ہو گیا کہ تمہارے چیف نے فون پر ان دونوں
کو میری رہائش گاہ کا پتہ دے کر نگرانی کے لئے بھجوایا ہے۔ اس



نے مجھے اطلاع دی اور میرے آدمیوں نے انہیں آسانی سے ٹریس
کر کے انہیں بیہوش کر دیا۔ ناکوف چونکہ مضافات میں ایک محفوظ
جگہ پر موجود تھا۔ اس لئے پروگرام یہی تھا کہ ان دونوں ایجنٹوں کو
یہاں لا کر اطمینان سے ان سے پوچھ گچھ کی جائے اور باقی ایجنٹوں
کا پتہ کر کے انہیں بھی ختم کیا جاتا۔ آخر میں تمہارا نمبر آتا تھا۔
لیکن یہاں آتے ہوئے میں نے تمہیں کار میں چیک کر لیا۔ تم نے
گو میک اپ کر رکھا تھا لیکن تم عورتوں کی مخصوص حس کو نہیں سمجھ
سکتے۔ میں نے ایک نظر دیکھتے ہی تمہیں پہچان لیا تھا۔ اس کے
بعد تم دونوں عقبی احاطے میں آئے تو میرا شک یقین میں بدل
گیا اور نتیجہ تمہارے سامنے ہے۔ اب تمہارے خاتمے کے
بعد ان دونوں ایجنٹوں کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ کے دوسرے
ایجنٹ ٹریس کروں گی اور پھر ان کا خاتمہ اور ہمارا مشن مکمل ہو جائے
گا"۔۔۔ تکاتو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"واہ اسے کہتے ہیں ایجنٹی کہ یہاں کھڑے کھڑے تم نے مشن
بھی مکمل کر لیا۔ محترمہ تکاتو صاحبہ اگر اسی طرح باتوں سے ہی سیکرٹ
ایجنٹوں کے مشن مکمل ہونا شروع ہو جائیں تو پھر شاید کوئی مشن کبھی
ناکام ہی نہ ہو۔ میرا خیال ہے تم دونوں یہاں اکیلے ہو"۔۔۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مگر تم نے کیسے معلوم کر لیا"۔۔۔ تکاتو نے چونک
کر کہا۔

"آسان سی بات ہے۔ مضافات کی کوٹھی ہو اور رہنے والے

میاں بیوی ہوں تو پھر کباب میں ہڈی کون برداشت کر سکتا ہے۔ اس کا مطلب ہے ریڈ ڈاٹ سے تمہارا یا ناکوف کا کوئی تعلق نہیں رہا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تکانو اس کی زبان اسی طرح چلتی رہے گی کیوں وقت ضائع کر رہی ہو"۔۔۔ ناکوف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی کافی وقت ضائع ہو گیا ہے۔ اور۔۔۔ کے فائر"۔۔۔ تکانو نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اور ناکوف نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا رخ عمران کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ گولی چلنے کے زوردار دھماکے سے کمرہ گونج اٹھا لیکن دوسرے لمحے ناکوف اور تکانو دونوں چیختے ہوئے اچھل کر پشت کے بل فرش پر جا گرے۔ گولی چلنے سے ایک لمحے پہلے عمران کرسی سے جمپ لے کر سائیڈ میں جا کھڑا ہوا تھا اور گولی کرسی پر پڑی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے۔ عمران بھوکے عقاب کی طرح ان دونوں سے جا ٹکرایا اور وہ دونوں ہی چیختے ہوئے اچھل کر پشت کے بل نیچے جا گرے۔ ان دونوں کے ہاتھوں سے ریوالور نکل گئے تھے۔ اسی لمحے عمران یکلخت فضا میں اچھلا اور اس بار تکانو اور ناکوف دونوں کے حلق سے ایسی چیخیں نکلیں جیسے چیخوں کے ساتھ ہی ان کے جسموں سے روحیں بھی ساتھ ہی باہر آ رہی ہوں۔ عمران نے واقعی انتہائی مہارت سے اٹھتے ہوئے ناکوف اور تکانو کو اچھل کر بوٹ کی بھرپور ضربیں لگائی تھیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم فضا میں قلابازی کھا کر سیدھا



ہو گیا۔ ناکوف اور تکانو دونوں ضرب کھا کر ایک بار پھر تیزی سے اٹھنے لگے تھے کہ عمران کا جسم ایک بار پھر تیزی سے حرکت میں آیا اور ان دونوں کے حلق سے ایک بار پھر زوردار چیخیں نکلیں اور اس بار جب دوبارہ قلابازی کھا کر سیدھا ہوا تو وہ دونوں ہی فرش پر پڑے بری طرح تڑپ رہے تھے۔ عمران نے انہیں اس حالت میں دیکھا تو بجلی کی سی تیزی سے جھپٹ کر اس نے ناکوف کے ہاتھ سے نکلا ہوا ریوالور جھپٹا لیکن وہ دونوں اس بار ساکت ہو چکے تھے۔ ان دونوں کی کنپٹیوں پر نیلے رنگ کے ابھار نظر آنے لگ گئے تھے۔ عمران کرسی کی پشت پر پڑی ہوئی نائیلون کی باریک رسی کی طرف بڑھ گیا۔ جسے وہ تکانو سے باتوں کے دوران کاٹ چکا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ناکوف کے فائر کرتے ہی وہ اچھل کر ایک طرف کھڑا ہو جانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اس نے یہ کٹی ہوئی رسی اٹھائی اور اس کے ٹکڑوں سے اس نے ان دونوں کے ہاتھ عقب میں کر کے باندھے اور پھر پیر بھی باندھ دیئے۔ اس کے بعد وہ کمرے سے باہر نکلا اور تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس کمرے میں آیا تو وہ پوری کوٹھی کو اچھی طرح چیک کر چکا تھا واقعی وہاں ان دونوں کے علاوہ تیسرا کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ گو عمران نے پہلے ہی اس کا اندازہ اس طرح لگا لیا تھا کہ وہ دونوں احاطے میں خود آئے تھے ورنہ اگر یہاں اور لوگ موجود ہوتے تو یہ لوگ لازماً احاطے میں انہیں بھیجتے لیکن اس کے باوجود وہ یہ بات کنفرم کر لینا چاہتا تھا۔ ایک کمرے کی الماری سے اسے بیہوش کر دینے والی گیس کے انٹی

انجکشنوں کا ڈبہ بھی مل گیا تھا۔ اس لیے واپس آ کر اس نے سب سے پہلے ٹائیگر، صفدر اور جولیا کو ہوش میں لانے کے لیے انجکشن لگائے اور ان کے ہاتھ آزاد کر دیئے گئے۔ پھر آگے بڑھ کر اس نے فرش پر پڑی ہوئی تکانو کو اٹھا کر کرسی پر ڈال دیا جب کہ ناکوف ویسے ہی فرش پر پڑا رہا۔ ٹائیگر۔ صفدر اور جولیا چند لمحوں بعد ہی ہوش میں آ گئے۔ حالانکہ عمران پر بھی بیہوش کر دینے والی گیس کا ہی فائر کیا گیا تھا لیکن عمران اپنی مخصوص ذہنی درزشوں کی وجہ سے بغیر انٹی انجکشن کے خود بخود ہوش میں آ گیا تھا۔ لیکن ظاہر ہے یہ تینوں بغیر انجکشن کے ہوش میں نہ آ سکتے تھے۔

"عمران تم ۔ یہ ہم کہاں ہیں" ـــــ جولیا نے حیرت سے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"جس تیزی سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ بیہوش ہوتے ہیں میرے خیال میں یہ بھی ورلڈ ریکارڈ ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہم پر اچانک ہی فائر کیا گیا تھا" ـــــ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا مطلب تھا کہ یہ پہلے اخبار میں اشتہار دیتے۔ ڈھول پیٹ کر علاقے میں اعلان کرتے۔ اس کے بعد تمہیں بیہوش کرتے" ـــــ عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ اصل میں چیف نے ہمیں صرف نگرانی کا حکم دیا تھا۔ اس لیے ہم ایکشن میں نہ تھے" ـــــ صفدر نے ہونٹ





بھینچتے ہوئے کہا۔

"اگر ایکشن میں ہوتے تو پھر صرف بے ہوش نہ ہوتے۔ اگلے جہان کو مائل بہ پرواز بھی ہوتے" ـــــ عمران کا لہجہ اُسی طرح طنزیہ تھا۔

"یہ دونوں ہیں کون" ـــــ جولیا نے شاید موضوع بدلنے کی خاطر کہا۔

"اس کا نام تکانو ہے اور اس کا ناکوف۔ دونوں کے۔ جی۔ بی کے سپیشل ایجنٹ ہیں۔ اور مسٹر صفدر تمہاری کار میں بھی انہوں نے ڈکٹا فون لگایا ہوا ہے۔ اور مس جولیانا فٹز واٹر تمہارے ٹیلی فون پیس میں ڈکٹا فون نصب ہے" ـــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور صفدر اور جولیا دونوں ڈکٹا فون کی بات سُن کر بری طرح چونک پڑے۔

"میرے فون میں، تمہارا مطلب ہے میرے فلیٹ کے فون میں" ـــــ جولیا کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ہاں تمہارے فلیٹ کے فون میں۔ اگر تمہارے نان ایکشن میں رہنے کا یہی حال رہا تو پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اللہ ہی حافظ ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جولیا اور صفدر دونوں کے چہروں پر گہری ندامت کے آثار اُبھر آئے۔

"ان دونوں کو لے جا کر اپنے چیف کے حوالے کر دو۔ وہ خود ہی ان سے سب کچھ اُگلوا لے گا۔ میں اور ٹائیگر

نے ابھی یہاں کی تلاشی لینی ہے" ___ عمران نے کہا۔ اور
ٹائیگر کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے بیرونی دروازے
کی طرف مڑ گیا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے اونچی نشست کی کرسی
پر بیٹھے ہوئے پاکوسو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس پاکوسو سپیکنگ" ___ پاکوسو نے کرخت سے لہجے
میں کہا۔
"باس مارجر بول رہا ہوں۔ ایک اہم اطلاع دینی ہے"
___ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"یس کیا اطلاع ہے" ___ پاکوسو نے سخت لہجے میں کہا۔
"باس مادام تکالو کے آدمیوں نے مادام تکالو کی رہائش گاہ
کے باہر ایک کار پر بیہوش کر دینے والی گیس کا فائر کیا۔ کار کے
اندر ایک مقامی مرد اور ایک غیر ملکی عورت موجود تھی۔ ان کے بیہوش
ہونے کے بعد یہ کار مادام تکالو کی رہائش گاہ میں لے جائی گئی۔ اور
پھر مادام تکالو تھوڑی دیر بعد ایک نیلے رنگ کی بڑی کار میں باہر





آئیں۔ وہ خود سٹیئرنگ پر تھیں۔ اور عقبی سیٹ کے نیچے وہی مقامی
مرد اور غیر ملکی عورت موجود تھے۔ میں نے اپنے آدمیوں کو اس کار
کی نگرانی اور چیکنگ کے بارے میں ہدایات دے دیں اور ابھی
تھرٹی سیون نے انتہائی حیرت انگیز اطلاع دی ہے کہ مادام تکالو
اسی کار میں ایک مضافاتی شہر سراج پور گئی ہیں۔ اور تھرٹی تھری
نے اطلاع دی ہے کہ وہ جس کوٹھی میں گئی ہیں وہاں باس ناکوف
اکیلا موجود ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور اہم اطلاع بھی موجود
ہے کہ مادام تکالو کے باس ناکوف کی رہائش گاہ پر جانے کے
چند لمحوں بعد ہی ایک اور کار وہاں پہنچی۔ اس کے اندر دو غنڈہ نما
افراد موجود تھے۔ وہ باس ناکوف کی کوٹھی کے عقبی سمت ایک درختوں
کے ذخیرے والے احاطے میں داخل ہوتے۔ اس کے بعد باس
ناکوف کی کوٹھی کے اندر سے ان پر بیہوش کر دینے والی گیس فائر
کی گئی اور ان کے بیہوش ہوتے ہی باس ناکوف اور مادام تکالو دونوں
عقبی طرف آتے اور ان دونوں کو اٹھا کر کوٹھی کے اندر لے گئے
اور اب وہ اندر موجود ہیں" ___ مارجر نے تیز تیز لہجے میں پوری
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"اوہ اس کا مطلب ہے کہ مادام تکالو کی باقاعدہ نگرانی ہو رہی
تھی۔ اور انہیں ٹریپ کیا گیا ہے۔ یہ احمق ناکوف لازماً انہیں بھی مروا دے
گا۔ اس علاقے میں کتنے افراد موجود ہیں" ___ پاکوسو نے تیز
بولتے ہوئے کہا۔
"سر۔ بالکل قریب تو تھرٹی تھری ہے۔ البتہ وہاں سے تھوڑی

دور ہمارا ایک پوائنٹ موجود ہے۔ وہاں سے چھ آدمی فوری طور پر میسر آسکتے ہیں" ـــــ مارجبر نے جواب دیا۔

"او۔ کے فوری حرکت میں آجاؤ۔ اس کوٹھی کے اندر بیہوش کر دینے والی گیس کے فائر کراؤ۔ اور مادام تکانو اور ناکوف سمیت جتنے افراد بھی وہاں موجود ہوں۔ ان سب کو سپیشل اڈے پر منتقل کر دو۔ اس کوٹھی کی مکمل تلاشی لو اور وہاں سے جو بھی خاص چیز ہاتھ لگے وہ سب اس سپیشل اڈے میں شفٹ کر دو۔ اس آپریشن کے بعد مجھے اطلاع کرو" ـــــ پاکوسو نے تیز لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور پاکوسو نے رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ تو صاحب تکانو کی نظروں میں ہیرو بن رہے تھے" ـــــ پاکوسو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ پر بندھی گھڑی پر وقت دیکھنے لگا۔ وہ خاصا بے چین نظر آرہا تھا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور پاکوسو نے بڑے بے چین سے انداز میں ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس پاکوسو سپیکنگ" ـــــ پاکوسو نے تیز لہجے میں کہا۔

"مارجبر بول رہا ہوں باس آپریشن مکمل ہو گیا ہے۔ کوٹھی میں مادام تکانو۔ باس ناکوف کے علاوہ تین مقامی افراد اور ایک غیر ملکی عورت ملی ہے۔ اس کے علاوہ باس وہاں سے دو وائرلیس ڈکٹا فون رسیور ملے ہیں۔ جن کی ٹیپیں کافی ریکارڈ شدہ ہیں ان کے



علاوہ وہاں کوئی خاص چیز نہیں ہے۔ ٹیپیں میرے پاس یہاں ہیڈ کوارٹر پہنچ گئی ہیں جب کہ باقی افراد سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دیئے گئے ہیں" ـــــ مارجبر نے کہا۔

"مادام تکانو کو علیحدہ کمرے میں رکھو۔ اور ناکوف کو علیحدہ کمرے میں۔ باقی افراد کو علیحدہ رکھو اور ان سب کو طویل بیہوشی کے سپیشل انجکشن لگا دو۔ تاکہ جب تک میں نہ چاہوں ان میں سے کوئی ہوش میں نہ آسکے۔ اور وہ دونوں ٹیپ یہاں میرے پاس بھجوا دو" ـــــ پاکوسو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر عجیب سے تذبذب کے آثار نمایاں تھے۔ جیسے وہ ذہنی طور پر کوئی فیصلہ کرنا چاہتا ہوں لیکن کسی فیصلے تک پہنچ نہ پا رہا ہو۔ تقریباً دس منٹ بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

"یس کم ان" ـــــ پاکوسو نے تیز لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک مائیکرو ٹیپ ریکارڈر تھا۔ اور ساتھ ہی دو مائیکرو ٹیپ۔

"یہ باس مارجبر نے بھیجی ہیں سپیشل پوائنٹ سے" ـــــ نوجوان نے ریکارڈر اور ٹیپیں میز پر رکھتے ہوئے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے جاؤ" ـــــ پاکوسو نے کرخت لہجے میں کہا اور نوجوان تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر چلا گیا۔ جب دروازہ بند ہو گیا تو پاکوسو نے ایک ٹیپ اٹھایا اور اسے ریکارڈر میں ڈال کر اس کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد ایسی آواز سنائی دی جیسے کار کا دروازہ کھلتا اور بند ہوتا ہے۔ اور پھر کار کا انجن سٹارٹ ہونے

کی مدھم آواز سنتے ہی وہ سمجھ گیا کہ یہ ڈکٹا فون کسی کار میں نصب کیا گیا ہے۔ چند لمحوں بعد ایک مرد اور عورت کے درمیان باتیں شروع ہو گئیں۔ گفتگو کے دوران ایک دوسرے کے نام لینے سے اسے پتہ چل گیا کہ عورت کا نام جولیا اور مرد کا نام صفدر تھا اور یہ نام سامنے آتے ہی اسے مارجہ کی رپورٹ یاد آ گئی کہ تکالو کی رہائش گاہ کے باہر ایک مقامی مرد اور غیر ملکی عورت کو بیہوش کیا گیا اور پھر انہیں ناکوف کی مضافاتی رہائش گاہ پر لے جایا گیا۔ اس کے بعد جب اس نے دوسرا ٹیپ سنا تو بری طرح چونک پڑا۔ اب ساری بات اس کی سمجھ میں آ گئی تھی۔ صفدر اور جولیا دونوں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان تھے۔ ان کے چیف کو مادام تکالو کی رہائش گاہ کا علم تھا۔ اس نے نگرانی کے لئے انہیں بھیجا۔ ادھر ناکوف کسی طرح ان کی کار اور رہائش گاہ کے فون میں وائرلیس ڈکٹا فون نصب کر چکا تھا۔ اس لئے اسے ساری بات کا علم بھی ہو گیا۔ اس نے لازماً تکالو کو یہ اطلاع دی ہو گی اور تکالو ان دونوں کو بیہوش کر کے وہاں پہنچ گئی۔ اس پر ظاہر ہے ناکوف کی کارکردگی کا بڑا اچھا اثر پڑا ہو گا لیکن وہ دونوں افراد جو وہاں عقبی طرف پہنچے تھے وہ کون تھے۔ اور کیسے وہاں پہنچ گئے۔ یہ بات اسے معلوم کرنی تھی۔ وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"گرانڈ مشن ہیڈ کوارٹر" — مارجہ کی آواز سنائی دی۔

"مارجہ میں پاکوسو بول رہا ہوں" — پاکوسو نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" — دوسری طرف سے مارجہ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"وہ مضافاتی کوٹھی پر ریڈ کس نے کیا ہے" — پاکوسو نے پوچھا۔

"تھرٹی تھری نے باس۔ اس کے پاس اتفاق سے ایکس ایون ریز گن موجود تھی۔ چنانچہ اس نے اس گن کا فائر کیپسول اس کوٹھی کے اندر کیا۔ اس سے وہ سب بیہوش ہو گئے۔ پھر تھرٹی تھری کی امداد کے لئے میں نے نزدیکی پوائنٹ سے افراد اور کاریں بھجوا دیں۔ اس طرح یہ سب لوگ اب سپیشل پوائنٹ پر آپ کی ہدایت کے مطابق موجود ہیں" — مارجہ نے جواب دیا۔

"تھرٹی تھری سے میری براہ راست بات کراؤ۔ میں کال کا انتظار کر رہا ہوں" — پاکوسو نے کہا اور ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔ اس کے ذہن میں ایک نئی کھچڑی پک رہی تھی۔ اس کی ساری ذہنی کشمکش کا اصل مقصد یہی تھا کہ کسی طرح وہ ناکوف کو تکالو کی نظروں سے گرا کر خود اس کی جگہ لے سکے۔ چند لمحوں بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس پاکوسو سپیکنگ" — پاکوسو نے رسیور اٹھاتے ہی تیز لہجے میں کہا۔

"تھرٹی تھری بول رہا ہوں باس" — دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"تھرٹی تھری جب تم ناکوف کی کوٹھی میں داخل ہوئے تو وہاں موجود بیہوش افراد کی کیا پوزیشن تھی۔ پوری تفصیل بتاؤ" — پاکوسو

نے سخت لہجے میں کہا۔

" باس دو مقامی افراد ایک برآمدے میں بیہوش پڑے ہوئے تھے۔ جب کہ باسس ناکوف رسیوں سے بندھے فرش پر پڑے تھے۔ مادام تکانو کو رسیوں سے باندھ کر کرسی پر ڈالا گیا تھا۔ اور وہاں اس کمرے میں ایک مقامی مرد اور ایک غیر ملکی عورت بھی بیہوش پڑی ہوئی تھی" ___ تھرٹی تھری نے جواب دیا اور پاکوسو ناکوف اور تکانو کے بندھے ہونے کا سُن کر بری طرح اچھل پڑا۔

" اوہ اوہ یہ کیسے ممکن ہے کہ بیہوش افراد نے الٹا ناکوف اور مادام تکانو کو باندھ لیا ہو" ___ پاکوسو نے شدید حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے تو معلوم نہیں البتہ جس حالت میں میں نے انہیں پڑے دیکھا تھا آپ کو بتا دیا ہے" ___ تھرٹی تھری نے جواب دیا۔

" کوٹھی کی تلاشی تم نے لی تھی" ___ پاکوسو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

" یس باس وہاں سے دو مائیکرو ٹیپ میں نے حاصل کر کے ہیڈ کوارٹر بھجوا دی تھیں اور وہاں موجود افراد کو یہاں سپیشل پوائنٹ پر یہاں باس مارجر کے حکم پر مادام تکانو کو علیحدہ کمرے میں رکھا گیا ہے اور باسس ناکوف کو علیحدہ کمرے میں۔ باقی افراد علیحدہ کمرے میں ہیں اور سب کو طویل بیہوشی کے انجکشن لگا دیئے گئے ہیں" ___ تھرٹی تھری نے تفصیلی جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس ناکوف نے یقیناً وہاں کوئی ایسا ڈکٹافون بھی لگایا ہوا ہوگا



جس سے وہ وہاں ہونے والی ساری بات چیت کو ریکارڈ کر سکے میں اس کی عادت سے بخوبی واقف ہوں۔ اُسے اس طرح کی خفیہ ریکارڈنگ کرنے کا جنون ہے۔ تم نے وہاں اسی انداز میں چیکنگ کی تھی" ___ پاکوسو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" اوہ نہیں باسس اس کا اندازہ ہی نہ تھا۔ یہ ٹیپ جو ملے ہیں ان کے ریسیور ایک کمرے میں میز پر پڑے ہوئے تھے اور آن تھے۔ اس لئے ان کے ریکارڈ شدہ ہونے مجھے نظر آ گئے۔ اور میں نے انہیں لے لیا۔ اگر آپ کہیں تو میں وہاں جا کر مزید چیکنگ کروں" ___ تھرٹی تھری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہاں تم فوراً وہاں جاؤ۔ ہیڈ کوارٹر سے ڈکٹا مائیک لیتے جاؤ اس طرح تمہیں آسانی رہے گی اور اگر ایسی کوئی ٹیپ مل جائے تو اسے سیدھا میرے پاس بھجوا دینا" ___ پاکوسو نے کہا اور اس نے رسیور رکھ دیا۔

" ہونہہ تو وہاں ناکوف اور تکانو دونوں بندھے ہوئے تھے۔ اس کا تو مطلب ہے کہ اگر میں وہاں مداخلت نہ کرتا تو یہ لوگ تو ناکوف اور تکانو دونوں پر تشدد کر کے سارا سیٹ اپ معلوم کر لیتے" ___ پاکوسو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ کرسی سے اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا۔

" کیوں نہ ناکوف کو مروا دیا جائے اور تکانو پر یہی ظاہر کیا جائے کہ جب وہ وہاں پہنچے تو ناکوف مر چکا تھا" ___ پاکوسو نے بڑبڑانے کے سے انداز میں سوچتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں مادام۔ تھریٹی تھری اور دوسرے لوگ اس بات
سے واقف ہیں کہ اسے زندہ وہاں سے اٹھایا گیا تھا اور ناکوف
ان لوگوں کا باس بھی رہ چکا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اصل
بات لیک آؤٹ ہو جائے۔ نہیں کچھ اور سوچنا پڑے گا"۔۔۔
پاکوسو نے کہا اور پھر اسی طرح وہ مختلف منصوبے بناتا اور بگاڑتا
رہا۔ لیکن کسی حتمی فیصلے تک نہ پہنچ سکا۔ کافی دیر بعد دروازے پر
دستک کی آواز سن کر وہ چونک پڑا۔

"یس کم ان"۔۔۔ اس نے تیز لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے
دروازہ کھلا اور وہی نوجوان جو پہلے ریکارڈر اور ٹیپیں لایا تھا۔ اندر
داخل ہوا۔

"باس مادام نے یہ ٹیپ بھجوائی ہے۔ یہ تھریٹی تھری نے
آپ کے حکم پر ناکوف کی کوٹھی سے برآمد کی ہے"۔۔۔ نوجوان
نے ایک مائیکرو ٹیپ مؤدبانہ انداز میں میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا مل گیا ٹیپ ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو"۔۔۔ پاکوسو
نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے ریکارڈر میں لگی
ہوئی پہلی ٹیپ اتاری اور نئی ٹیپ اس میں لگا کر اس کے بٹن آن
کر دیئے۔

"تکالو میں کہتا ہوں انہیں ہوش میں لانے کی بجائے گولی مار
کر ہلاک کر دیا جائے۔ یہ عمران انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ اور اس
کے ساتھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے رکن ہیں ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ کسی
طرح بچ کر نکل جائیں"۔۔۔ ناکوف کی آواز سنائی دی۔



"ناکوف تم اس قدر گھبرائے ہوئے اور خوفزدہ کیوں دکھائی
دے رہے ہو۔ تم اب کے۔ جی۔ بی کے سپیشل ایجنٹ ہو۔ یہ
بندھے ہوئے اور بیہوش لوگ ہمارے لئے کیا خطرہ ہو سکتے ہیں۔
آؤ میرے ساتھ مجھے ان سے تفصیلی پوچھ گچھ کرنی ہے۔ تاکہ ان
کی مدد سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ارکان۔ ان کے چیف
اور ان کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر کے مشن مکمل کیا جا سکے"۔۔۔
مادام تکالو کی آواز سنائی دی۔ اس کے بعد ٹیپ چلتی رہی اور وہ
ٹیپ میں ریکارڈ ہونے والی تمام آوازیں سنتا رہا۔ اس کے چہرے
پر کئی رنگ آتے جاتے رہے۔ اور جب ٹیپ میں سے سرسراہٹ
کی آواز نکلنے لگی تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریکارڈر
آف کر دیا۔ اب ہر چیز روز روشن کی طرح اس پر واضح ہو چکی تھی۔
ناکوف اور تکالو اس عمران کے ہاتھوں مکمل طور پر شکست کھا گئے
تھے۔ اور اگر انہیں اچانک بیہوش نہ کر دیا جاتا تو یہ عمران ناکوف اور
تکالو کو اپنے چیف کے ہیڈ کوارٹر بھجوا دیتا۔ اس کا مطلب تھا کہ
اس کی مداخلت سے نہ صرف تکالو اور ناکوف کی زندگیاں بچ گئیں
بلکہ اس نے ان کا مشن بھی ناکام ہونے سے بچا لیا تھا۔ اب اگر وہ
کہانی کو اس طرح ایڈجسٹ کرے کہ تکالو پر یہ واضح ہو سکے کہ اس
نے یہ سب کام انتہائی عقلمندی سے کیا ہے تو اسے یقین تھا کہ ناکوف
کو اس کی نظروں سے گرا کر خود وہ مقام لے سکتا ہے۔ چنانچہ چند ہی
لمحوں بعد وہ ایک مربوط کہانی ذہن میں ترتیب دے چکا تھا۔ اس نے
ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس مارجر سپیکنگ فرام ہیڈ کوارٹر" ـــــ دوسری طرف سے مارجر کی آواز سنائی دی۔

"مارجر کار لے کر آجاؤ میں نے سپیشل پوائنٹ پر جانا ہے" ـــــ پاکوسو نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور سائیڈ پر موجود ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر آیا تو اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا چست لباس تھا۔ یہ لباس اس نے خصوصی طور پر بنوایا ہوا تھا۔ اور جب کسی خاص مشن پر اسے حرکت میں آنا پڑتا تو وہ یہی لباس پہنتا تھا۔ اس لباس میں بے شمار خفیہ جیبیں تھیں اور ان جیبوں میں اس نے نجانے کہاں کہاں سے انتہائی خوفناک قسم کے ایسے سائنسی ہتھیار بھر رکھے تھے کہ جب ان کی کارکردگی سامنے آتی تو دیکھنے والے حیران رہ جاتے تھے۔

کمرے سے نکل کر وہ راہداری میں سے ہوتا ہوا ایک برآمدے میں پہنچا تو وہاں سیاہ رنگ کی ایک کار موجود تھی جس کے ساتھ ایک صحت مند نوجوان کھڑا تھا۔ یہ مارجر تھا۔ گرانڈ مشن ہیڈ کوارٹر کا انچارج اور پاکوسو کا نمبر ٹو۔ پاکوسو کار کا دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا جب کہ مارجر نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور چند لمحوں بعد کار تیزی سے سڑک کے سینے پر جیسے اڑی چلی جا رہی تھی۔

"سنو مارجر ہمیں ایک چھوٹا سا ڈرامہ کرنا ہو گا۔ اس طرح کے۔جی۔بی کے چیف مارشل آنوف پر اپنی اہمیت پوری طرح ثابت کر دیں گے" ـــــ پاکوسو نے مارجر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈرامہ کیسا ڈرامہ باس" ـــــ مارجر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔



"ہم نے مادام تکانو پر یہ ثابت کرنا ہے کہ علی عمران اور اس کے ساتھی مادام تکانو اور ناکوف کو بیہوش کر کے لے جا رہے تھے کہ ہمارے گروپ نے زیرو تھری پر انہیں چیک کیا اور پھر ہم نے زبردست جدوجہد کر کے انہیں نہ صرف بیہوش کر لیا بلکہ مادام تکانو اور ناکوف دونوں کو بچا لیا۔ ہم نے انہیں ہرگز یہ نہیں بتانا کہ ہم ان کی نگرانی کر رہے تھے" ـــــ پاکوسو نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس واقعی مادام تکانو کو اگر احساس ہو گیا کہ ہم اس کی نگرانی کر رہے تھے تو وہ لازماً اسے اپنے کام میں مداخلت سمجھیں گی" ـــــ مارجر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ ہمارے لئے ایک اچھا موقع ہے۔ اس طرح ناکوف کو ہم نیچے کر کے خود مادام تکانو کی نظروں میں اچھا مقام حاصل کر لیں گے۔ لیکن اس سے پہلے ہمیں ایک اہم کام کرنا ہو گا۔ اس علی عمران اور اس کے ساتھیوں کو پہلے ہم نے ہوش میں لانا ہے اور پھر ان سے سیکرٹ سروس کے باقی ارکان کے پتے اور ان کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ لگا کر فوری طور پر میجر آپریشن بھی کروانا ہے۔ جب ہم مادام تکانو کے سامنے سیکرٹ سروس کے باقی ارکان کو زندہ یا مردہ پیش کریں گے۔ تو پھر مادام تکانو کو احساس ہو گا کہ پاکوسو اور اس کا گروپ ہر لحاظ سے ناکوف سے بہتر کارکردگی کا حامل ہے" ـــــ پاکوسو نے کہا۔

"اوہ میں آپ کا مطلب سمجھ گیا باس۔ آپ کا مقصد ہے کہ مادام تکانو کو اس وقت ہوش میں لایا جائے جب ہم خود ان کا سارا مشن

مکمل کر چکے ہوں" ـــــ مارجر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پاکوسو بے اختیار مسکرا دیا۔

"گڈ تمہاری یہی ذہانت مجھے بیحد پسند ہے مارجر۔ تم فوراً بات کی تہہ تک پہنچ جاتے ہو۔ یہ ایک پسماندہ سا ملک ہے۔ اس لئے یہاں کی سیکرٹ سروس بھی ایسی ہی ہو گی۔ میں نے ٹیپ سنی ہیں وہ غیر ملکی لڑکی جولیا پاکیشیا سیکرٹ سروس میں خاص اہمیت رکھتی ہے کہ اس کے چیف نے اُسے براہ راست فون کر کے مادام تکانو کی نگرانی کا حکم دیا۔ اس لئے اس لڑکی سے ہم ساری تفصیل آسانی سے معلوم کر سکتے ہیں" ـــــ پاکوسو نے کہا۔

"باس آپ اُسے میرے حوالے کر دیں پھر دیکھیں وہ کس طرح طوطے کی طرح بولتی ہے۔ میں ان لڑکیوں کی زبان کھلوانی اچھی طرح جانتا ہوں" ـــــ مارجر نے کہا۔

"ٹھیک ہے" ـــــ پاکوسو نے کہا اور مارجر کی آنکھوں میں انوکھی چمک سی اُبھر آئی۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایک خاصی وسیع عمارت کے گیٹ پر جا کر رُک گئی۔ مارجر نے مخصوص انداز میں ہارن دیئے تو پھاٹک کی ذیلی کھڑکی کھلی اور ایک مسلح نوجوان باہر آ گیا۔

"پھاٹک کھولو کارپیٹر" ـــــ مارجر نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکال کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ـــــ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور واپس کھڑکی میں غائب ہو گیا۔ چند لمحوں میں پھاٹک کھل گیا اور مارجر کار اندر لے گیا۔





وسیع و عریض پورچ میں دو کاریں پہلے سے موجود تھیں۔ مارجر نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے۔ برآمدے میں مشین گنوں سے مسلح افراد موجود تھے۔ انہوں نے ان دونوں کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔ اسی لمحے راہداری میں سے نیلے رنگ کا سوٹ پہنے ایک لمبا تڑنگا نوجوان نمودار ہوا۔ اس کی پیشانی پر سرخ رنگ کی پٹی بندھی ہوئی تھی۔

"تھرڈ تھری وہ غیر ملکی لڑکی کہاں ہے" ـــــ پاکوسو نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"زیرو ہال میں باس اپنے ساتھیوں سمیت" ـــــ تھرڈ تھری نے جواب دیا۔

"اُسے وہاں سے اٹھا کر ریڈ روم میں ستون سے اچھی طرح باندھ دو اور پھر اُسے انجکشن لگا کر ہوش میں لے آؤ۔ ہم نے اس سے اہم باتیں پوچھنی ہیں اور سنو مجھے میرا اسپیشل ہنٹر بھی لا دو۔ اس دوران ہم زیرو روم میں رہیں گے" ـــــ مارجر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــــ تھرڈ تھری نے کہا اور واپس مڑ گیا جب کہ مارجر اور پاکوسو دونوں ایک چھوٹے سے کمرے میں آ گئے۔

"میں زیادہ دیر مادام تکانو کو بے ہوش نہیں رکھنا چاہتا۔ اس لئے تم نے پوچھ گچھ میں دیر نہیں کرنی" ـــــ پاکوسو نے اُلجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس" ـــــ مارجر نے کہا اور ایک کونے میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس کے

اندر سے ایک باریک مگر انتہائی تیز دھار کا خنجر نکالا اور اُسے جیب میں رکھ لیا۔ تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور بھرتی تھری اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں ایک خاص ساخت کا ہنٹر تھا۔

"باس وہ ہوش میں آچکی ہے" ـــــ بھرتی تھری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور وہ خاص ساخت کا ہنٹر اس نے مارجر کی طرف بڑھا دیا۔





تنویر اپنے فلیٹ پر بیٹھا وی۔ سی۔ آر کے ذریعے ٹی۔ وی پر ایک ایکشن فلم دیکھنے میں معروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ تنویر نے چونک کر ایک نظر فون پر ڈالی اور پھر ہاتھ میں موجود وی۔ سی۔ آر کے آپریٹس کا بٹن دبا کر وی۔ سی۔ آر آف کر دیا۔ اور پھر آپریٹس رکھ کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس تنویر سپیکنگ" ـــــ تنویر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ایکسٹو" ـــــ دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس سر" ـــــ تنویر کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"تنویر جولیا کو میں نے ریڈ روز کالونی کی کوٹھی نمبر ایٹ نائن کی نگرانی کے لئے کہا تھا۔ لیکن اس کی طرف سے ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ اب جولیا فلیٹ پر بھی موجود نہیں ہے۔ اور نہ ہی ٹرانسمیٹر کال کا جواب آ رہا ہے۔ اس لئے تم جا کر وہاں چیک کرو کہ اس کے ساتھ کیا ہوا

ہے اور پھر مجھے رپورٹ دو“ —— ایکسٹو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”یس سر۔ کیا مس جولیا اکیلی گئی ہیں“ —— تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہو سکتا ہے“ —— ایکسٹو نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ تنویر نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ وہ صفدر کو فون کر رہا تھا کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ آج صفدر کا جولیا کے ساتھ لنچ کھانے کا پروگرام تھا۔ لیکن جب دوسری طرف سے گھنٹی بجتی رہی اور کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو اس نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھا اور اُٹھ کھڑا ہوا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے کالونی کی طرف اُڑی جا رہی تھی مطلوبہ کوٹھی اس نے چیک کر لی۔ اس کا پھاٹک بند تھا۔ وہ کار آگے لے گیا۔ اور پھر اس نے کافی آگے جا کر کار کو ایک سائیڈ پر روکا اور خود نیچے اُتر کر وہ پیدل چلتا ہوا واپس اس کوٹھی کی طرف بڑھنے لگا۔ گیٹ کے قریب پہنچ کر وہ رکا اور اس نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے پنجے اٹھائے اور پھاٹک سے اندر کی طرف جھانکنے لگا۔ چند لمحوں بعد ہی وہ اندر ایک سائیڈ پر کھڑی صفدر کی کار کو چیک کر چکا تھا۔

”ہونہہ اس کا مطلب ہے کہ صفدر بھی ساتھ آیا تھا“ —— تنویر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور وہ سائیڈ کی گلی سے ہوتا ہوا کوٹھی کے عقبی حصے کی طرف آ گیا۔ اس طرف چھوٹی سی گلی تھی جس میں کوٹھیوں کے عقبی حصے تھے۔ کوٹھی کی دیواریں زیادہ اونچی نہ تھیں۔ تنویر نے ایک نظر ادھر اُدھر دیکھا۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہو

چکا تھا۔ لیکن کوٹھی میں موجود سکوت کو محسوس کر کے وہ فوراً سمجھ گیا کہ کوٹھی خالی پڑی ہوئی ہے۔ اس کے باوجود وہ جیب سے ریوالور نکال کر محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگا۔ سائیڈ سے ہو کر وہ جب فرنٹ کی طرف پہنچا تو اُسے مکمل یقین ہو گیا کہ کوٹھی واقعی خالی ہے۔ وہ تیزی سے برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ ساری کوٹھی گھوم چکا تھا۔ وہاں کوئی ذی روح موجود نہ تھا۔ بس صرف صفدر کی کار جو کہ خالی تھی ایک سائیڈ پر کھڑی تھی۔ تنویر نے اب کوٹھی کے مختلف کمروں کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ ایک کمرے کو دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ یہاں کوئی عورت رہ رہی تھی۔ کیونکہ کمرے میں موجود وارڈ روب میں صرف زنانہ لباس ہی بھرے ہوئے تھے۔ اور کمرے میں خاص نسوانی خوشبو موجود تھی۔ پھر وارڈ روب کے نچلے خانے کی سائیڈ میں اس نے ایک اور خفیہ خانہ تلاش کر لیا۔ اس کے اندر ایک پستول اور ایک چھوٹی سی ڈائری موجود تھی۔ اس نے ڈائری اٹھائی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ ڈائری کے مندرجات سے اُسے معلوم ہو گیا کہ جس عورت کی یہ ڈائری ہے اس کا نام نکالو ہے۔ اور وہ کے۔ جی۔ بی کی سپیشل ایجنٹ ہے۔ اور کے۔ جی۔ بی کے چیف مارشل آٹوف کی چیف اسسٹنٹ ہے۔ اس سے زیادہ ڈائری میں اور کچھ نہ تھا لیکن پہلے صفحے پر ایک جگہ پر سرخ پنسل سے ایک فون نمبر لکھا ہوا تھا اور اس کے سامنے پاکوسو درج تھا۔ نمبروں کی تعداد دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ یہ نمبر پاکیشیا کے دارالحکومت کا ہی ہے۔ اس نے ڈائری بند کر کے اپنی جیب میں ڈالا اور دراز بند کر کے وہ ایک

طرف رکھے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے وہی نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انتھونی سپیکنگ" ـــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ لہجہ روسیا ہی تھا۔

"مارشل آٹوف سپیکنگ" ـــ تنویر نے لہجے کو روسیا ہی اور انتہائی کرخت بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ سر یس سر ـ یس سر" ـــ دوسری طرف سے بولنے والا اس بری طرح گھبرا گیا جیسے اس نے موت کی آواز سن لی ہے۔

"پاکوسو سے بات کراؤ" ـــ تنویر نے اسی لہجے میں کہا۔

"بب باس پاکوسو۔ باس مارجبر کے ساتھ سپیشل پوائنٹ پر گئے ہیں۔ ابھی چند منٹ پہلے" ـــ انتھونی نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں" ـــ تنویر نے لہجے کو اور زیادہ سخت بناتے ہوئے کہا۔

"سس۔ سر مادام تکالو سیکرٹ سروس کے دو ایجنٹوں کو اغوا کر کے باس ناکوف کے پاس ان کی مضافات میں رہائش گاہ پر لے گئی تھیں وہاں سیکرٹ سروس کا علی عمران اور اس کا ساتھی بھی پہنچ گئے۔ انہوں نے مادام تکالو اور باس ناکوف کو باندھ دیا تھا۔ مگر تھرٹی تھری نے انہیں چیک کر لیا پھر مارجبر کے حکم پر وہاں بیہوش کرنے والی گیس کا فائر کیا گیا اور ان سب کو قابو میں کر کے سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دیا گیا۔ اور ابھی تھوڑی ہی دیر پہلے باس پاکوسو باس مارجبر کے



ساتھ وہاں گئے ہیں سر" ـــ انتھونی نے بوکھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سپیشل پوائنٹ کا فون نمبر کیا ہے" ـــ تنویر نے تیز لہجے میں پوچھا اور انتھونی نے جلدی سے ایک نمبر بتا دیا۔ اور تنویر نے ہاتھ مار کر کریڈل دبا دیا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی وہ ایک اہم راز حاصل کر چکا تھا۔ انتھونی کوئی چھوٹا سا کارکن تھا جس نے شاید کبھی مارشل آٹوف کی آواز بھی نہ سنی ہوگی۔ اس لئے مارشل آٹوف کا نام سنتے ہی اس نے سب کچھ اگل دیا تھا اور مارشل آٹوف کا نام تنویر کے ذہن میں اس ڈائری کی وجہ سے آیا تھا۔ ایک لمحے کے لئے اس نے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کر کے وہاں بھی مارشل آٹوف کے لہجے میں بات کرنے کا سوچا مگر دوسرے لمحے اس نے خیال ترک کر دیا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ پاکوسو اور مارجبر مارشل آٹوف سے بات چیت کرتے رہے ہوں اس طرح بھانڈا پھوٹ سکتا تھا چنانچہ اس نے اس جگہ کو اس فون نمبر کی مدد سے ٹریس کرنے کا سوچا۔ اور تیزی سے انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری سر" ـــ دوسری طرف سے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"چیف آف ملٹری انٹیلی جینس سپیکنگ" ـــ تنویر نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر حکم سر" ـــ دوسری طرف سے آپریٹر نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ایک فون نمبر نوٹ کرو اور یہ فون جس جگہ نصب ہو وہاں کا پتہ

بتاؤ۔ اٹ از ٹاپ سیکرٹ اینڈ ٹاپ ایمرجنسی۔ اس لئے اچھی طرح چیک کر کے بتانا" ___ تنویر کے لہجے میں اور بھی زیادہ سختی آگئی۔

"یس سر فرمائیے سر" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور تنویر نے اسے انتھونی کا بتایا ہوا فون نمبر دوہرایا۔

"یس سر ایک منٹ سر" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور تقریباً دو منٹ تک فون پر خاموشی طاری رہی۔

"ہیلو سر" ___ دو منٹ بعد آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس" ___ تنویر نے سخت لہجے میں کہا۔

"سر یہ فون گلبہار کالونی کی کوٹھی نمبر سکسٹی میں نصب ہے۔ کوٹھی انجینئر الیگزینڈر کی ہے" ___ آپریٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھی طرح چیک کر لیا ہے" ___ تنویر نے پوچھا۔

"یس سر" ___ آپریٹر نے انتہائی مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے اب یہ دوبارہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ اٹ از ٹاپ سیکرٹ" ___ تنویر نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں سر" ___ آپریٹر نے کہا اور تنویر نے او۔ کے کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے ایکسٹو کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" ___ رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔ اور تنویر نے کوٹھی تک پہنچنے سے لے کر اب تک ہونے والی ساری



بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

"ہونہہ ٹھیک ہے۔ تم وہاں پہنچو۔ میں کیپٹن شکیل اور چوہان کو بھی بھیج دیتا ہوں۔ تم لیڈ کرو گے۔ اور جیسے حالات دیکھو ویسے ہی ایکشن لینا" ___ ایکسٹو نے کہا۔

"یس سر" ___ تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہوتے ہی تنویر نے رسیور رکھا اور پھر تیزی سے کوٹھی کے عقبی حصے کی طرف آ کر وہ چند لمحوں بعد دوبارہ گلی میں پہنچ چکا تھا۔ گل بہار کالونی شہر کی انتہائی شمالی سمت میں ایک الگ تھلگ اور نو تعمیر ہونے والی کالونی تھی۔ اس لئے تنویر جانتا تھا کہ وہاں تک پہنچنے میں اسے کافی وقت لگ جائے گا۔ اور واقعی جب اس کی کار گلبہار کالونی میں داخل ہوئی تو اسے مسلسل کار چلاتے چالیس منٹ ہو چکے تھے۔ تنویر نے وہاں ایک کیفے کی سائیڈ پر کار روکی اور پھر نیچے اترا ہی تھا کہ اس نے کیپٹن شکیل کی کار کالونی کے چوک میں مڑ کر آتی ہوئی دیکھی۔ تنویر نے ہاتھ اٹھا کر اسے رکنے کا اشارہ کیا۔ اور کیپٹن شکیل کی کار اس کی سائیڈ میں آ کر رک گئی۔ چوہان بھی کار میں موجود تھا۔ وہ دونوں نیچے اتر آئے۔

"کیا معاملہ ہے تنویر" ___ کیپٹن شکیل نے نیچے اترتے ہوئے کہا اور تنویر نے اسے اب تک کی ساری کارروائی بتا دی۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ یہ ان روسیاہیوں کا خاص اڈہ ہے۔ اور اس میں جولیا اور صفدر کے ساتھ ساتھ عمران اور اس کا کوئی اور ساتھی بھی ہے۔ پھر تو ہمیں محتاط انداز میں ایکشن لینا ہو گا" ___

کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس احتیاط کے چکر میں تو سارے کام اُلجھ جاتے ہیں۔ اس لئے فل ایکشن لینا چاہیئے" ___ تنویر نے اپنی عادت سے مجبور ہو کر کہا۔

"نہیں تنویر اندر نجانے کیسے حالات ہوں؟ اور ہمارے فل ایکشن سے کہیں ہمارے ہی ساتھیوں کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے" ___ چوہان نے کہا اور تنویر نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"پھر تمہارا کیا خیال ہے۔ ہمیں کیا کرنا چاہیئے" ___ تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے ہم میں سے ایک اندر جائے اور اندر کے حالات دیکھ کر آئندہ اقدام کے بارے میں سوچا جائے۔ آپ دونوں باہر ٹھہریں میں اندر جاتا ہوں" ___ چوہان نے کہا۔

"نہیں اندر میں جاؤں گا" ___ تنویر نے کہا۔

"تم دونوں باہر ٹھہرو میں اندر جاؤں گا۔ تمہاری جوشیلی طبیعت سے کام بگڑ بھی سکتا ہے" ___ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس طرح بہت وقت ضائع ہو سکتا ہے کیپٹن شکیل ہو سکتا ہے اندر ہمارے ساتھیوں کو ہماری فوری ضرورت ہو۔ اس لئے ہم تینوں ہی اندر جائیں۔ اور پھر حالات دیکھتے ہی فل ایکشن سے کام لیتے ہوئے ان لوگوں کو مار گرایا جائے" ___ تنویر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"او کے تم لیڈ کر رہے ہو اس لئے جیسا تم کہو" ___ کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر وہ تینوں ایک دوسرے سے بکھر کر تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ کوٹھی نمبر ساٹھ کو چیک کر چکے تھے۔ کوٹھی نو



تعمیر شدہ اور خاصی بڑی تھی۔ دیواریں بھی ان کی توقع سے کہیں زیادہ اونچی تھیں۔ وہ کوٹھی کے عقبی طرف پہنچ گئے۔ اور پھر ان کی نظریں کوٹھی کی عقبی دیوار کے ساتھ موجود پیپل کے ایک بڑا سے درخت پر پڑ گئیں۔

"آؤ اوپر چل کر پہلے اندر کا سرسری جائزہ تو لے لیں" ___ تنویر نے کہا اور تیزی سے درخت کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ تینوں درخت پر چڑھ کر کوٹھی کے عقبی حصے کو چیک کر رہے تھے کہ انہوں نے ایک مسلح شخص کو کوٹھی کی سائیڈ سے نکل کر عقبی طرف آتے دیکھا۔ یہ غیر ملکی تھا اور اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ اس آدمی نے عقبی حصے کا راؤنڈ لگایا اور پھر واپس اسی سائیڈ گلی کی طرف مڑ گیا۔

"اس کا مطلب ہے۔ اندر کافی افراد بھی موجود ہیں اور چوکنے بھی ہیں۔ آؤ اب مزید احتیاط کام نہیں دے گی" ___ تنویر نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے ایک مضبوط سے تنے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑا۔ اور اس کا جسم نیچے لٹک گیا۔ اس نے جسم کو ذرا سا جھٹکا دیا اور ہاتھ چھوڑ دیئے۔ اس کا جسم تیزی سے قلابازی کھاتا ہوا دیوار کے اوپر سے ہوتا ہوا پائیں باغ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد ایک ہلکے سے دھماکے کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی تنویر کسی سانپ کی سی تیزی سے ایک بڑی جھاڑی کی اوٹ میں لپک گیا۔ ابھی کیپٹن شکیل اور چوہان تنویر کی پیروی کرنے کا سوچ ہی رہے تھے کہ انہوں نے اسی مسلح آدمی کو دوڑ کر سائیڈ گلی سے نمودار ہوتے دیکھا۔ وہ یقیناً تنویر کے گرنے کا دھماکہ سن کر ادھر آیا تھا۔ کیپٹن شکیل نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے سائلنسر

لگا ریوالور نکالا اور پھر اس کے ریوالور کی نال پر شعلہ سا چمکا۔ ٹھس
کی آواز کے ساتھ ہی محتاط انداز میں آگے بڑھتا ہوا آدمی جھٹکا کھا کر نیچے
گرا۔

"چوہان خیال رکھنا میں نیچے جا رہا ہوں" ___ کیپٹن شکیل نے
سائلنسر لگا ریوالور چوہان کے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے کہا اور دوسرے
لمحے اس نے اندر کی طرف لمبی چھلانگ لگا دی۔ پائیں باغ کی زمین
تک پہنچتے پہنچتے اس کے جسم نے دو قلابازیاں کھائیں اور پھر ایک
ہلکے سے دھماکے سے وہ قدموں کے بل زمین پر گرا۔ اور پھر پیرا
ٹروپنگ کے انداز میں چند قدم دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور پھر رک کر
وہ واپس دیوار کی طرف مڑ گیا۔ تنویر اب جھاڑی کے پیچھے کھڑا تھا۔ اس
کے ہاتھ میں عام ریوالور تھا۔

"تمہارے پاس سائلنسر لگا ریوالور موجود تھا گڈ۔ ورنہ میں اس ریوالور
سے فائر کرنے ہی والا تھا" ___ تنویر نے کہا اور کیپٹن شکیل نے مسکراتے
ہوئے ہاتھ بلند کیا اور چوہان کو نیچے آنے کا اشارہ کیا۔ دوسرے لمحے
درخت کی شاخ کی ہلکی سی کڑکڑاہٹ سنائی دی اور پھر چوہان توپ کے
گولے کی طرح فضا میں اڑتا ہوا اور قلابازیاں کھاتا نیچے آ گرا۔ کچھ دور
تک وہ دوڑتا گیا اور پھر رک گیا۔ اور اسی لمحے تنویر اور کیپٹن شکیل
بھی تیزی سے اس کی طرف بڑھے۔ لیکن ابھی وہ اس تک پہنچے
ہی تھے کہ عمارت کی دوسری منزل کی ایک کھڑکی میں سے ٹھک
کی آواز نکلی اور وہ تینوں جو عمارت کی سائیڈ گلی کی طرف مڑ رہے
تھے۔ یکلخت ٹھٹھک کر رکے اور ایک لمحہ تک تو بالکل مجسموں کی




طرح ساکت و صامت کھڑے رہے پھر لہرا کر نیچے گرے اور
ساکت ہو گئے۔ ان کے ذہنوں پر تاریکی نے اپنا قبضہ
جما لیا تھا۔

جولیا کو ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو ایک درمیانے سائز
کے کمرے کے وسط میں ستون سے بندھا ہوا دیکھا۔ اس کے دونوں ہاتھ
ستون کے عقب میں لے جا کر آپس میں باندھ دیئے گئے تھے۔ اور پیر
بھی پہلے آپس میں اور پھر ستون سے باندھے گئے تھے۔ اس نے سر
گھما کر ادھر ادھر دیکھا تو وہ اس کمرے میں بالکل اکیلی تھی۔ صفدر۔ عمران اور
ٹائیگر کہیں نظر نہ آ رہے تھے۔ اسے بس اتنا یاد تھا کہ عمران ٹائیگر کو
لے کر اس کمرے سے نکل گیا تھا اور نکلتے ہوئے کہہ گیا تھا کہ دونوں
یعنی ناکوف اور نکالو کو دانش منزل پہنچا دیا جائے اور ابھی وہ اس سلسلے
میں صفدر سے بات کر رہی تھی کہ اچانک ذہن کسی لٹو کی طرح گھوما۔ پھر
ایک لمحے کے لئے ساکت رہا پھر اس قدر تیزی سے گھوما کہ اس کے
ذہن میں کسی بات کو محسوس کرنے کی صلاحیت ہی نہ رہی تھی۔ اب بھی
گو اسے ہوش آ گیا تھا لیکن ذہن اب بھی اندر سے کسی پکے ہوئے پھوڑے

کی طرح دُکھ رہا تھا۔ بالکل ایسی کیفیت تھی جیسے ذہن میں جگہ جگہ آتش فشاں لاوے اُبل رہے ہوں۔ ابھی وہ سابقہ حالات کے بارے میں سوچ ہی رہی تھی کہ دروازہ کھلا اور جولیا نے چونک کر اس دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے میں دو غیر ملکی افراد داخل ہو رہے تھے۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں ایک عجیب سی ساخت کا ہنٹر تھا۔ لوہے کے دستے کے ساتھ چمڑے کی بے شمار لمبی اور باریک پٹیاں لٹک رہی تھیں۔ جب کہ دوسرا اس سے آگے تھا جو خالی ہاتھ تھا۔

"ہونہہ تو تمہارا نام جولیا نافٹزواٹر ہے اور تم یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس سے منسلک ہو اور تمہارا عہدہ ایسا ہے کہ چیف تمہارے ذریعے باقی ایجنٹوں تک اپنے احکامات بھجواتا ہے۔ گڈ شو۔ خاصا اہم عہدہ ہے میرے خیال میں یہاں کی سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کی عقل پر ماتم کرنا چاہیئے کہ جس نے سیکرٹ سروس جیسے اہم ترین اور انتہائی حساس ادارے میں ایک غیر ملکی کو نہ صرف شامل کر رکھا ہے بلکہ اسے اہم عہدہ بھی دے رکھا ہے"۔۔۔ اس آدمی نے جو خالی ہاتھ تھا بڑے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات اُبھر آئے کیونکہ یہ اجنبی اس طرح مطمئن انداز میں بات چیت کر رہا تھا۔ جیسے وہ ان کا ہی ساتھی ہو۔ اور شروع سے آخر تک کھیل میں شریک رہا ہو حالانکہ اس سے پہلے اس نے اُسے دیکھا تک نہیں۔

"تم کون ہو۔ اور میرے ساتھی کہاں ہیں"۔۔۔ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میرا نام پاکوسو ہے۔ مس جولیا۔۔ اور یہ میرا اسسٹنٹ مارجر ہے۔





تمہارے ساتھی ابھی تک بیہوش پڑے ہوئے ہیں۔ ان سب کو طویل بیہوشی کے انجکشن لگا دیئے گئے ہیں۔ اس لئے وہ ہماری مرضی کے خلاف ہوش میں نہیں آ سکتے۔ تمہیں ہوش میں لے آنے کا ایک خاص مقصد ہے کہ تم بہر حال غیر ملکی ہو۔ تمہارے جذبات ان احمق مشرقیوں کی طرح جنونی نہ ہوں گے۔ اس لئے تم اگر مجھے سیکرٹ سروس کے باقی ارکان کے نام و پتے، اپنے چیف کے بارے میں تفصیلات اور اپنے ہیڈ کوارٹر کے متعلق سچ سچ بتا دو تو میرا وعدہ کہ تمہیں زندگی بخش دی جائے گی"۔۔۔ پاکوسو نے کہا تو جولیا بے اختیار تحقیرانہ انداز میں ہنس پڑی۔

"ہونہہ تم کیا حیثیت رکھتے ہو کہ تم کسی کو زندگی بخشنے کی بات کرو۔ تم نالی میں رینگنے والے کیڑے سے بھی حقیر ترین ہو تم دعویٰ کر رہے ہو زندگی بخشنے کا۔ تمہیں تو خود اپنے سانسوں پر کنٹرول نہیں ہے۔ تم کسی کو کیا زندگی بخش سکتے ہو"۔۔۔ جولیا نے مضحکہ اڑانے کے سے انداز میں کہا تو پاکوسو حیرت سے جولیا کو دیکھنے لگا۔

"کیا تم اپنے آپ کو پاگل ثابت کرنے کی کوشش کر رہی ہو"۔۔۔ پاکوسو نے کہا۔

"پاگل میں نہیں تم ہو پاکوسو۔ کسی کو زندگی بخشنا یا اس سے زندگی چھیننا۔ یہ انسانوں کے کام نہیں ہیں یہ اس طاقت کا کام ہے جس نے یہ دنیا بنائی ہے اور جسے خدا کہتے ہیں"۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو تم بھی یہاں آ کر ان مشرقیوں جیسے عقیدے رکھنے لگی ہو۔ بہر حال اب تم نے بہت ہنس لیا۔ اب سنجیدہ ہو کر میرے سوال کا جواب

دو۔ ورنہ مارجبر اس ہنٹر کو حرکت میں لے آئے گا۔ اتنا بتا دوں کہ یہ مخصوص انداز کا ہنٹر تمہارے جسم میں پھیلی ہوئی تمام رگوں میں سے بیک وقت روح کھینچ کر لے آئے گا۔

" سنو پاکوسو اور مارجبر۔ تمہیں کوئی بہت بڑی غلط فہمی ہو گئی ہے۔ میرا کسی سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں اور میرا مقامی ساتھی ریڈ روز کالونی سے گزر رہے تھے کہ اچانک کوئی چیز ہماری کار میں آ کر گری اور ہم بیہوش ہو گئے۔ اور اب مجھے یہاں ہوش آیا ہے" ____ جولیا نے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے مس جولیا تم تعاون پر آمادہ نہیں ہو تو مجھے بھی تم سے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ تم جو کچھ کہہ رہی ہو۔ یہ سب اس لئے مجھے بچگانہ لگ رہا ہے کہ مجھے تو تمہارے چیف کی فون کال سے لے کر تمہارے یہاں پہنچنے کے درمیان ہونے والے تمام واقعات کا رتی رتی بھر علم ہے۔ او۔کے مارجبر اپنا کام شروع کر دو۔ میں اس کے لئے تمہیں زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ دے سکتا ہوں" ____ پاکوسو نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

" یس باس" ____ ہنٹر والے آدمی نے کہا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے فضا میں لہرایا اور اس کے ساتھ اس ہنٹر کے ساتھ لٹکی ہوئی بے شمار چمڑے کی پٹیوں کی ضرب جولیا کے جسم پر اس قدر خوفناک انداز میں پڑی کہ واقعی جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے جلتے ہوئے الاؤ میں دھکیل دیا ہو۔ اس کا جسم جگہ جگہ سے اس طرح کٹ گیا تھا جیسے کسی نے تیز دھار چاقو سے کاٹ دیا ہو۔

اور خون تقریباً اس کے پورے دائیں پہلو سے جگہ جگہ سے رسنے لگا تھا جولیا کے حلق سے بے اختیار چیخیں سی نکلنے لگیں۔ اس کے جسم میں پیدا ہونے والی تکلیف اس قدر خوفناک تھی کہ جولیا کو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ وہ جتنے زور کی چیخے گی اتنی ہی تکلیف میں کمی ہو گی۔ اس لئے وہ ہذیانی انداز میں مسلسل چیخے چلی جا رہی تھی۔

" ابھی سے مس جولیا ابھی تو ابتدا ہے" ____ مارجبر نے وحشیانہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہنٹر کو دائیں سے بائیں ہاتھ میں پکڑا۔ اور ایک بار پھر اس کا بازو فضا میں مخصوص انداز میں لہرایا اور اس بار جولیا کے بائیں پہلو پر وہی قیامت ٹوٹ پڑی جو اس سے پہلے اس کے دائیں پہلو پر ٹوٹی تھی اور اب تکلیف جولیا کی برداشت سے باہر ہو چکی تھی۔ چنانچہ چیختے چیختے اچانک اس کا ذہن تاریکی میں ڈوب سا گیا۔ مگر پھر جیسے زوردار جھٹکا لگتا ہے اس طرح اسے ایک ذہنی جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم میں دوڑنے والی عذاب کی حد تک پہنچ جانے والی درد کی لہریں دوڑنے لگیں۔

" آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سب کچھ بتا دو ورنہ اس بار نشانہ تمہارا چہرہ ہو گا اور تم جانتی ہو کہ تمہارے چہرے پر ایک ہزار کاری زخم آ جائیں گے جو مندمل ہو جانے کے باوجود اپنا نشان چھوڑ جائیں گے اور پھر تم کسی اور کو تو اپنا چہرہ دکھانا ایک طرف خود بھی آئینہ نہ دیکھ سکو گی" ____ مارجبر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو فضا میں اٹھا۔

"ٹھہرو ٹھہرو رُک جاؤ رک جاؤ۔ ٹھہرو میں بتاتی ہوں سب کچھ بتا دیتی ہوں۔ پلیز رُک جاؤ ٹھہر جاؤ۔ اوہ اس قدر عذاب۔ اس قدر خوفناک تکلیف۔ پپ پپ پانی پلا دو مجھے پانی پلا دو۔ میں تو مر رہی ہوں"۔۔۔ جولیا اس طرح بولتی چلی گئی جیسے وہ ہوش و حواس میں رہ کر بات کرنے کی بجائے دیوانگی کے انداز میں بولے چلی جا رہی ہو۔

"ٹھیک ہے مارجہ اسے آخری موقع دے ہی دو۔ اسے برانڈی پلا دو"۔۔۔ پاکوسو نے مسکراتے ہوتے مارجہ سے کہا۔

"یس باس"۔۔۔ مارجہ نے کہا اور پیچھے ہٹ کر وہ مڑا۔ اور تیزی سے کمرے کی ایک دیوار میں نصب الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے شراب کی ایک بوتل نکالی اور واپس جولیا کی طرف آگیا جو تکلیف کی شدت سے مسلسل سر مار رہی تھی۔

"یہ لو برانڈی پی لو"۔۔۔ مارجہ نے قریب آ کر کہا۔

"نہیں نہیں شراب نہیں پانی۔ سادہ پانی ۔۔ میں شراب نہیں پی سکتی۔ یہ حرام ہے ۔۔ پانی پلاؤ پانی"۔۔۔ جولیا نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوتے کہا۔

"اوہ کیا تم مسلمان ہو"۔۔۔ پاکوسو نے بری طرح چونکتے ہوتے پوچھا۔

"ہاں میں مسلمان ہوں۔ اس لئے شراب نہیں پی سکتی۔ پانی پلاؤ"۔۔۔ جولیا نے اسی طرح سر مارتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ یہ بات ہے تو سنو اب اگر تمہیں اپنی زندگی بچانی ہے تو تمہیں شراب پینی پڑے گی"۔۔۔ پاکوسو نے یکلخت تیز لہجے میں کہا۔





"کیوں جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میں شراب نہیں پی سکتی۔ میں مسلمان ہوں۔ تو پھر کیوں زبردستی کر رہے ہو۔ اگر تم مجھ سے کچھ پوچھنا چاہتے ہو تو مجھے پانی پلا دو۔ ورنہ۔ ورنہ۔۔۔۔" جولیا نے یکلخت اس طرح سنجیدہ اور مطمئن لہجے میں کہا جیسے اب تک تکلیف کے اظہار کے لئے سر مارنا۔ کراہنا اور جسم کا تڑپنا سب ایک فرضی ڈرامہ ہو۔ اور اس کو کوئی تکلیف سرے سے پہنچی ہی نہ ہو۔

"ورنہ کیا"۔۔۔ پاکوسو نے ہونٹ چباتے ہوتے کہا۔

"ورنہ جو تمہارا جی چاہے کر لو۔ میں اپنا چہرہ تو مسخ کرا سکتی ہوں ۔۔ گولیاں کھا سکتی ہوں ۔۔ مر سکتی ہوں لیکن شراب نہیں پی سکتی ۔ سمجھے۔ اگر تمہیں یقین نہ آئے تو تجربہ کر کے دیکھ لو"۔۔۔ جولیا نے اسی طرح سنبھلے ہوتے لہجے میں کہا: اس کی آنکھوں سے اس قدر سختی نمایاں ہونے لگی تھی کہ پاکوسو نے ہونٹ چباتے ہوتے مارجہ کو ہاتھ کے اشارے سے بوتل واپس الماری میں رکھنے کے لئے کہا۔

"تم بھی مشرقی لوگوں کی طرح مذہب کے بارے میں اس قدر سخت ہو"۔۔۔ پاکوسو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"زندگی ہے ہی اس کا نام کہ جس نے زندگی دی ہے اس کے احکام کے مطابق بسر کی جائے۔ اور یہ اس کا حکم ہے کہ شراب حرام ہے۔ اس لئے میں زندگی سے تو ہاتھ دھو سکتی ہوں۔ زندگی دینے والے کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتی اور آئندہ تم ایسا اصرار کرنا بھی نہیں" ۔۔۔ جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور پاکوسو کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ کمال ہے۔ اس قدر پختہ عقیدہ"۔۔۔ پاکوسو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے مارجر ڈسٹلڈ واٹر کی بوتل الماری سے اٹھا کر لے آیا اور اس نے اس کا ڈھکن کھولا۔ اور پھر بوتل کو جولیا کے منہ سے لگا دیا۔ جولیا غٹاغٹ پانی حلق کے نیچے اتارنے لگی۔ تقریباً آدھی سے زیادہ بوتل وہ ایک ہی سانس میں پی گئی۔ تو اس نے منہ ہٹا لیا۔ اب اس کے چہرے پر بشاشت نظر آنے لگ گئی تھی۔

"تم یکلخت اس قدر مطمئن کیوں نظر آنے لگ گئی ہو"۔۔۔ پاکوسو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب میں نے سب کچھ بتانے کا ارادہ کر لیا ہے۔ تو پھر میں آخر اس قدر تکلیف کیوں اٹھاؤں۔ اس لئے سنو پاکوسو اگر تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف مشن مکمل کرنا چاہتے ہو تو میں تمہاری مکمل مدد کر سکتی ہوں۔ مجھے واقعی اس ملک کی مٹی سے وہ لگاؤ نہیں ہے جو یہاں کے لوگوں کو ہو سکتا ہے لیکن میری شرط ہے کہ میرے زخموں پر بینڈیج کرو خون مسلسل نکل رہا ہے۔ اور اگر وہ اسی رفتار سے نکلتا رہا تو پھر میں تفصیل بتاتے بتاتے ہلاک ہو جاؤں گی اور اگر میں نے ہلاک ہونا ہی ہے تو پھر میں بغیر بتائے کیوں نہ ہلاک ہو جاؤں۔ اس لئے پہلے تو فوری میری بینڈیج کرو ورنہ جو تمہارا جی چاہے کر لو۔ تم میری زبان نہ کھلوا سکو گے"۔۔۔ جولیا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے اپنی حد سے باہر پھیلنا شروع کر دیا ہے مس جولیا یہ مت بھولو کہ ہمارے پاس صرف تم اکیلی ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ممبر نہیں ہو۔ تمہارے علاوہ تین اور افراد بھی موجود ہیں۔ اس لئے تمہاری ہلاکت سے ہمیں کوئی نقصان نہ ہوگا البتہ یہ میرا وعدہ کہ اگر تم سچ سچ بتا دو تو پھر میں تمہاری بینڈیج کرا دوں گا"۔۔۔ پاکوسو نے منہ بناتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"سوری پھر جو تمہارا جی چاہے کر لو میں کچھ نہیں بتا سکتی"۔۔۔ جولیا نے بھی اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مارجر اس کتیا کے چہرے کا بھرتہ بنا ڈالو"۔۔۔ پاکوسو نے غصے سے چیختے ہوئے مارجر کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ جو پانی کی خالی بوتل الماری میں رکھ رہا تھا۔

"تمہیں بہرحال اس لفظ کا حساب دینا ہوگا پاکوسو"۔۔۔ جولیا نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"میں نے پہلے ہی کہا تھا باس یہ آسانی سے نہ بولے گی"۔۔۔ مارجر نے الماری بند کر کے واپس پلٹتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں اب وہی خوفناک ہنٹر موجود تھا۔ اور اس کی آنکھوں میں درندے کی آنکھوں جیسی چمک ابھر آئی تھی جیسے شدید بھوک میں اچانک اپنا من پسند شکار نظر آ گیا ہو۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ قریب آ کر اس خوفناک ہنٹر کو گھما کر جولیا کے چہرے پر مارتا۔ یکلخت کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور پاکوسو اور مارجر دونوں بے اختیار دروازے کی طرف مڑے۔

"باس تین افراد عقبی طرف سے کوٹھی کے اندر داخل ہوئے ہیں۔ انہیں ٹریپ کر لیا گیا ہے۔ تینوں مقامی ہیں"۔۔۔ آنے والے نوجوان نے تیز لہجے میں کہا۔

"تین مقامی افراد اور یہاں سپیشل پوائنٹ پر۔ کیا مطلب"۔۔۔ مارجر نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"باس وہ اچانک عقبی طرف سے یکے بعد دیگرے نیچے اس طرح کودے جیسے آسمان سے نازل ہوئے ہوں لیکن اے۔ ایکس چیکنگ مشین کی وجہ سے فوری طور پر چیک کر لئے گئے اور پھر زیرو زیرو فائیو کے ذریعے انہیں بیہوش کر دیا گیا ہے۔ باہر چاروں طرف اچھی طرح چیکنگ کر لی گئی ہے۔ ان کا اور کوئی ساتھی باہر دُور دُور تک موجود نہیں ہے"۔۔۔ آنے والے نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا اور پھر مارجر کے اشارے پر وہ باہر چلا گیا۔

"یہ بہت خطرناک بات ہے مارجر اس سپیشل پوائنٹ کو ان لوگوں نے کیسے ٹریس کر لیا۔ ہمیں سب سے پہلے اسے چیک کرنا ہو گا ورنہ ہم مادام تکاتو کا مشن مکمل کرتے کرتے کہیں اپنا گرانڈ مشن نہ خطرے میں ڈال بیٹھیں"۔۔۔ پاکوسو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو باس ان سب کو گولیوں سے اڑا دیا جائے۔ آخر ہم خواہ مخواہ وقت ضائع کیوں کر رہے ہیں"۔۔۔ مارجر نے کہا۔

"تم واقعی احمق ہو۔ کیا ان لوگوں کی ہلاکت سے سارے مسائل حل ہو جائیں گے نانسنس۔ جلد ان لوگوں کو یہاں لے آؤ۔ اب مجھے سب سے پہلے ان سے پوچھ گچھ کرنی ہو گی کہ وہ یہاں تک کیسے پہنچے"۔۔۔ پاکوسو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔ مارجر نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف لپکا۔

"اپنے آدمیوں کو پوری طرح ہوشیار کر دو اور سنو اب واقعی مزید وقت ضائع نہیں ہونا چاہئے۔ ایسا کرو اس جولیا کو بھی بڑے ہال میں لے چلو۔ اور آنے والوں کو بھی وہیں پہنچا دو۔ مادام تکاتو اور ناکوف کو بھی ہوش میں لے آؤ۔ اب مادام تکاتو کو مزید بے خبر نہیں رکھا جا سکتا۔ یہ ہمارے لئے خطرناک بھی ہو سکتا ہے"۔۔۔ پاکوسو نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔ مارجر نے کہا اور تیزی سے جولیا کی طرف بڑھا۔ جس کا سر ڈھلک چکا تھا۔ شاید تکلیف کی شدت اور جسم سے رسنے والے خون نے اسے اس حد تک نڈھال کر دیا تھا کہ وہ بیہوش ہو گئی تھی۔

"یہ تو بیہوش ہو چکی ہے۔ باس"۔۔۔ مارجر نے کہا۔

"اچھا ہے بیہوش نہ کرنا پڑا لے آؤ اسے"۔۔۔ پاکوسو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور تیزی سے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی آرام کرسی پر نیم دراز ایک بھاری جسم اور درمیانے قد کے آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اس کے چہرے پر خشونت اور سفاکی کے تاثرات جیسے مجسم ہو کر رہ گئے تھے۔

"یس ریڈ ڈاٹ" ـــــ اس آدمی نے رسیور اٹھاتے ہی سخت لہجے میں کہا۔

"جارج بول رہا ہوں باس" ـــــ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہونہہ کیا بات ہے۔ کیوں کال کیا ہے۔ کیا سپلائی میں گڑبڑ ہو گئی ہے" ـــــ باس نے چونک کر پوچھا۔

"او نو باس سپلائی لائن تو او۔کے ہے۔ ایک اہم اطلاع دینی ہے مگر فون پر نہیں دی جا سکتی اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے پاس حاضر ہو جاؤں" ـــــ جارج نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔



"ٹھیک ہے آ جاؤ" ـــــ باس نے کہا اور رسیور رکھ کر ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس" ـــــ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ناٹو بول رہا ہوں جارج آ رہا ہے۔ اسے میرے کمرے تک پہنچا دو" ـــــ باس نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے بات سنے بغیر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

تقریباً دس منٹ بعد کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔

"یس کم ان" ـــــ ناٹو نے سخت لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان جس نے گہرے نیلے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بریف کیس تھا۔

"آؤ بیٹھو جارج۔ تم نے مجھے الجھن میں ڈال دیا ہے۔ ایسی کیا بات ہے کہ تم فون پر نہ کر سکتے تھے" ناٹو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ جارج نے دروازہ بند کیا اور پھر اپنا بریف کیس اس نے میز پر رکھا اور اسے کھول کر اس کے اندر سے ایک مائیکرو ٹیپ ریکارڈر نکال کر اس نے باہر رکھا اور پھر اس کے چند بٹن دبا دیئے۔ دوسرے لمحے ریکارڈر سے ایسی آواز سنائی دی جیسے کمرے کا دروازہ کھلتا ہے۔

"ہونہہ تو تمہارا نام جولیانا فٹزواٹر ہے اور تم یہاں پاکیشیا سیکرٹ سے منسلک ہو۔ اور تمہارا عہدہ ایسا ہے کہ چیف تمہارے ذریعے باقی ایجنٹوں تک اپنے احکامات بھجواتا ہے۔ گڈ شو خاصا اہم عہدہ ہے ویسے میرے خیال میں یہاں کی سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کی عقل

پر ماتم کرنا چاہیئے کہ جس نے سیکرٹ سروس جیسے اہم ترین اور انتہائی حساس ادارے میں ایک غیر ملکی لڑکی کو نہ صرف شامل کر رکھا ہے بلکہ اُسے اہم عہدہ بھی دے رکھا ہے"۔۔۔ ایک تیز اور سخت آواز سنائی دی۔

"اوہ یہ تو پاکوسو کی آواز ہے"۔۔۔ ناٹو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور جارج نے سر ہلا دیا۔ ٹیپ مسلسل چلتی رہی۔ اور پھر جولیا پر تشدد۔ اس کے ساتھ ہونے والی تمام گفتگو اور آخر میں تین مقامی آدمیوں کی آمد سے لے کر پاکوسو کے آخری احکامات تک سب باتیں ٹیپ سے سنائی دیتی رہیں اور اس کے ساتھ ہی جارج نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ آف کر دیا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ اس کا تو مطلب ہے کہ مادام تکانو اور ناکوف کو بھی پاکوسو نے بیہوش کر کے رکھا ہوا ہے۔ جلدی بتاؤ یہ سب کیا چکر ہے"۔۔۔ ناٹو نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"باس آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ پاکوسو اور ناکوف کے درمیان کیسے تعلقات ہیں۔ وہ دونوں ہمیشہ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ یہ جس جگہ گفتگو ہو رہی ہے۔ یہ گرانڈ مشن کا اہم ترین اڈہ ہے اور یہاں سے ریڈ ڈاٹ کو مال سپلائی ہوتا ہے۔ میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر وہاں ہر کمرے میں انتہائی طاقتور خفیہ وائر لیس ڈکٹا فون نصب کر دیئے ہیں تاکہ اگر کسی بھی وقت سپلائی اڈے میں کوئی گڑبڑ ہو تو ریڈ ڈاٹ کو اس کا پہلے سے علم ہو سکے۔ اس اڈے کے ساتھ ہی میں نے ریڈ ڈاٹ کا بھی ایک خفیہ اڈہ قائم کر رکھا ہے وہاں ان ڈکٹا فونز کے رسیور ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ میں وہیں سے ہی سپلائی کو کنٹرول کرتا رہتا ہوں۔ اب میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا۔ مادام تکانو ریڈ روز کالونی کی کوٹھی نمبر ایٹی ون میں اکیلی رہتی ہیں اور ان کا گروپ دو کوٹھیاں چھوڑ کر علیحدہ رہتا ہے۔ ناکوف نے مادام تکانو کو فون پر اطلاع دی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دو ایجنٹ جن میں سے ایک یہ جولیانا فٹز واٹر اور دوسرا ایک مقامی آدمی صفدر ہے۔ ایک کار میں اس کی نگرانی کے لئے آ رہے ہیں۔ اور مادام تکانو اس سے پہلے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کسی اہم آدمی علی عمران کے ساتھ کسی رانا ہاؤس میں بھی جا چکی ہیں۔ ناکوف مضافات میں ایک کوٹھی میں چھپا ہوا تھا۔ مادام تکانو نے اپنے گروپ کے آدمیوں سے ان دونوں کو اغوا کرایا اور انہیں ساتھ کار میں لے کر ناکوف کی رہائش گاہ پر چلی گئیں۔ وہاں دو اور آدمی علی عمران اور اس کا کوئی ساتھی بھی پہنچ گئے۔ جہاں ناکوف نے ٹریپ کر لیا۔ لیکن پھر وہاں سچویشن بدل گئی۔ اور اس علی عمران نے مادام تکانو کو بے بس کر کے باندھ دیا۔ اور اپنے ساتھیوں کو ہوش میں لے آیا۔ لیکن اسی لمحے پاکوسو کے آدمی تھرٹی نے بیہوش کر دینے والی گیس کا فائر کیا اور وہاں سب افراد کو بیہوش کر دیا۔ پھر اس کے دوسرے ساتھی آ گئے۔ اور ان سب کو سپلائی اڈے پر پہنچا دیا گیا۔ اس کے بعد باس پاکوسو اور مارجر یہاں پہنچے۔ اور پھر اس ٹیپ کے مطابق وہ اس عورت جولیانا سے پوچھ گچھ کر رہے تھے کہ تین مقامی آدمی عقبی طرف سے اندر کود ے جنہیں بیہوش کر لیا گیا"۔۔۔ جارج نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں یہ ساری تفصیل کیسے معلوم ہو گئی۔ میرا مطلب کہ اس ٹیپ سے پہلے کے ہونے والے واقعات"۔۔۔ ناٹو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس آپ میری عادت تو جانتے ہیں۔ میں ہر معاملے میں ہر وقت چوکنا رہنے کا عادی ہوں۔ اس لئے میں نے اپنے ہی گروپ کے دوسرے سیکشنز میں لوگوں کو بھاری معاوضہ پر خرید کر رکھا ہوا ہے بھرتی تھری میرا مخبر ہے۔ اسی طرح مادام تکانو کے گروپ میں جوزف میرا آدمی ہے اور ان جیسے دوسرے مخبروں کے ذریعے مجھے باس پاکوسو اور مادام تکانو گروپ کی تمام نقل و حرکت کی مسلسل اطلاعات ملتی رہتی ہیں۔ میرا مقصد ان کے خلاف کام کرنا نہیں ہوتا بلکہ مقصد صرف اتنا ہوتا ہے کہ میں ہر قسم کے حالات سے ہر وقت با خبر رہوں"۔۔۔ جارج نے جواب دیا۔

"ہونہہ اسی لئے تمہاری کارکردگی ہمیشہ ٹاپ پر رہی ہے۔ ویری گڈ جارج۔ آج صحیح معنوں میں مجھے تمہاری دور اندیشی کا احساس ہو رہا ہے لیکن تم نے یہ نہیں بتایا کہ اس کمرے سے نکلنے کے بعد اب تک کی صورت حال کیا ہے۔ اور تم مجھے کیا بتانا چاہتے ہو"۔۔۔ ناٹو نے جواب دیا۔

"باس پاکیشیا سیکرٹ سروس کا باس پاکوسو کے اس اہم اڈے تک پہنچ جانا نہ صرف گرانڈ مشن بلکہ ریڈ ڈاٹ کے لئے بھی انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ اس طرح پورا سیٹ اپ ہی خراب ہو سکتا ہے۔ باس پاکوسو اگر مداخلت نہ کرتے تو مادام تکانو اور ناکوف دونوں اس



عمران کے مقابلے میں شکست کھا چکے تھے۔ لیکن باس پاکوسو نے مداخلت سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو گرانڈ مشن کے بارے میں اہم معلومات حاصل ہو گئیں اس طرح سارا زور ہمارے سیکشن ریڈ ڈاٹ پر آ جانا تھا۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر ایک فیصلہ کیا اور اس اہم اڈے پر بیہوش کرنے والی گیس کے فائر کر کے پہلے سے بیہوش آدمیوں کے ساتھ ساتھ۔ مارجر۔ باس پاکوسو اور اڈے میں موجود مارجر کے تمام افراد کو بیہوش کر دیا اور پھر میں نے اس اڈے کو مکمل طور پر کیمو فلاج کرنے کے لئے ان سب افراد کو وہاں سے نکال کر اپنے اڈے تک پہنچا دیا اور اس اڈے میں سے اہم مشینری اور اسی طرح کی اہم ترین چیزیں بھی ہٹا کر اسے عام سی کوٹھی جو خالی پڑی ہو بنا دیا۔ تاکہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اور لوگ وہاں ریڈ کریں تو انہیں کچھ حاصل نہ ہو سکے۔ اب یہ سب لوگ ہمارے اڈے میں بیہوشی کے عالم میں موجود ہیں۔ اور میں آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں کہ اگر آپ چاہیں تو براہ راست مارشل ہاٹوف سے یا ریڈ آرمی کے چیف سے بات کر کے اس ساری صورت حال کو ڈسکس کر لیں کیونکہ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ اگر یہاں پاکوسو اور مادام تکانو کی طرح کے اقدامات کئے جاتے رہے تو نہ یہاں گرانڈ مشن رہے گا اور نہ ہی ریڈ ڈاٹ کا وجود رہے گا کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے پہلے مادام تکانو کو ٹریس کیا۔ پھر مادام تکانو کی مدد سے انہوں نے ناکوف کو ٹریس کر لیا۔ مادام تکانو اور ناکوف کے بعد انہوں نے گرانڈ

مشن کا سپیشل پوائنٹ ٹریس کر لیا۔ اب آپ خود سوچیں کہ جب گرانڈ مشن ٹریس ہو جائے گا پھر ریڈ ڈاٹ کی کیا پوزیشن رہ جائے گی" — جارج نے کہا۔

"اوہ تم درست کہہ رہے ہو لیکن چیف کو ہم نے یہ بتادیا کہ ہم نے اس طرح ان کی جاسوسی کر کے انہیں بیہوش کیا ہے تو وہ یقیناً ناراض ہو جائے گا اس لئے ہمیں کوئی ایسی کہانی سنانی پڑے گی جس سے بات بن جائے" — ناٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس آپ چیف سے کہیں کہ سپلائی ڈپو پر فائرنگ کی آوازیں سن کر ہم نے ریڈ کیا تو وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور گرانڈ مشن کے درمیان خوفناک لڑائی ہو رہی تھی۔ اس پر ہم نے فوری طور پر بیہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے انہیں بیہوش کر کے وہاں سے نکال لیا ہے۔ اب جیسا چیف حکم کریں ویسا ہی کیا جائے" — جارج نے فوراً ہی تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے" — ناٹو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور پھر اس نے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس باس" — دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"سپیشل ٹرانسمیٹر میرے کمرے میں بھجوا دو" — ناٹو نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا ٹرانسمیٹر تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر میز پر رکھا اور ناٹو کے اشارے پر واپس چلا گیا۔ ناٹو نے اس پر مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد جب اس



نے ٹرانسمیٹر آن کیا تو اس میں سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"ہیلو ہیلو ناٹو کالنگ چیف اوور" — ناٹو نے بار بار یہی فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس چیف اٹنڈنگ یو اوور" — تھوڑی دیر بعد چیف کی کرخت آواز سنائی دی۔

"چیف ایک اہم اطلاع آپ کو دینی ہے۔ تاکہ آپ سے اس بارے میں مزید احکامات لئے جا سکیں۔ اوور" — ناٹو نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کیسی اطلاع اوور" — چیف نے چونکتے ہوئے لہجے میں پوچھا اور ناٹو نے جارج کی بتائی ہوئی کہانی میں معمولی سی ترمیم و اضافہ کر کے تفصیل بتا دی۔

"اوہ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ مادام ٹکاٹو گروپ اور گرانڈ مشن تک پہنچ گئی۔ یہ تو بہت بڑی خبر ہے۔ اوور" — چیف نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف اس لئے تو میں نے کال کی ہے۔ ہمارا گروپ فوری طور پر مداخلت کر کے اس صورت حال پر عارضی طور پر کنٹرول نہ کر لیتا تو مجھے یقین ہے کہ اب تک گرانڈ مشن اور ریڈ ڈاٹ دونوں کا یقینی خاتمہ ہو چکا ہوتا۔ اوور" — ناٹو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تمہاری کارکردگی واقعی انتہائی برموقع ثابت ہوئی ہے۔ اور مجھے بیحد خوشی ہے کہ تم اور تمہارا گروپ ہر پہلو کا خیال رکھتے ہیں۔ اوور" — چیف نے جواب دیا اور ناٹو کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا جب

کہ جارج نے ہونٹ بھینچ لیے۔

"باس میرا اسسٹنٹ جارج اس معاملے میں بیحد فعال ہو رہی ہے۔ اس نے ہمیشہ ہر پہلو کو سامنے رکھ کر کام کیا ہے۔ اور یہ کام بھی جارج کا ہی ہے۔ اوور"۔۔۔ ناٹو نے جارج کو ہونٹ بھینچتے دیکھ کر کہا۔

"گڈ شو واقعی جارج بہت تیز آدمی ہے۔ میں اس مشن کے بعد اس کی ترقی کر دوں گا۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے چیف نے کہا اور اس بار جارج کا ستا ہوا چہرہ پھول کی طرح کھل اٹھا۔ اس نے سر جھکا کر ناٹو کا شکریہ ادا کیا۔

"اب کیا حکم ہے چیف۔ اوور"۔۔۔ ناٹو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں مادام تکانو اور ناکوف کے بارے میں مارشل آٹوف سے بات کرنی پڑے گی۔ تم انتظار کرو میں ابھی بات کر کے تمہیں کال کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ناٹو نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"بہت شکریہ باس آپ نے میری بات کر کے مجھے خرید لیا ہے۔ آپ واقعی انصاف پسند ہیں"۔۔۔ جارج نے انتہائی تشکرانہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری کارکردگی کا تمہیں انعام بھی تو ملنا چاہیے جارج"۔۔۔ ناٹو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے باس کہ مارشل آٹوف اب مادام تکانو اور ناکوف دونوں کو واپس بلا لے گا اور چیف پاکوسو اور اس کے گروپ کو بھی واپس بلا لے



گا۔ اس طرح گرانڈ مشن۔ ریڈ ڈاٹ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ تینوں مشن ہمیں سونپ دیئے جائیں گے اور یہ ہمارے لئے بہت بڑا کریڈٹ ہوگا"۔۔۔ جارج نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے جارج تو پھر گرانڈ مشن کا چارج تم سنبھال لینا"۔۔۔ ناٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں باس۔ میں تینوں کو ایسے کنٹرول کروں گا کہ پورے روسیاہ میں ہمارے سیکشن کی برتری تسلیم کر لی جائے گی"۔۔۔ جارج نے مسکراتے ہوئے کہا۔

پھر تقریباً پندرہ بیس منٹ کے انتظار کے بعد ٹرانسمیٹر میں سے کال آنی شروع ہو گئی۔ ناٹو نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ اور ٹرانسمیٹر سے نکلنے والی ٹوں ٹوں کی آواز پر چیف کی آواز غالب آگئی۔

"ہیلو چیف کالنگ ناٹو۔ اوور"۔۔۔ چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ ناٹو بول رہا ہوں۔ اوور"۔۔۔ ناٹو نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ناٹو میں نے مارشل آٹوف سے بات کر لی ہے۔ مادام تکانو اور ناکوف کی اس بری کارکردگی پر مارشل آٹوف بیحد ناراض ہیں۔ انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ مادام تکانو اور ناکوف کو وہیں گولی سے اڑا دیا جائے اس کے ساتھ ہی انہوں نے مجھے بھی حکم دیا ہے کہ میں ناکوف اور اس کے گروپ کے چیف کو بھی گولیوں سے اڑا دوں۔ مارشل آٹوف کی نظروں میں بری کارکردگی کا دوسرا نام موت ہے۔ چنانچہ میں تمہیں حکم دے رہا ہوں کہ تم فوری طور پر مادام تکانو۔ ناکوف۔ پاکوسو اور اس کے اسسٹنٹ

مارجہ کو گولیوں سے اڑا دو۔ اور سنو اب گرانڈ مشن۔ ریڈ ڈاٹ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا مشن تمہاری سرکردگی میں مکمل ہو گا۔ پاکوسو گروپ بھی اب تمہاری سرکردگی میں کام کرے گا۔ مادام تکانو کے گروپ کو فوراً واپسی کے احکامات دے دو۔ اور سنو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے جو ممبران بھی اس وقت قبضے میں ہیں انہیں بھی گولیوں سے اڑا دو۔ اور یہ بات بھی سن لو کہ تمہاری کارکردگی بھی اس امتحان سے گزرے گی جس امتحان سے دوسروں کی گزری ہے۔ اس لئے ہر لحاظ سے محتاط اور خبردار رہنا۔ اوور"۔۔۔ چیف نے انتہائی سخت لہجے میں تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف آپ بے فکر رہیں چیف۔ لیکن مادام تکانو اور پاکوسو گروپ کے سلسلے میں مجھے آپ کے تحریری احکامات کی ضرورت پڑے گی۔ کیونکہ صرف میری بات یہ لوگ نہ مانیں گے۔ خاص طور پر مادام تکانو گروپ کی بات کر رہا ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ مادام تکانو کی ہلاکت کو کوئی اور رنگ دے کر ہمارے ہی خلاف کام شروع کر دیں۔ اوور"۔۔۔ ناٹو نے بڑے عیارانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے میں تمہاری بات سمجھ گیا ہوں سپیشل آرڈر تمہارے ہیڈ کوارٹر کو الیکٹروگرام کے ذریعے پہنچ جائیں گے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ دوسری طرف سے چیف نے کہا اور ناٹو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ تو انتہائی سخت آرڈر دیئے گئے ہیں اس قدر سخت آرڈر کی تو مجھے توقع ہی نہ تھی"۔۔۔ ناٹو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔



"باس میں ایک بات کروں"۔۔۔ جارج نے کہا۔

"ہاں کیا بات ہے۔ کھل کر کہو"۔۔۔ ناٹو نے چونک کر کہا۔

"باس میں مارشل آٹوف کی طبیعت کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ میں کافی عرصے تک ان کے خصوصی محافظ دستے میں شامل رہا ہوں۔ مارشل آٹوف انتہائی مشتعل مزاج آدمی ہیں انہیں جس قدر فوری غصہ آتا ہے۔ اس قدر جلد ہی دور بھی ہو جاتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ مارشل آٹوف نے فوری غصے کے تحت مادام تکانو اور ناکوف کی موت کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ مارشل آٹوف مادام تکانو کو اپنی بیٹی کی طرح چاہتے ہیں۔ اس لئے غصہ دور ہونے پر وہ لازماً اپنے احکامات واپس لے لیں گے۔ اور اگر اس وقت تک ہم نے مادام تکانو کو ہلاک کر دیا تو پھر بڑا مسئلہ بن جائے گا۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ مادام تکانو۔ ناکوف۔ پاکوسو اور مارجہ ان کو ہم قید کر لیں تاکہ اگر کل کو آرڈر میں ترمیم ہو تو اس پر عمل کیا جا سکے۔ البتہ باقی افراد کو گولیوں سے اڑایا جا سکتا ہے"۔۔۔ جارج نے کہا۔

"میں بھی ایسی ہی بات سوچ رہا تھا۔ روسیاہ کے اس قدر اہم اور فعال ایجنٹوں کا اس طرح خاتمہ یقیناً روسیاہ کے لئے نقصان کا باعث بنے گا۔ لیکن اب ہم نے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کرنا ہے۔ اس لئے اگر ان لوگوں سے پوچھ گچھ کر کے مزید ممبروں کو ٹریس کر لیا جائے تو پھر اکٹھا ہی ان پر فائر کیا جائے"۔۔۔ ناٹو نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس وہ جولیا سے ہم سب کچھ معلوم کر سکتے ہیں ٹیپ کے مطابق وہ سب کچھ بتانے پر آمادہ ہو گئی تھی لیکن باس پاکوسو خواہ مخواہ

اکڑ گئے ورنہ اس کو بینڈیج کرا دینے میں آخر حرج ہی کیا تھا" ۔۔۔ جارج نے کہا۔

"لیکن اب تک وہ لڑکی ختم ہو چکی ہو گی" ۔۔۔ ناٹو نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"نہیں باس جارج ہر پہلو کا خیال رکھتا ہے۔ ٹیپ سننے کے بعد میں نے سب سے پہلے یہی کام کیا تھا کہ اس لڑکی کی بینڈیج کرا دی تھی" ۔۔۔ جارج نے جواب دیا تو ناٹو کے چہرے پر حیرت اور مسرت کے ملے جلے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"اوہ ویری گڈ جارج تمہاری صلاحیتیں واقعی قابل داد ہیں۔ سنو اب ایسا کرو کہ ان سب کو فوری طور پر اپنے اڈے سے نکال کر کسی ایسے خفیہ اڈے تک پہنچا دو جہاں تک سیکرٹ سروس نہ پہنچ سکے۔ پھر مجھے اطلاع دو۔ میں خود جا کر ان لوگوں سے مزید پوچھ گچھ کروں گا۔ اور سپیشل پوائنٹ۔ ناکوف کی رہائش گاہ اور مادام تکانو کی رہائش گاہ تینوں کو بموں سے اڑا دو تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کی وجہ سے آگے کوئی کلیو حاصل نہ کر سکے" ۔۔۔ ناٹو نے کہا۔

"لیکن اس کے لئے باس آپ کو پہلے مادام تکانو کے گروپ چیف سے بات کرنی ہو گی" ۔۔۔ جارج نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کی فریکوئنسی یا فون نمبر" ۔۔۔ ناٹو نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

اور جارج نے فون نمبر بتا دیا۔ اور ناٹو نے فون کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

"اس گروپ کا انچارج روتھ ہے" ۔۔۔ جارج نے کہا اور ناٹو نے سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور جارج کے بتاتے ہوئے نمبر ڈائل



کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"روتھ سے بات کراؤ میں ناٹو بول رہا ہوں چیف آف ریڈ ڈاٹ" ۔۔۔ ناٹو نے انتہائی سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر میں روتھ ہی بول رہا ہوں" ۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا لیکن بولنے والے کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں بھی نمایاں تھی۔

"مسٹر روتھ مارشل آٹوف نے بذریعہ چیف احکامات دیئے ہیں کہ مادام تکانو اور ناکوف دونوں کو آف کر دیا جائے۔ اور تمہارے سارے گروپ کو واپس بجھوا دیا جائے کیونکہ مادام تکانو اور ناکوف دونوں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نظروں میں آ چکے ہیں۔ تمہیں خود معلوم ہو گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دو ایجنٹ ایک غیر ملکی عورت اور ایک مقامی مرد کار میں سوار ہو کر ریڈ روز کالونی میں مادام تکانو کی رہائش گاہ کوٹھی نمبر ایٹی ون پر پہنچے تھے جنہیں مادام تکانو نے تمہارے گروپ کی مدد سے بیہوش کر کے اغوا کیا تھا۔ اس کے بعد مادام تکانو انہیں لے کر مضافات میں ناکوف کی رہائش پر پہنچیں لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کا تعاقب کر رہی تھی۔ ان دو ایجنٹوں کو انہوں نے چارے کے طور پر آگے بڑھایا تھا۔ اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے مادام تکانو اور ناکوف دونوں کو بیہوش کر کے گرفتار کر لیا لیکن میرے گروپ نے فوری مداخلت کر کے ان سب کو کور کر لیا۔ اس پر میں نے چیف آف ریڈ آرمی سے بات کی۔

تو ابھی ان کے احکامات مجھے ملے ہیں۔ اب میں اوور آل انچارج ہوں۔ ان کے الیکٹرو گرام احکامات موصول ہو جائیں گے جو تمہیں بھجوا دیئے جائیں گے لیکن چونکہ مادام تکالو کی رہائش گاہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نظروں میں آ چکی ہے اس لئے میں نے فوری طور پر اُسے بموں سے اُڑا دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ میرے آدمی یہ آپریشن کریں گے آپ نے کوئی مداخلت نہیں کرنی" ۔۔۔ ناٹو نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سر آپ ذمہ دار آفیسر ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے آپ غیر ذمہ دارانہ کام نہیں کر سکتے۔ بہرحال ہماری واپسی آرڈر موصول ہونے پر ہی ہو سکتی ہے" ۔۔۔ روتھ نے جواب دیا۔

"او۔ کے آرڈر تم تک پہنچ جائیں گے لیکن آرڈر پہنچنے تک تم نے کسی قسم کی کوئی حرکت نہیں کرنی۔ تاکہ کہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہارا کلیو نہ حاصل کر لے۔ اس صورت میں پورے گروپ کو بھی موت کی سزا دی جا سکتی ہے" ۔۔۔ ناٹو کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا۔

"ٹھیک ہے سر میں سمجھتا ہوں آپ بے فکر رہیں۔ آپ کے احکامات کی مکمل تعمیل ہو گی" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ناٹو نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اب تم آپریشن شروع کر دو جارج اور پھر مجھے اطلاع دو تاکہ ان ایجنٹوں سے پوچھ گچھ کرنے کے بعد ہم فوری طور پر حرکت میں آ سکیں۔ لیکن سنو وہاں اپنے ساتھ صرف بلیک کو رکھنا۔ تم دونوں کے علاوہ تیسرا آدمی وہاں نہیں ہونا چاہئے تاکہ ہمارا پروگرام راز رہ سکے" ۔۔۔ ناٹو نے رسیور رکھنے کے بعد کہا۔



"یس باس" ۔۔۔ جارج نے کہا۔ اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے مائیکرو ٹیپ ریکارڈر واپس اپنے بریف کیس میں رکھا اور بریف کیس بند کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ دروازہ جارج کے عقب میں بند ہوتے ہی ناٹو کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا عقبی طرف ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ دوسری طرف بنے ہوئے ایک چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوا۔ اور پھر سیدھا ایک سائیڈ پر موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس کے اندر رکھا ہوا نیلے رنگ کا چوکور ڈبہ اٹھا کر اسے کمرے کے درمیان میں رکھی ہوئی میز پر رکھ کر وہ سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ ڈبے پر موجود بٹنوں کو اس نے تیزی سے پریس کیا تو نیلے ڈبے میں سے سائیں سائیں کی تیز آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو ہیلو ناٹو کالنگ اوور" ۔۔۔ ناٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس بلیک اٹنڈنگ اوور" ۔۔۔ ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"بلیک جارج کو میں نے چند ہدایات دی ہیں۔ وہ ان ہدایات پر عمل کرنے کے لئے تمہیں ساتھ لے جائے گا۔ میں نے اُسے کہہ دیا ہے خیال رکھنا کہ تمہارے علاوہ وہ کسی کو ساتھ نہ لے جائے۔ یہ ایک خفیہ اڈہ ہو گا جب میں وہاں پہنچوں تو پھر تم نے پوری طرح ہوشیار رہنا ہے۔ میرا اشارہ ملتے ہی تم نے جارج کو ہلاک کر دینا ہے۔ کیا تم سمجھ گئے ہو۔ اوور" ۔۔۔ ناٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس مگر ....... اوور" ۔۔۔ بلیک کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"سنو بلیک۔ جارج مجھ سے بھی آگے اُڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور یہ بات میری برداشت سے باہر ہے۔ جارج کے خاتمے کے بعد تم میرے نمبر ٹو ہو جاؤ گے اور تم جانتے ہو کہ جارج کی وجہ سے ہم دونوں کا ذاتی مشن ابھی تک مکمل نہیں ہو رہا۔ جارج کے درمیان سے ہٹ جانے پر ہم اپنا ذاتی مشن مکمل کر لیں گے اور ساری رقم سوئیٹزرلینڈ کے بنکوں میں ہم دونوں کے نام جمع ہو جائے گی۔ تاکہ جب بھی روسیاہ میں حالات ہمارے خلاف ہوں ہم اطمینان سے وہاں پہنچ کر بقیہ عمر عیش و عشرت سے گزار سکیں۔ اوور" ــــ ناٹو نے کہا۔

"میں سمجھ گیا سر ٹھیک ہے۔ حکم کی تعمیل ہو گی اوور" ــــ بلیک نے کہا اور ناٹو نے اوور کہہ کر یہ مخصوص ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اس کو الماری میں رکھا اور الماری بند کر کے واپس پہلے والے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے جارج کی ہلاکت کا ایک موقع میسر آ گیا تھا اور وہ اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ چیف کو یہ کہہ کر آسانی سے مطمئن کیا جا سکتا تھا کہ جارج پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھوں مارا گیا ہے۔ اس کے بعد منشیات کی دولت کا ایک بڑا حصہ آسانی سے سوئیٹزرلینڈ کے بنکوں میں پہنچایا جا سکتا ہے۔ ناٹو فطری طور پر انتہائی عیش پرست واقع ہوا تھا اور وہ روسیاہ کی سخت اور انتہائی بے رنگ اور کھردری زندگی سے تنگ آ چکا تھا۔ اس لئے کافی عرصے سے اس کا منصوبہ تھا کہ وہ مغربی بنکوں میں کثیر دولت جمع کرا کر کسی بھی لمحے روسیاہ سے فرار ہو کر سوئیٹزرلینڈ جا کر چھپ سکتا تھا۔ اس طرح اس کی باقی زندگی انتہائی عیش و آرام میں گزر سکتی تھی۔ لیکن جارج انتہائی نظریاتی



آدمی تھا۔ اس کی زندگی میں ایسا ہونا ناممکن تھا اور جارج بیحد کایاں بھی تھا۔ اس لئے اس کی ہلاکت آسان کام نہ تھا اور اگر اُسے ہلاک کر بھی دیا جاتا تو چیف کو مطمئن کرنا آسان نہ تھا۔ لیکن اب اس کا موقع میسر آ گیا تھا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں جارج جیسے آدمی کی ہلاکت کو چیف بھی تسلیم کر لے گا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے اپنے خاص آدمی بلیک کو احکامات دینے میں دیر نہ کی تھی۔ اس بلیک کی کوئی نمایاں حیثیت نہ تھی اس لئے اُسے کسی بھی وقت آسانی سے راستے سے ہٹایا جا سکتا تھا۔ اس لئے ناٹو اب پوری طرح مطمئن ہو گیا تھا۔

جولیا کی آنکھیں کھلیں تو پہلے تو وہ کچھ لمحے لاشعوری انداز میں خاموش پڑی رہی پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا۔ اس نے چونک کر ادھر اُدھر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک بار پھر طویل سانس نکل گیا۔ وہ اسی طرح ایک ستون سے بندھی ہوئی کھڑی تھی لیکن یہ وہ کمرہ نہ تھا جس میں اسے پاکوسو اور مارجر نے اکس پر تشدد کیا تھا۔ یہ کوئی اور کمرہ تھا اور اس بار اُسے باندھا بھی پہلے سے مختلف انداز میں گیا تھا۔ اس نے اپنے جسم کو دیکھا تو ایک بار پھر چونک پڑی۔ کیونکہ اس کے پورے جسم کو باقاعدہ بینڈیج کیا گیا تھا۔ کمرہ خالی پڑا تھا۔

"یہ کس چکر میں پھنس گئی ہوں" ۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سب سے پہلے اپنی رسیاں کھولنے کی کوشش شروع کر دی۔ لیکن چند لمحوں کی جدوجہد کے بعد اُسے احساس ہو گیا کہ اس بار رسیوں کے بندھنے کا انداز پہلے سے بھی زیادہ سخت تھا۔ اور اس کا





خود بخود ان رسیوں کی گرفت سے آزاد ہو جانا ناممکن تھا۔ ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ اب کیا کرے کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور تین آدمی اندر داخل ہوئے گو یہ تینوں ہی غیر ملکی تھے لیکن یہ بہرحال پاکوسو اور مارجر نہ تھے یہ کوئی اور تھے۔ ان میں سے ایک کے کاندھے سے مشین گن لٹک رہی تھی جب کہ دوسرے کے ہاتھ میں وہی خوفناک ہنٹر تھا جس سے پہلے جولیا پر تشدد کیا گیا تھا جب کہ تیسرا آدمی جو ان سب سے آگے تھا خالی ہاتھ تھا۔

"ہونہہ تو یہ ہے وہ لڑکی جولیانا فٹرواٹر خاصی جاندار لڑکی ہے" ۔۔۔ سب سے آگے والے نے جولیا کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور جولیا کے ہونٹ بھنچ گئے۔ کیونکہ اکس آدمی کے لہجے اور اس کی آنکھوں سے جھلکنے والی ہوس اس نے اپنی مخصوص نسوانی حس کی وجہ سے صاف محسوس کر لی تھی۔

"یس باس" ۔۔۔ دوسرے آدمی جس کے ہاتھ میں ہنٹر تھا مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو لڑکی تم نے پاکوسو کو سب کچھ بتانے کے لئے یہی شرط لگائی تھی کہ تمہارے زخموں کو بینڈیج کر دی جائے چنانچہ وہ ہو چکی ہے۔ اب تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تمام تفصیل بتا دو" ۔۔۔ اس باس نے کرخت لہجے میں کہا۔

"تم پہلے اپنا تعارف کراؤ تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ تم واقعی کوئی ذمہ دار آدمی ہو" ۔۔۔ جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ناٹو ہے۔ بس تمہارے لئے اتنا جان لینا ہی کافی ہے۔

پاکوسو میرا ماتحت تھا۔ اور یہ بھی سن لو کہ پاکوسو پھر بھی نرم دل آدمی ہے
جب کہ مجھے عورتوں کے حلق سے نکلنے والی چیخیں بیحد پسند ہیں۔ اس
لئے میں تمہیں زیادہ وقت نہیں دے سکتا بولو بتاتی ہو یا پھر جارج کو
حکم دوں کہ وہ تم پر ہنٹروں کی بارش شروع کر دے"۔۔۔ ناٹو نے
سفاک لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم مجھے رہا کر کے کسی آرام دہ کمرے میں
لے جاؤ۔ تاکہ میں جب اس قدر اہم راز بتاؤں تو کم از کم میرا ضمیر تو
مطمئن ہو کہ میں نے جبراً کچھ نہیں بتایا۔ ویسے تم مجھے ایک مضبوط اور
توانا مرد نظر آرہے ہو۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم پاکوسو کی طرح
مجھ سے خوف نہ محسوس کرو گے"۔۔۔ جولیا نے کہا۔
"میں اور تم سے خوفزدہ۔ تم جیسی لڑکیاں تو میرے لئے ہمیشہ کھلونا
ثابت ہوتی رہی ہیں۔ ٹھیک ہے تمہاری یہ خواہش پوری کر دیتا ہوں۔
بلیک اسے کھول کر کسی آرام دہ کمرے میں لے جاؤ"۔۔۔ ناٹو
نے مسکراتے ہوئے مشین گن والے سے مخاطب ہو کر کہا۔
"یس باس"۔۔۔ بلیک نے کہا۔
"رک جاؤ بلیک۔ باس یہ لڑکی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی رکن ہے۔
یہ کوئی عام لڑکی نہیں ہے۔ اس لئے آپ اس قسم کا رسک نہ ہی لیں
تو بہتر ہے"۔۔۔ جارج نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"کیا۔ کیا مطلب جارج کیا تم میرے احکامات کی تعمیل کرنے کی
بجائے خلاف ورزی کرنے کا سوچ رہے ہو"۔۔۔ ناٹو نے انتہائی
کرخت لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت غصہ عود کر آیا تھا۔ ادھر



بلیک نے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار کر ہاتھوں سے پکڑلی تھی
جیسے اچانک اُسے کسی خطرے کا احساس ہونے لگا ہو۔
"باس میرا یہ مطلب نہ تھا۔ آپ غلط سمجھ رہے ہیں لیکن اس طرح
اس لڑکی کو رہا کر دینا بھی عقلمندی نہیں ہے"۔۔۔ جارج نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔
"تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم مجھے عقلمندی کا سبق دو بلیک فائر"۔۔۔
ناٹو نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ جارج کچھ
سمجھتا۔ بلیک کے ہاتھ میں موجود مشین گن نے شعلے اگلنے شروع کر دیئے
اور جارج بری طرح چیختا ہوا نیچے گرا۔ اور چند لمحے تڑپنے کے بعد
ساکت ہو گیا۔ اس کے چہرے پر موت کی تکلیف کے ساتھ ساتھ
انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ جیسے اُسے آخری لمحے تک
اس بات کا یقین نہ آرہا ہو کہ اُسے اس طرح بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے
"گڈ شو بلیک اب تم نمبر دو ہو گے"۔۔۔ ناٹو نے مسکراتے
ہوئے کہا۔
"تھینک یو باس"۔۔۔ بلیک نے بھی سر جھکاتے ہوئے مسکرا
کر جواب دیا۔
"دیکھا لڑکی تم نے۔ جب میں اپنے نمبر ٹو کا یہ حشر کر سکتا ہوں تو تمہارا
بھی یہی حشر ہو سکتا ہے"۔۔۔ ناٹو نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔
"تم واقعی مرد ہو ناٹو۔ اور مجھے فطری طور پر ایسے مرد پسند ہیں جو
اس طرح اپنے احکامات کی تعمیل کرانا جانتے ہوں۔ وہ پاکوسو اور مارجر
دونوں ہی مرد نہ تھے۔ تم فکر نہ کرو میں اب تمہارے ساتھ پہلے سے بھی

زیادہ تعاون کروں گی۔ اگر تم وعدہ کرو کہ مجھے اپنی عورت بنا کر رکھو گے تو یقین کرو کہ تم بغیر انگلی ہلائے پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر سکتے ہو"۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ واقعی ناٹو کی مردانگی پر مر مٹی ہو۔

"اوہ تم واقعی سمجھدار لڑکی ہو"۔۔۔ ناٹو کی آنکھوں میں مسرت کی چمک ابھر آئی۔

"بلیک تم اس جارج کی لاش اٹھا کر برقی بھٹی میں ڈال دو۔ میں جولیا سے پوچھ گچھ مکمل کر لوں"۔۔۔ ناٹو نے بلیک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"۔۔۔ بلیک نے کہا اور اس نے مشین گن کو کاندھے سے لٹکایا اور آگے بڑھ کر اس نے جارج کی لاش کا بازو پکڑا۔ اور اسے گھسیٹتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ ناٹو آگے بڑھا اور اس نے جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال کر جولیا کی رسیاں کاٹنی شروع کر دیں۔ چند لمحوں بعد جولیا رسیوں کی بندش سے آزاد ہو چکی تھی۔

"آؤ میرے ساتھ لیکن یہ سن لو کہ اگر تم نے مجھے دھوکہ دینے کے متعلق سوچا بھی تو تمہارا حشر عبرتناک ہو گا"۔۔۔ ناٹو نے خنجر جیب میں ڈال کر ریوالور باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"ناٹو ڈیئر تمہیں شاید ہم لڑکیوں کی نفسیات معلوم نہیں ہے جب ہم ذہنی طور پر کسی مرد سے مرعوب ہو جائیں تو پھر ہم اس مرد کے خلاف سوچنا بھی گوارہ نہیں کرتیں تم بے فکر رہو۔ اب تم میرے ہیرو ہو"۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ناٹو انتہائی اطمینان بھرے انداز میں ہنس دیا۔



"آؤ۔ ادھر ساتھ ہی ایک تمہارے مطلب کا کمرہ موجود ہے"۔۔۔ ناٹو نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا کا ہاتھ پکڑ کر وہ اسے ساتھ لئے اس کمرے سے نکلا اور باہر موجود راہداری میں سے ہوتا ہوا اس کے آخری کونے میں موجود ایک چھوٹے سے کمرے میں لے گیا۔ یہ کمرہ واقعی خوابگاہ کے انداز میں سجا ہوا تھا۔

"ہاں اب بتاؤ تاکہ میں پہلے اپنا مشن مکمل کر لوں پھر اطمینان سے ایک دوسرے کو پرکھیں گے"۔۔۔ ناٹو نے کہا۔

"جب میں نے کہہ دیا کہ اب مشن کے بارے میں بے فکر ہو جاؤ۔ تو واقعی بے فکر ہو جاؤ۔ وہ ہو جائے گا۔ ایسا کرو دروازہ اندر سے بند کر دو۔ کہیں تمہارے یا وہ میرے ساتھی نہ آ جائیں اور خواہ مخواہ رنگ میں بھنگ پڑ جائے"۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارے اطمینان کے لئے دروازہ بند کر دیتا ہوں لیکن تم فکر نہ کرو۔ کسی کی جرأت نہیں ہے ہمیں ڈسٹرب کرنے کی۔ میرے آدمی تو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے اور تمہارے ساتھی اس قابل ہی نہیں ہیں کہ کچھ کر سکیں"۔۔۔ ناٹو نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب کیا تم نے میرے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ واہ پھر تو لطف ہی آ گیا"۔۔۔ جولیا نے بیڈ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ابھی خاتمہ تو نہیں کیا بہرحال ہو جائے گا وہ بیہوش ہیں اور جب تک انہیں اینٹی انجکشن نہ لگیں گے وہ ہوش میں نہیں آ سکتے۔ اور تم جانتی ہو کہ بیہوش آدمی کیچوے سے بھی بدتر ہوتا ہے"۔۔۔ ناٹو نے بھی مڑ کر

بیڈ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اب اس کی آنکھوں میں ہوس کے شعلے
ناچ رہے تھے۔

"اوہ اگر وہ یہیں اس عمارت میں ہیں تو پھر یہ خطرناک بات ہے"
—— جولیا نے تشویش بھرے انداز میں کہا۔

"ارے ڈارلنگ کہہ رہا ہوں کہ ان کی طرف سے بے فکر رہو۔
وہ یہاں ہونے کے باوجود کچھ نہیں کر سکتے" —— ناٹو نے کہا اور تیزی
سے جولیا کی طرف بڑھا۔ لیکن دوسرے لمحے جولیا جو بیڈ پر بیٹھ چکی تھی۔
بجلی کی سی تیزی سے اچھلی اور ناٹو بری طرح چیختا ہوا اچھل کر پشت کے
بل پیچھے رکھی کرسی پر گرا۔ اور کرسی سمیت پیچھے الٹ گیا۔ جولیا نے
اچانک اچھل کر پوری قوت سے اس کے سینے پر زوردار دو ہتڑ
مارا تھا۔ کیونکہ اتنا فاصلہ نہ تھا کہ وہ فلائنگ کک مار سکتی۔ ناٹو چونکہ ڈھیلے
ڈھالے انداز میں تھا اور اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ جولیا جیسی لڑکی جو
ہر لحاظ سے اس کی فرمانبردار دکھائی دے رہی تھی اچانک اس طرح
حرکت میں آ جائے گی لیکن نیچے گرتے ہی وہ کسی سپرنگ کی طرح اچھلا
اور اس بار اس پر جھپٹتی ہوئی جولیا چیخ کر اچھلتی ہوئی پشت کے بل واپس
بیڈ پر آ گری اور دوسرے لمحے ناٹو کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر آ
گرا۔ وہ بہرحال ایک تربیت یافتہ ایجنٹ تھا کوئی عام آدمی نہ تھا۔
اس لئے اس نے ایک لمحے میں نہ صرف جولیا کو اچھال دیا بلکہ جولیا
سے بھی زیادہ پھرتی اور تیزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس نے اسے
سنبھلنے سے پہلے ہی جھاپ لیا تھا۔ لیکن جولیا بھی مقابلے میں کوئی عام
لڑکی نہ تھی۔ اس کی ٹریننگ بھی عمران جیسے آدمی کے ہاتھ سے ہوئی تھی۔





اس لئے جیسے ہی ناٹو اس کے جسم پر گرا۔ جولیا کا سر کسی سپرنگ کی طرح
اٹھا اور اس کے سر کی زوردار ٹکر ناٹو کی ناک پر پڑی۔ زوردار اور
اچانک ٹکر کی وجہ سے ایک لمحے کے لئے ناٹو کے جسم کا دباؤ ہلکا
پڑا ہی تھا کہ جولیا نے یکلخت اسے سائیڈ پر اچھالا اور دوسرے لمحے
وہ قلابازی کھا کر بیڈ کی دوسری طرف کھڑی ہوئی۔ ناٹو الٹ کر گرتے ہی
اچھلا لیکن الٹے رخ بیڈ پر پڑے ہونے کی وجہ سے وہ دوسری طرف
سیدھا کھڑا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں ریوالور کی چمک نظر آئی مگر اسی
لمحے جولیا نے جھک کر سنگل بیڈ کو اس پر اچھال دیا اور ناٹو چیختا ہوا
نیچے گرا اور بیڈ اس کے اوپر جا گرا۔ جولیا نے بیڈ اچھالتے ہی زوردار
چھلانگ لگائی اور بجلی کی سی تیزی سے دروازے کے پاس جا کھڑی ہوئی
اور اس کا یہ اچھلنا اس کے حق میں واقعی نیک فال ثابت ہوا کیونکہ ناٹو
نے بھی جواب میں بالکل اسی طرح اپنے پر گرنے والا بیڈ واپس اس
کی طرح اچھال دیا تھا۔ اگر جولیا اس ایک لمحے پہلے اپنی جگہ سے نہ ہٹ
چکی ہوتی تو وہ یقیناً بیڈ کی زد میں آ کر نیچے گر جاتی۔ لیکن جولیا کو چونکہ پہلے
سے اندازہ تھا کہ ناٹو کا ردعمل یہی ہو گا اس لئے وہ اچھل کر سائیڈ پر جا
کھڑی ہوئی تھی۔ ریوالور بیڈ کی ضرب لگنے سے اچھل کر اس طرف جا گرا
تھا جہاں قریب ہی جولیا موجود تھی اس لئے جولیا نے بجلی کی سی تیزی
سے جھپٹ کر ریوالور اٹھا لیا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے
سسکاری نکلی اور ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔ ناٹو واقعی بےحد پھرتیلا
ثابت ہو رہا تھا۔ اس نے اٹھتے اٹھتے جیب سے خنجر نکال کر جولیا
کے ہاتھ پر مار دیا تھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا سنبھلتی۔ ناٹو نے

اچھل کر کسی گینڈے کی طرح جولیا کو ٹکر ماری اور جولیا کسی گیند کی طرح اڑتی ہوئی سائیڈ کی دیوار سے جا ٹکرائی۔

"میں تمہیں کچل کر رکھ دوں گا"۔۔۔ ناٹو نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس نے ایک بار پھر وحشیانہ انداز میں دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرتے ہی جولیا پر چھلانگ لگا دی۔ لیکن جولیا کسی سانپ کی طرح بل کھا کر تیزی سے فرش پر پھسلتی ہوئی سائیڈ پر ہوئی اور ناٹو اچانک جولیا کے ہٹ جانے کی وجہ سے پوری قوت سے دیوار کی جڑ میں جا گرا۔ اچانک جولیا کے ہٹ جانے اور اپنی تیزی کی وجہ سے وہ بروقت اپنے آپ کو نہ سنبھال سکا اور اس کا سر پوری قوت سے دیوار سے جا ٹکرایا۔ دھماکے کے ساتھ ہی ناٹو کے حلق سے چیخ نکلی۔ اور وہ پلٹ کر نیچے گرا۔ اور اس کا جسم تڑپنے لگا۔ اسی لمحے جولیا بجلی کی سی تیزی سے اٹھی اور اس کی جوتی کی نوک تڑپتے ہوئے ناٹو کی کنپٹی پر پوری قوت سے پڑی اور ناٹو کے حلق سے چیخ نکلی اور دوسرے لمحے اس کا تڑپتا ہوا جسم یکلخت ساکت ہو گیا لیکن جولیا کی لات دوسری بار بھی گھومی اور ایک بار پھر بھرپور ضرب ناٹو کی کنپٹی پر لگی اور اس کے ساتھ ہی جولیا بجلی کی سی تیزی سے مڑی اور اس نے بھاگ کر ریوالور اٹھا لیا لیکن ناٹو۔ بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ جولیا نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔ گو اس کا جسم خاصا زخمی تھا لیکن اس نے جس حیرت انگیز انداز میں ناٹو کا مقابلہ کر کے اسے شکست دی تھی وہ واقعی حیرت انگیز تھا۔ چند لمحوں تک لمبے لمبے سانس لینے کے بعد اس نے آگے بڑھ کر الٹے ہوئے بیڈ کو سیدھا کیا اور اس پر موجود





چادر اُتار کر اس کو پٹیوں کی صورت میں پھاڑنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد وہ چادر کی تین چار پٹیاں بنا چکی تھی۔ ایک پٹی کو اس نے چوتھائی حصے کی حد تک پھاڑا اور پھر اُسے اپنے ہاتھ پر جہاں خنجر کی ضرب لگنے سے کٹ آ گیا تھا اور خون بہہ رہا تھا لپیٹ کر اُسے مخصوص انداز میں گانٹھ دے دی تاکہ خون کا مزید اخراج رک سکے۔ پھر آگے بڑھ کر اس نے باقی پٹیوں کی مدد سے ناٹو کے گھٹنے اور بازو عقب میں کر کے اچھی طرح باندھ دیئے۔ اس کے بعد اس نے ایک پٹی کا گولہ سا بنایا اور ناٹو کا منہ کھول کر گولہ اس کے دانتوں میں پھنسا دیا۔ پھر ریوالور اٹھائے وہ دروازے کی طرف بڑھنے لگی لیکن ابھی اس نے دروازہ کھولنے کے لئے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ دوسری طرف سے تیز تیز قدموں کی آواز اس دروازے کی طرف آتی سنائی دی اور جولیا ٹھٹھک کر رک گئی۔

"باس باس"۔۔۔ باہر سے بلیک کی آواز سنائی دی۔ لہجہ بیحد متوحش سا تھا۔

"کیا ہے"۔۔۔ جولیا نے گلے پر زور ڈالتے ہوئے ناٹو کی بھاری آواز میں جواب دیا۔

"باس ہیڈ کوارٹر سے کال آئی ہے کہ مارشل آٹوف آپ سے فوری طور پر بات کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔ بلیک نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کال اس وقت۔ اچھا تم جاؤ میں آ رہا ہوں"۔۔۔ جولیا نے کہا اور پھر اس نے تیزی سے مڑ کر ایک طرف پڑا ہوا ناٹو کا وہ خنجر اٹھا لیا۔ جس سے اس نے جولیا کے ہاتھ پر ضرب لگائی تھی۔ بلیک کے قدموں

کی آواز دور ہوتی جا رہی تھی۔ جب قدموں کی آواز ختم ہو گئی تو اس نے آہستہ سے چٹخنی اتاری اور پھر دروازہ کھول کر باہر جھانکا۔ راہداری کے دوسرے سرے پر سیڑھیاں اوپر جا رہی تھی جس کے بعد دروازہ تھا۔ جو کھلا ہوا تھا۔ جولیا ایک ہاتھ میں خنجر اور دوسرے ہاتھ میں ریوالور سنبھالے تیزی سے دیوار کے ساتھ ساتھ چلتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔ اس نے خنجر اس لئے اٹھایا تھا تاکہ اگر اکیلا بلیک مل جائے تو وہ ریوالور چلانے کی بجائے خنجر اس کی شہ رگ پر مار دے۔ کیونکہ اسے معلوم نہ تھا کہ اس اڈے میں کتنے افراد موجود ہیں اور ظاہر ہے ریوالور کا دھماکہ ان سب کو چوکنا کر دے گا۔ سیڑھیوں پر پہنچ کر وہ آہستہ آہستہ اوپر چڑھنے لگی انتہائی محتاط اور دبے پاؤں۔

"باس اس لڑکی کے چکر میں پھنس گیا ہے۔ اگر مارشل آٹوف کا پھر فون آ گیا تو کیا ہو گا باس آ ہی نہیں رہا" ۔۔۔ دروازے کی دوسری طرف سے بلیک کی بڑبڑاتی ہوئی اور جھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔ جولیا آخری سیڑھی پر پہنچ کر ذرا سا رکی۔ دوسری طرف سے صرف بلیک کے ہی بڑبڑانے کی آواز آ رہی تھی اور کوئی آواز نہ تھی اور جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے دونوں ہاتھ پشت پر کئے اور پھر تیزی سے کھلے دروازے سے دوسری طرف پہنچ گئی۔ بلیک کاندھے سے مشین گن لٹکائے اس بڑے سے کمرے میں ٹہل رہا تھا۔

"تت تم باس کہاں ہے" ۔۔۔ بلیک آہٹ سن کر تیزی سے مڑا اور بری طرح چونک کر بولا۔

"باس آ رہا ہے۔ کپڑے پہن رہا ہے۔ کیا تم یہاں اکیلے ہو" ۔۔۔





جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن باس کو دیر نہیں لگانی چاہیے" ۔۔۔ بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور بات کرتا۔ جولیا کا خنجر والا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کے ہاتھ میں موجود خنجر کسی لپکتے ہوئے شعلے کی طرح پلک جھپکنے میں بلیک کی شہ رگ میں گھستا چلا گیا۔ بلیک کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ بے اختیار لڑکھڑاتا ہوا دو قدم پیچھے ہٹا۔ اس کے چہرے پر بیک وقت حیرت اور تکلیف کے آثار نمودار ہوئے۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے گلے میں آر پار خنجر کو پکڑ کر ایک جھٹکے سے باہر کھینچا اور جولیا نے ریوالور سیدھا کر لیا۔ وہ بلیک کی طاقت پر حیران رہ گئی تھی لیکن دوسرے لمحے بلیک کے حلق سے خرخراہٹ کی آواز نکلی اور وہ دھڑام سے پہلو کے بل زمین پر گرا۔ اور بری طرح ایڑیاں رگڑنے لگا۔ اس کی گردن سے خنجر باہر نکلتے ہی خون فوارے کی طرح نکلنے لگا تھا۔ جولیا ہاتھ میں ریوالور پکڑے خاموش کھڑی تھی۔ بلیک واقعی اب کسی ذبح ہونے والی بکری کی طرح فرش پر پھڑک رہا تھا۔ اور جولیا ہونٹ بھینچے ایک جیتے جاگتے انسان کو تڑپتے اور پھڑکتے دیکھ رہی تھی۔ اس کا ریوالور والا ہاتھ لاشعوری طور پر کانپنے لگ گیا تھا۔ گو بلیک دشمن تھا۔ لیکن پھر بھی وہ بہرحال انسان تو تھا۔ پھر اس نے جس سرد مہری سے اپنے ہی ساتھی جارج پر گولیاں برسائی تھیں۔ اس سے اس کی سفاک فطرت کی عکاسی ہوتی تھی۔ لیکن جولیا کو نجانے کیوں اس کی اس طرح کی موت پر افسوس سا ہو رہا تھا۔ لیکن چند لمحوں بعد بلیک ساکت ہو گیا۔ اور جولیا

نے اس وقت ادھر ادھر دیکھا۔ لیکن یہ کمرہ خالی پڑا ہوا تھا۔ ایک طرف ایک اور دروازہ نظر آ رہا تھا۔ جولیا آہستہ آہستہ اس دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔ گو بلیک نے اُسے یہی بتایا تھا کہ وہ یہاں اکیلا ہے۔ لیکن جولیا بہر حال محتاط رہنا چاہتی تھی۔ دروازے کے پاس پہنچ کر وہ رک گئی اور پھر اس نے سر آگے کر کے دروازے کی دوسری طرف جھانکا اور دوسرے لمحے وہ بری طرح اچھل پڑی۔ یہ ایک اور بڑا کمرہ تھا۔ اور اس کمرے میں فرش پر پڑے ہوئے کئی افراد اُسے نظر آ گئے تھے۔ ان میں سے ایک کا منہ اس دروازے کی طرف تھا اور وہ اس کو دیکھ کر اچھلی تھی۔ یہ صفدر تھا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھی۔ کمرے میں ان بیہوش افراد کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔ اور چند لمحوں بعد جولیا نے دیکھ لیا کہ وہاں عمران۔ تنویر۔ چوہان۔ کیپٹن شکیل اور ٹائیگر کے ساتھ ساتھ پاکوسو۔ مارجر اور ایک اور غیر ملکی مرد اور عورت بھی بیہوش پڑے ہوئے تھے۔

"اوہ۔ یہاں تو پوری سیکرٹ سروس موجود ہے" ـــ جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھی اور اسے جھنجھوڑنے لگی لیکن اُسی لمحے اسے ناٹو کی بات یاد آ گئی کہ اس کے ساتھیوں کو جب تک انٹی انجکشن نہ لگائے جائیں گے وہ ہوش میں نہ آ سکیں گے۔ چنانچہ وہ پیچھے ہٹی اور پھر اس نے تھوڑی دیر میں اس پوری عمارت کی تلاشی لے ڈالی۔ لیکن واقعی وہاں بیہوش افراد کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔ یہ ایک چھوٹی سی کوٹھی تھی جس کے پورچ میں ایک بند باڈی کی بڑی سی ویگن موجود تھی۔ اچھی طرح چیک کر لینے کے بعد جولیا دوڑتی ہوئی واپس نیچے اس کمرے میں گئی جہاں بندھا ہوا ناٹو پڑا تھا۔ جولیا نے جھک





کر اُسے بندھے ہوئے گھٹنوں سے پکڑا۔ اور پھر وہ اُسے اس طرح گھسیٹتی ہوئی راہداری میں سے لے آئی جیسے مُردہ کُتے کو گھسیٹا جاتا ہے۔ سیڑھیاں بھی اس نے اُسے اسی طرح کھینچ کر اوپر چڑھایا اور پھر اس کمرے میں لے گئی جہاں اس کے ساتھی بیہوش پڑے ہوئے تھے۔ ناٹو کو وہاں پہنچا کر وہ تیزی سے مڑ کر اس کمرے میں آئی جہاں بلیک کی لاش پڑی تھی۔ خون آلود خنجر بھی ایک طرف پڑا تھا۔ جولیا نے وہ خنجر اٹھایا اور واپس ناٹو والے کمرے میں پہنچ گئی۔ اس نے پہلے جھک کر ناٹو والے لباس سے خنجر صاف کیا پھر اس کے منہ سے اس نے گولہ باہر نکالا اور دوسرے لمحے اس نے ناٹو کے چہرے پر زوردار تھپڑوں کی بارش کر دی۔ وہ ہونٹ بھینچے پوری قوت سے مسلسل اس کے چہرے پر تھپڑ برسائے چلی جا رہی تھی۔ دس بارہ تھپڑوں کے بعد ناٹو کے جسم میں حرکت سی پیدا ہوئی اور جولیا اس کے ساتھ فرش پر بیٹھ گئی۔ اس نے خنجر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ چند لمحوں بعد ناٹو کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں۔ اُسی لمحے جولیا کا خنجر والا ہاتھ گھوما اور اس نے خنجر کا تیز پھل آدھے سے زیادہ اس کے بازو میں اُتار دیا۔ ناٹو کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی۔

"بولو انٹی انجکشن کہاں ہیں" ـــ جولیا نے غراتے ہوئے کہا اور خنجر کو واپس کھینچ کر پہلے زخم کے ساتھ ہی دوسری جگہ خنجر مار دیا۔ ناٹو بری طرح چیخنے لگا۔

"بولو بولو کہاں ہیں انجکشن ورنہ" ـــ جولیا نے ہذیانی انداز میں تیسرا وار کرتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اس قدر دیوانگی تھی کہ وہ چہرے

سے عورت لگ ہی نہ رہی تھی۔ اس وقت وہ کوئی آدم خور درندہ نظر آ رہی تھی۔۔

"بب بب بتاتا ہوں۔ دائیں طرف دیوار کی الماری کے اندر۔ الماری کے اندر"۔۔۔ ناٹو نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور جولیا تیزی سے اٹھی اور دائیں طرف دیوار کی طرف بڑھ گئی۔ وہاں کونے میں واقعی ایک الماری موجود تھی۔ اس نے تیزی سے الماری کھولی اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ الماری کے دو خانوں میں جدید ترین اسلحہ بھرا ہوا تھا جب کہ نچلے خانے میں ایک بڑا سا ڈبہ تھا۔ جس کے ساتھ ہی ایک سرنج اور ایک چھوٹی سی بوتل بھی موجود تھی۔ سرنج میں سرخ رنگ کے سیال کے قطرے نظر آ رہے تھے اور بوتل میں سرخ رنگ کے سیال کی کچھ مقدار موجود تھی۔ ڈبے کے اندر ایسی گیارہ بوتلیں خانوں میں رکھی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ سرنج میں قطرے اور ساتھ ہی بوتل رکھی دیکھ کر وہ سمجھ گئی کہ اس بوتل سے اُسے یہ سیال انجکٹ کیا گیا ہو گا تبھی وہ ہوش میں آئی ہو گی۔ اس نے جلدی سے سرنج اٹھائی اور اس بوتل میں موجود باقی مقدار اس نے اس میں بھری اور پھر سرنج اور الماری سے ڈبہ لئے وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے ڈبہ نیچے رکھا اور پھر عمران کے بازو میں انجکشن لگایا اور پھر اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ ناٹو مسلسل کراہ رہا تھا لیکن جولیا کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اس وقت پوری دنیا سے بے نیاز ہو کر صرف عمران کو ہی دیکھ رہی ہو۔ لیکن عمران اسی طرح ساکت و صامت پڑا ہوا تھا۔





"ہونہہ تم نے غلط بتایا ہے۔ میں تمہاری ایک ایک رگ کاٹ ڈالوں گی"۔۔۔ یکلخت جولیا نے مڑ کر بھوکی شیرنی کی طرح غراتے ہوئے ناٹو سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کی آنکھوں سے واقعی شعلے سے نکلنے لگے تھے۔

"نہیں نہیں غلط نہیں بتایا۔ دس منٹ بعد ہوش آئے گا دس منٹ بعد"۔۔۔ ناٹو نے بری طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ جولیا پر اس وقت واقعی کیفیت ہی ایسی طاری تھی کہ ناٹو جیسا آدمی بھی سہم گیا تھا۔ اور جولیا ہونٹ چباتی دوبارہ گردن موڑ کر عمران کو دیکھنے لگی۔ اس کے دل کو قدرے اطمینان ہوا کیونکہ جب وہ ہوش میں آئی تھی تو وہ اس کمرے میں اکیلی تھی اس کا مطلب تھا کہ اُسے انجکشن لگانے والا جو یقیناً بلیک ہی ہو گا انجکشن لگا کر چلا گیا تھا پھر اُسے ہوش آیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود اس کا دل اس قدر تیزی سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی اچھل کر باہر آ جائے گا۔ اس کے ذہن میں یہ سوچ کر دھماکے سے ہو رہے تھے کہ کہیں اس نے عمران کو غلط انجکشن تو نہیں لگا دیا۔ کہیں عمران اس انجکشن سے ہلاک نہ ہو جائے اور اس دھڑکے کی وجہ سے اس کا دل کٹا جا رہا تھا لیکن پھر عمران کے جسم میں اُسے ہلکی سی حرکت کا احساس ہوا تو اس نے ایک طویل سانس لیا۔ اس کا چہرہ تیزی سے نارمل ہوتا گیا۔ اسی لمحے اُسے وہ وقت یاد آ گیا جب اُسے اور صفدر کو عمران نے ہوش دلایا تھا۔ اور پھر عمران نے ان دونوں کو سخت شرمندہ کیا تھا۔ یہ خیال آتے ہی جولیا نے ہونٹ بھینچ لئے اور چند لمحوں بعد عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں لیکن اس کی آنکھوں میں ابھی شعوری کیفیت بیدار نہ ہوئی تھی۔

"اس برتے پر بڑے ایجنٹ بنے پھرتے ہو" ۔۔۔ جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔ اور عمران کے جسم کو ایک جھٹکا سا لگا اور اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھر آئی۔

"ارے جولیا تم ۔ کمال ہے تم مجھ سے بھی پہلے جنت میں پہنچ گئیں" ۔۔۔ عمران کے لبوں پر مسکراہٹ سی ابھری۔

"ہونہہ اگر میں نہ ہوتی تو تم واقعی جہنم میں پڑے سڑ رہے ہوتے" ۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"خواہ مخواہ کو سڑ رہا ہوتا۔ جب آنکھیں کھولتے ہی حور نظر آ جائے تو پھر آدمی جہنم کی آگ کی بجائے کسی اور آگ میں جلنے لگ جاتا ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"بس باتیں بنانا ہی آتی ہیں" ۔۔۔ جولیا نے اس بار بے اختیار مسکراتے ہوئے کہا۔ شاید عمران کے حور والے لفظ نے اس کے دل کی تاروں کو چھیڑ دیا تھا۔

"کمال ہے۔ یہ تو کوئی اجتماعی قبر لگ رہی ہے۔ یہ کون صاحب ہیں جو شاید مرنے کی تیاری میں مصروف ہیں" ۔۔۔ عمران نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ ناٹو ہے۔ اس پاکوسو کا باس" ۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ناٹو ۔ پاکوسو ۔ کیا مطلب ۔ کیا یہ جنت کی زبان ایسی ہوتی ہے۔ پھر تو تمہارا نام جولیاٹو اور میرا نام عمراسو ہوگا" ۔۔۔ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور جولیا نے اسے پہلی بار ہوش میں آنے اور اس مارجر کا مخصوص ہنٹر سے اس پر تشدد کرنے۔ پھر بیہوش



ہو جانے اور پھر ہوش میں آنے کے بعد ناٹو کے ساتھ گفتگو اور اسے زیر کر کے یہاں تک گھسیٹ لے آنے کی ساری کہانی اس قدر تیز رفتاری سے سنا دی کہ اس نے پوری کہانی میں ایک بار بھی سانس مشکل لیا ہوگا۔

"ہونہہ اس کا مطلب ہے اس مشن کا نام مشن سینس لیس یا مشن بیہوش ہونا چاہیے۔ ویسے جولیا آج مجھے پہلی بار احساس ہو رہا ہے کہ تمہارے باس نے تمہیں خواہ مخواہ سر پر نہیں چڑھا رکھا تم میں واقعی ایسی صلاحیتیں ہیں کہ تمہیں سر پر چڑھایا جا سکتا ہے" ۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا کا چہرہ مسرت سے گلاب کی طرح کھل اٹھا۔

"بس بس باتیں نہ بناؤ۔ اب باقی ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ" ۔۔۔ جولیا نے کسی ٹھیٹھ مشرقی لڑکی کی طرح شرماتے ہوئے کہا۔ اور عمران مسکرا دیا۔ پھر اس نے سرنج اٹھائی اور ڈبے میں سے ایک بوتل اٹھا کر اس میں موجود سیال سے سرنج بھر لی اور صفدر اور کیپٹن شکیل کے بازوؤں میں انجکشن لگا دیے۔ اسی طرح اس نے بعد میں ٹائیگر۔ چوہان اور تنویر کو بھی انجکشن لگا دیے۔

"یہ مادام تکاٹو اور ناکوف صاحبان بھی یہاں موجود ہیں اور اس عالم میں۔ اب بات سمجھ میں آئی کہ یہ سب کچھ کیوں ہوتا رہا۔ یہ لوگ آپس میں ہی ایک دوسرے کو زیر کرنے کے چکر میں لگے رہے ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر سرنج ایک طرف رکھ کر وہ ناٹو کی طرف متوجہ ہو گیا۔ جو ابھی تک آہستہ آہستہ کراہنے میں مصروف تھا۔ عمران نے اس کے ساتھ پڑا ہوا خنجر اٹھایا اور پھر اس نے جھک کر بڑے اطمینان سے خنجر کی نوک سے ناٹو کے دونوں نتھنے آدھے سے زیادہ اس طرح چیر دیے جیسے

وہ کسی زندہ انسان کی بجائے کسی ربڑ کے مجسمے پر کام کر رہا ہو۔ ناٹو کے حلق سے بھیانک چیخیں نکلتی رہیں لیکن عمران کے چہرے پر ذرا برابر بھی ملال کے آثار نہ تھے۔

"تم لوگ انسان نہیں ہو۔ درندے ہو۔ جو پوری دنیا کے معصوم انسانوں کو منشیات کا زہر پلا کر قتل کر رہے ہو۔ تم انسانیت کے مجرم ہو۔ پوری انسانیت کے" ___ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے انگلی موڑ کر اس کا ہک بنایا اور دونوں نتھنے چر جانے کے بعد پیشانی کے عین درمیان میں اُبھر آنے والی نیلے رنگ کی رگ پر ہلکی سی چوٹ لگائی تو ناٹو کا جسم بری طرح کانپا اور اس کے حلق سے ایسی چیخ نکلی کہ پاس کھڑی جولیا کا جسم بے اختیار لرز اٹھا۔

"ناٹو پوری تفصیل سے سب کچھ بتا دو ورنہ دوسری چوٹ پہلے سے زیادہ زوردار ہو گی" ___ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ اس نے پہلے سے قدرے زوردار چوٹ انگلی کے ہک سے رگ پر لگائی۔ اور ناٹو کے حلق سے پہلے سے بھی زیادہ خوفناک چیخ نکلی۔

"بتاؤ ورنہ" ___ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں۔ فار گاڈ سیک مت ضرب لگاؤ۔ نجانے یہ کیسی چوٹ ہے اوہ پلیز مت مارو ___ میں بتا دیتا ہوں۔ سب کچھ بتا دیتا ہوں" ___ ناٹو نے پھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بتاؤ شروع ہو جاؤ ورنہ" ___ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور پھر ناٹو واقعی اس قدر تیز رفتاری سے بولنے لگا جیسے اُسے خطرہ ہو



کہ اگر اس نے منہ سے نکلنے والے الفاظ روکے تو اس کے منہ سے الفاظ کی بجائے اس کی روح نکل جائے گی۔ وہ مسلسل بولتا چلا گیا۔ اور جیسے جیسے وہ بتاتا جا رہا تھا۔ عمران کے چہرے پر سکون آتا جا رہا تھا۔ بوسیلہ کی انتہائی خوفناک سازش کی ساری کڑیاں تیزی سے اس کے سامنے آتی جا رہی تھیں۔ ایسی سازش کہ اگر وہ واقعی کامیاب ہو جاتے تو یقیناً پوری دنیا کے لوگ منشیات کی اس خوفناک قسم اہ۔ ون کے ہاتھوں زندہ درگور ہو کر رہ جاتے۔ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کروڑوں معصوم لوگ۔

دانش منزل کے میٹنگ ہال میں اس وقت سیکرٹ سروس کے تمام ارکان کے ساتھ ساتھ عمران بھی ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ پیشانی پر موجود لکیریں بتا رہی تھیں کہ وہ کسی گہری سوچ میں ہے۔

"کیا بات ہے عمران صاحب آپ کیا سوچ رہے ہیں" ــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"کیا سوچنا ہے اس نے۔ اس بار اگر مس جولیا کام نہ کرتیں۔ تو روسیاہی ایجنٹوں کے ہاتھوں اب تک قبر میں اُتر چکا ہوتا" ــــ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شٹ اَپ۔ اگر تم کوئی اچھی بات منہ سے نہیں نکال سکتے تو خاموش رہا کرو" ــــ جولیا نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ عمران کے ساتھ قبر کا لفظ کیسے برداشت کر سکتی تھی۔



"تنویر نے زندگی میں پہلی بار سچی بات کی ہے لیکن میں سوچ رہا تھا کہ اگر واقعی تنویر اور میں قبر میں اکٹھے ہوتے تو بیچاری قبر کا کیا حال ہوتا" ــــ عمران نے آنکھیں کھول کر مسکراتے ہوئے کہا اور پہلے چند لمحے تو اس کی بات کی گہرائی تک کوئی نہ پہنچ سکا مگر دوسرے لمحے ہال قہقہوں سے گونج اٹھا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کے اس گہرے طنز پر مزید کوئی بات ہوتی دیوار میں نصب ٹرانسمیٹر سے مخصوص کال آنے لگ گئی اور وہ سب چونک کر ٹرانسمیٹر کی طرف متوجہ ہو گئے۔ جولیا نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ممبرز۔ تم لوگ یقیناً اس کیس کے بارے میں تفصیلات جاننے کے لئے بے چین ہو گے۔ اس کیس کا آغاز سر رحمان کے استعفے سے ہوا۔ سر سلطان نے سر رحمان کے استعفے کی خبر جب مجھے دی تو میں نے عمران کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ سر رحمان کے اس اچانک استعفے کے پس منظر کے بارے میں معلوم کر کے مجھے رپورٹ دے۔ کیونکہ سر رحمان جیسے ذمہ دار آفیسر کا اس طرح اچانک بغیر کسی معقول وجہ کے استعفے دے دینا اور پھر اس پر مصر ہو جانا واقعی انتہائی حیرت انگیز بات تھی۔ عمران کی انکوائری سے جو کچھ سامنے آیا وہ واقعی انتہائی حیرت انگیز تھا۔ اس سے تو یہی پتہ چلتا تھا کہ ملک میں موجود سمگلنگ تنظیم ریڈ ڈاٹ پاکیشیائی وزارتِ داخلہ کی سرپرستی میں کام کر رہی ہے۔ یہ ایک ایسا چونکا دینے والا انکشاف تھا کہ جس نے مجھے بھی حیرت زدہ کر دیا۔ کیونکہ کوئی سوچ ہی نہ سکتا تھا کہ کسی ملک کی وزارتِ داخلہ کے اعلیٰ ترین آفیسرز اس طرح کسی مجرم تنظیم کی سرپرستی بھی کر سکتے ہیں۔ چنانچہ میں نے مزید انکوائری کی حالات کا ایک نیا رُخ سامنے

آگیا"۔۔۔ ایکسٹو تفصیل بتاتا گیا اور سب لوگ خاموش بیٹھے یہ حیرت انگیز تفصیل سنتے رہے۔ کیونکہ ظاہر ہے وہ سب تقریباً آخر میں جاکر اس ساری گیم میں شامل ہوئے تھے۔ اس سے قبل کے واقعات کا انہیں علم ہی نہ تھا۔

"یہ ایک انتہائی خوفناک سازش تھی۔ اگر وہ لوگ سرِ رحمٰن کے ساتھ یہ احمقانہ کھیل نہ کھیلتے تو یقیناً میں اس طرف توجہ ہی نہ دیتا۔ لیکن اب یہ خوفناک سازش اپنے انجام کو پہنچ چکی ہے۔ نالو سے ملنے والی تفصیل کے بعد باکوسو سے مزید تفصیلات حاصل کی گئیں۔ چنانچہ ریڈ ڈاٹ۔ گرانڈ مشن کا سارا سیٹ اپ سامنے آگیا۔ مادام تکانو کا گروپ بھی ٹریس کر لیا گیا۔ اس طرح اس خوفناک سازش کا خاتمہ کر دیا گیا۔ گو اس میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبران نے بھی کام کیا ہے لیکن دراصل اس مشن کی کامیابی کا سہرا مس جولیا کے سر ہے۔ مس جولیا نے جس طرح خوفناک تشدد برداشت کیا اور پھر انتہائی زخمی ہونے کے باوجود اس نے اکیلے نالو اور اس کے ساتھی بلیک پر قابو پایا اور اس پوری سازش کا تار و پود بکھیر کر رکھ دیا۔ اس پر میں مس جولیا کو مبارک باد دیتا ہوں۔ مس جولیا نے واقعی ثابت کر دیا ہے کہ میرا انتخاب غلط نہیں ہے۔ اگر جولیا اپنی بھرپور صلاحیتوں کا مظاہرہ نہ کرتی تو یقیناً عمران سمیت تقریباً پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ان روسیاہ ایجنٹوں کے ہاتھوں خاتمہ یقینی تھا۔ اب اگر کسی نے کوئی سوال پوچھنا ہے تو پوچھ سکتا ہے"۔۔۔ ایکسٹو نے بات کو ختم کرتے ہوئے کہا۔

"بب بب باس میں آپ کی بیحد مشکور ہوں۔ آپ کے ان الفاظ نے



مجھے زندگی کی سب سے بڑی عزت بخشی ہے"۔۔۔ جولیا نے بٹن دباتے ہوئے جذبات سے پُر لہجے میں کہا۔

"اس میں شکریے کی کوئی بات نہیں ہے۔ جہاں میں تمہاری کوتاہیوں کا سختی سے نوٹس لیتا ہوں وہاں کارکردگی کی تعریف بھی تمہارا حق بن جاتا ہے"۔۔۔ ایکسٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جولیا کا چہرہ فرطِ مسرت سے جگمگا اٹھا۔

"جج جناب کیا آپ کسی اچھے آئی سپیشلسٹ کا پتہ بتا سکتے ہیں۔ تاکہ میں اپنی نظر چیک کرا سکوں"۔۔۔ اچانک عمران نے کہا اور وہ سب چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔ عمران کے اس فقرے کی سمجھ کسی کو بھی نہ آئی تھی۔

"تم کیا کہنا چاہتے ہو"۔۔۔ ایکسٹو کے لہجے میں بھی حیرت تھی۔

"جناب آپ کو دیواروں کے پیچھے بیٹھ کر بھی جولیا کے سر پر سہرا نظر آگیا ہے جب کہ مجھے سامنے بیٹھے ہونے کے باوجود کوئی سہرا نظر نہیں آرہا۔ اب یا تو یہ سہرا ہی ایسا ہے جو صرف آپ کو نظر آسکتا ہے یا پھر میری نظر کمزور ہوگئی ہے۔ اور اگر یہی حال رہا تو کل کو مجھے تنویر کے سر پہ تیزی سے پھیلتا ہوا گنج بھی نظر نہ آئے گا۔ اور میری ہتھیلی بیچاری خواہ مخواہ کھجلاتی ہی رہ جائے گی"۔۔۔ عمران نے بڑے سہمے سے لہجے میں کہا۔

"میں نے کامیابی کا سہرا کہا ہے اور یہ سہرا صرف انہیں نظر آتا ہے جو کامیابی کے قدر شناسا ہوں۔ اور سنو آئندہ میرے سامنے تنویر یا سیکرٹ سروس کے کسی ممبر کے بارے میں کوئی تضحیک آمیز بات مت کرنا۔

ورنہ ...... وِتھ آل" ـــ ایکسٹو کا لہجہ فقرے کے آخر میں انتہائی سخت ہو گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر خاموش ہو گیا۔

"مُبارک ہو مس جولیا اب تو ماشاء اللہ قدر شناس بھی پیدا ہو گئے ہیں" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس تمہاری طرح کٹھور نہیں ہے۔ تمہیں اپنی ناک کے آگے کچھ نظر ہی نہیں آتا" ـــ جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کیوں نظر نہیں آتا۔ مجھے تو تنویر کا آدھا سے زیادہ گنجا سر صاف نظر آ رہا ہے۔ باقی آدھا مکمل قدر شناسی کے بعد نظر آنے لگ جائیگا" ـــ عمران نے کہا اور ہال ممبران کے بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک ... شاہکار

ڈیشنگ تھری ایک ایسی تنظیم جو صرف تین افراد پر مشتمل تھی۔

ڈیشنگ تھری جو دنیا کو جنگ کی تباہ کاریوں سے نجات دلانے کا عزم رکھتی تھی۔

☆ اس تنظیم سے نظریاتی ہمدردی رکھنے کے باوجود عمران کو ان کے مقابلے میں آنا پڑا۔ کیوں؟

☆ ڈیشنگ تھری تنظیم نے عمران اور سیکرٹ سروس کو چکرا کر رکھ دیا۔

کیا عمران اس تنظیم کو ختم کرنے میں کامیاب ہو گیا یا خود بھی اس تنظیم میں شامل ہو گیا

☆ ایک ایسی کہانی جسے پڑھ کر آپ ایک بار پھر یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ مظہر کلیم ایم اے کا قلم ہمیشہ منفرد راہوں پر گامزن رہتا ہے۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

یکے از مطبوعات

یوسف برادرز

پبلشرز، بک سیلرز

پاک گیٹ ○ ملتان